ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

غاصب صیہونی جارحیت کے باعث غزہ میں شہداء کی تعداد میں مسلسل اضافہ ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.333 Sun|day, 14 June, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۳۳)، بروز اتوار، ۱۴/ جون، ۲۰۲۶ء، ۲۷/ ذی الحجہ، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

رہبرِ انقلاب آیت اللہ خامنہ ای کی تشییع وتدفین کے شیڈول کا اعلان

مرکزی کمیٹی کی جانب سے عالمِ اسلام اور دنیا بھر کے آزادی پسند افراد سے تقریبات میں شرکت کی اپیل

تہران/قم: (نمائندہ خصوصی) رہبرِ انقلاب اسلامی، عظیم مرجع تقلید اور عالمِ اسلام کی ممتاز شخصیت حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی خامنہ ای کی شہادت کے بعد ان کی تشییع وتدفین کے انتظامات کے لیے قائم مرکزی کمیٹی نے الوداعی تقریبات، نمازِ جنازہ، تشییع اور تدفین کے مجوزہ شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ مرکزی کمیٹی کی جانب سے جاری اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے اپنی پوری زندگی اسلام کے دفاع، حق ومقاومت کے فروغ، عوامی خدمت اور امتِ مسلمہ کی رہنمائی کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اعلامیے میں ان کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا گیا کہ ان کی جدوجہد، بصیرت، استقامت اور قیادت ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔

اعلامیے کے مطابق 4 اور 5 جولائی 2026ء (19 اور 20 محرم الحرام 1448ھ) کو تہران میں واقع مصلائے امام خمینی میں

رہبرِ معظم کی یاد میں الوداعی تقریبات منعقد ہوں گی، جن میں ملک بھر سے عوام اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے افراد شرکت کریں گے۔ مزید بتایا گیا ہے کہ 6 جولائی 2026ء (21 محرم الحرام 1448ھ) کو تہران میں عظیم الشان تشییعی جلوس نکالا جائے گا، جبکہ 7 جولائی 2026ء (22 محرم الحرام 1448ھ) کو شہر قم میں تشییع کی تقریب منعقد کی جائے گی۔

اعلامیے کے مطابق 9 جولائی 2026ء (24 محرم الحرام 1448ھ)، جو شبِ شہادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بھی ہے، مشہد مقدس میں تشییع کے بعد تدفین کی تقریب انجام پائے گی۔ مرکزی کمیٹی نے ایران کے عوام، عالمِ اسلام اور دنیا بھر کے آزادی پسند افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ ان تقریبات میں بھرپور شرکت کر کے شہید رہبر سے اپنی عقیدت ووابستگی کا اظہار کریں۔ اعلامیے میں مزید کہا گیا ہے کہ ان مراسم کے انعقاد میں سرکاری اداروں کے ساتھ عوامی تعاون بھی کلیدی کردار ادا کرے گا، جبکہ تقریبات کی مزید تفصیلات بعد میں جاری کی جائیں گی۔

غزہ کے نڈر فوٹو گرافرز نے آزادی کا عالمی اعزاز گولڈن پین آف فریڈم اپنے نام کر لیا

غزہ: اخبارات اور خبروں کے ناشرین کی عالمی تنظیم نے غزہ پٹی کے فوٹو گرافروں اور ویڈیو ڈائریکٹروں کے لیے سنہ 2026ء کا معتبر ترین عالمی اعزاز "گولڈن پین آف فریڈم" (قلمِ زریں برائے آزادی) دینے کا اعلان کیا ہے جن کا تعلق دنیا کی تین بڑی عالمی نیوز ایجنسیوں فرانس پریس، ایسوسی ایٹڈ پریس اور رائٹرز سے ہے۔

یہ اعلیٰ ترین بین الاقوامی اعزاز ان سرفروش صحافیوں کی گراں قدر قربانیوں کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے جنہوں نے قابض اسرائیل کی طرف سے جاری وحشیانہ نسل کشی کی جنگ کے ہولناک ابواب کو اپنی جانوں پر کھیل کر دستاویزی شکل دی اور غاصب صیہونی دشمن کی طرف سے غیر ملکی صحافیوں کے داخلے پر عائد منظم اور ظالمانہ پابندی کے باوجود دنیا

تک سچائی پہنچائی۔

فرانس کے جنوب میں واقع ساحلی شہر مارسیلی میں آئندہ پیر کے روز نیوز میڈیا کی 77 ویں عالمی کانفرنس کے موقع پر اس باوقار اعزاز کو دینے کی ایک پروقار تقریب منعقد کی جائے گی۔ یہ فلسطینی صحافی میدانِ عمل میں موجود اپنے تمام ہیرو ساتھیوں کی نمائندگی کر رہے ہیں، جہاں فوٹو گرافرز محمد سالم (رائٹرز)، فاطمہ شبیر (ایسوسی ایٹڈ پریس) اور محمد البابا (اے ایف پی) کو قلم اور کیمرے کے اپنے دیگر غازی رفقاء کی طرف سے یہ اعزاز وصول کرنے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔

الجزیرہ ٹی وی کو دیے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں فلسطینی فوٹو گرافر محمد البابا نے، جنہوں نے غزہ سے روانگی سے قبل پورے سات ماہ تک صیہونی مہمات اور ہولناک قتلِ عام کو اپنے کیمرے میں قید کیا، اس بات کی تصدیق کی کہ یہ اعزاز اپنے اندر عظیم انسانی اور پیشہ ورانہ معانی سمیٹے ہوئے ہے۔

محمد البابا نے انتہائی فخر اور گہرے رنج و الم سے بھرپور لہجے میں کہا کہ یہ اعزاز صرف زندہ بچ جانے والے فوٹو گرافروں کے لیے مخصوص نہیں ہے، بلکہ اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جن میں وہ جاں نثار صحافی سرِفہرست ہیں جنہوں نے جامِ شہادت نوش کیا اور وہ جو زخمی ہوئے، اسیر ہوئے، لاپتہ کر دیے گئے یا جو اب بھی غزہ کے میدانِ کارزار میں ثابت قدمی سے ڈٹے ہوئے ہیں اور درحقیقت وہی اس جدوجہد کا ہراول دستہ ہیں۔ محمد البابا نے صیہونی جرائم کو بے نقاب کرنے والے اپنے عدسوں کے تاریخی اثرات کی وضاحت کرتے ہوئے مزید کہا کہ اگر یہ تصاویر اور یہ دل ہلا دینے والی ویڈیو فلمیں نہ ہوتیں تو دنیا میں بیداری کی یہ تبدیلی کبھی نہ آتی، ان تاریخی کاموں نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا اور بین الاقوامی صحافتی سوچ کو بدلنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ یہ اعزاز ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب عالمی تنظیم نے غزہ کے غیور صحافیوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں ایک ایسی جنگ کا مورخ قرار دیا ہے جو ان کے چاروں طرف بھڑکائی گئی اور وہ خود بھی اس وحشیانہ جارحیت کا نشانہ بنے۔

مغربی کنارے، بیت المقدس میں وسیع پیمانے پر چھاپے اور گرفتاریاں، دہیشہ پناہ گزین کیمپ پر قابض فوج کے دھاوے

غزہ: غاصب قابض اسرائیل کی ظالم افواج نے ہفتے کے روز علی الصبح مغربی کنارے کے متعدد اضلاع اور مقبوضہ بیت المقدس میں وحشیانہ چھاپہ مار کارروائیوں اور گرفتاریوں کی ایک

وسیع مہم شروع کی جس کے دوران فلسطینیوں کے گھروں کی وحشیانہ تلاشی لی گئی اور نہتے شہریوں پر شدید تشدد کیا گیا۔ جنین گورنری میں قابض اسرائیل کی غاصب افواج نے شہر کے جنوب میں واقع قصبے زبابدہ پر دھاوا بولا اور معصوم شہریوں کے گھر پر چھاپہ مار کر تلاشی لینے کے بعد دو سگے بھائیوں، امیر اور رضا العبادی نامی بچوں کو گرفتار کر لیا۔ رام اللہ میں مقامی باشندوں نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی ایک خفیہ سیکورٹی فورس نے شہر کے وسط میں واقع قدورہ پناہ گزین کیمپ سے ایک فلسطینی نوجوان کو اغوا کر لیا جس کی شناخت تاحال ظاہر نہیں کی گئی۔ گرفتاریوں کا یہ جابرانہ سلسلہ مقبوضہ بیت المقدس کے شمال مشرق میں واقع قصبے عناتا تک پھیل گیا جہاں قابض اسرائیل کی سنگدل افواج نے ایک شادی ہال پر دھاوا بولا اور شادی کی جاری تقریب کے دوران دولہے ابو جابر حلوہ کو انتہائی سفاکیت کے ساتھ گرفتار کر کے خوشیوں کو ماتم میں بدل دیا۔ الخلیل گورنری میں قابض اسرائیل کی جلاد افواج نے دورا قصبے کے مغرب میں واقع طبقہ گاؤں پر وحشیانہ دھاوا بولا اور متعدد گھروں کی تلاشی لینے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود نوجوانوں پر اندھا دھند لاٹھیاں برسا کر انہیں شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ صیہونی دشمن نے البرج گاؤں میں بھی فلسطینیوں کے گھروں پر چھاپے مارے اور تلاشی کی کارروائیوں کے دوران معصوم رہائشیوں کو سخت ذہنی وجسمانی اذیت کا نشانہ بنایا۔ بیت لحم میں دہیشہ پناہ گزین کیمپ پر حملے کے دوران قابض اسرائیل کی مکار افواج کی جانب سے زہریلی آنسو گیس کے شیل داغے جانے کے باعث درجنوں فلسطینی شہری دم گھٹنے سے شدید متاثر ہوئے۔ صیہونی فوجیوں نے کیمپ کے داخلی راستے کے ارد گرد اور بیت المقدس-الخلیل شاہراہ پر پوزیشنیں سنبھال کر شدید ناکہ بندی کر دی۔ ہلال احمر فلسطین سوسائٹی نے بتایا کہ ان کے طبی عملے نے دم گھٹنے سے متاثرہ 30 شہریوں کو فوری طبی امداد فراہم کی جن میں سے ایک نوجوان لڑکی کو حالت بگڑنے کے باعث علاج کے لیے ہسپتال منتقل کیا گیا جبکہ دیگر متاثرین کا موقع پر ہی طبی علاج کیا گیا۔ طولکرم گورنری میں قابض اسرائیل کی جابر افواج نے علار اور بلعا قصبوں کے ساتھ ساتھ نور شمس پناہ گزین کیمپ پر بھی یلغار کی تاہم ان تازہ حملوں کے دوران کسی گرفتاری کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ یہ جابرانہ مہم مغربی کنارے کے شہروں اور قصبوں میں قابض اسرائیل کی جانب سے روزانہ کی بنیاد پر کی جانے والی وحشیانہ کارروائیوں کا حصہ ہے جس کا مقصد فلسطینیوں کی نسل کشی کو تیز کرنا اور گرفتاریوں اور سخت ترین معاشی وسماجی ناکہ بندی کے ذریعے مظلوم فلسطینی عوام پر عرصہ حیات تنگ کرنا ہے۔

'ہماری تلوار ہمیشہ آبنائے ہرمز پر لٹکتی رہے گی'

معاہدے پر دستخط چند روز میں ڈیجیٹل طریقے سے ہوں گے: عباس عراقچی

تہران، (ایجنسیاں) ایران کے وزیرِ خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز اب پہلے کی طرح نہیں ہوگا، ہماری تلوار ہمیشہ اس پر لٹکتی رہے گی اور جب بھی ضروری ہوا ہماری مسلح افواج آبنائے ہرمز میں داخل ہو جائیں گی۔ انھوں نے کہا معاہدے پر دستخط ڈیجیٹل طریقے سے آئندہ چند روز میں ممکن ہے۔

عباس عراقچی نے کہا آبنائے ہرمز پر عالمی قوانین کے مطابق قانونی نظام نافذ ہوگا، کوئی ٹیکس نہیں لیا جائے گا لیکن جہازوں کو دی جانے والی سہولیات کے اخراجات وصول کیے جائیں گے، آبنائے پر نئے قواعد وضوابط کا نفاذ اگلے 60 دنوں میں کیا جائے گا، تمام جہازوں کو نئے قواعد کے مطابق گزرنا ہوگا، تجارتی اور عسکری بحری جہازوں کے لیے علیحدہ علیحدہ قوانین ہوں گے۔ ایرانی میڈیا سے گفتگو میں انھوں نے کہا معاہدے میں 14 نکات ہیں، حتمی شکل دینے کے بعد ایک ایک نکتہ بیان کروں گا، معاہدے کے بعض دشمن بھی ہیں جن میں سرِفہرست اسرائیل ہے، اس وجہ سے میڈیا پر اس معاہدے کے نکات ابھی بیان نہیں کروں گا، معاہدے کا وہ متن جو میڈیا پر گردش کر رہا ہے اس کی تصدیق نہیں کرتا، فی الحال امریکی حکام اور ہم نے بھی میڈیا پر زیرِ گردش نکات کی تصدیق نہیں کی، معاہدے میں ایسا نہیں ہوتا کہ ایک طرف 100 فی صد رضامند ہو اور دوسرے کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ عباس عراقچی نے کہا پہلے مرحلے کے وعدوں پر عمل نہ ہوا تو دوسرے مرحلے کی طرف نہیں جائیں گے، ہمیں امریکہ میں ایسی مخلوق کا سامنا ہے جو اپنے وعدوں پر

عمل نہیں کرتی، امریکی وعدہ خلافیوں کا ہمیں پہلے بھی تجربہ ہے، ان کا راستہ بند کرنا ہوگا، وعدہ خلافی امریکی ذات کا حصہ ہے، یہ عمل درآمد میں ہزاروں مشکلات لاتے ہیں، امریکی وعدوں پر عمل کے دوران ہمیں مختلف تحفظات کی توقع رکھنی چاہیے۔ ایرانی وزیرِ خارجہ نے کہا بہت جلد ایران اور عمان مل کر آبنائے ہرمز کے کنٹرول کا مشترکہ اعلامیہ جاری کریں گے، معاہدے کے مطابق سمندری محاصرے کا مکمل خاتمہ اور ہمارے منجمد اثاثے بحال ہوں گے۔ معاہدے میں آبنائے ہرمز اور محاصرے کا ذکر کیا گیا ہے، ایران کی تعمیرِ نو اور اقتصادی مسائل کا ذکر بھی معاہدے میں شامل ہے، مختلف نکات مذاکرات کے دوسرے مرحلے میں بیان ہوں گے، ایران کے منجمد اثاثوں کو بحال کرنے کا طریقہ کار معاہدے میں شامل ہے۔

انھوں نے کہا ایران کی سیکیورٹی کونسل مذاکراتی عمل سے بخوبی آگاہ ہے، میٹنگز میں یہ موضوعات کئی دفعہ زیرِ بحث لائے جا چکے ہیں، سیکیورٹی کونسل کی طرف سے مختلف کمیٹیاں مذاکراتی عمل کو دیکھ رہی ہیں، جہاں بھی ضروری ہو وہ سیکیورٹی کونسل کو رپورٹ پیش کرتی ہیں، کونسل میں معاہدے کے متن کے حامی ومخالف افراد موجود ہیں، فیصلہ اجتماعی رائے سے ہوگا اور اس کے بعد اعلان کر دیا جائے گا۔ وزیرِ خارجہ نے کہا دشمن جب جنگ سے ناامید ہو گیا تو اس نے مذاکرات کی درخواست کی، جنگ شروع کرنے سے پہلے وہ چاہتا تھا کہ مذاکرات کے ذریعے اپنے ہدف تک پہنچ سکے، دشمن ہماری استقامت سے ناامید ہو گیا تو اس نے جنگ شروع کر دی، جب جنگ میں بھی دیکھ لیا کہ وہ کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے گا تو پھر ناامید ہو کر اس نے مذاکرات کی درخواست کر دی۔

انھوں نے ایرانی عوام کے عزم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا دشمن سمجھ رہا تھا کہ ایران کو جھکنے پر مجبور کر دے گا لیکن اسے ایرانی افواج اور عوام کا سامنا کرنا پڑا، ہم مسلح افواج، ایرانی عوام کے مرہونِ منت ہیں جو روز اسکوائر پر آتے رہے، ہمیں تنہا نہیں چھوڑا، کسی قسم کا خلا سفارت کاری اور میدانِ جنگ میں موجود نہیں، سفارت کاری اور میدانِ جنگ دونوں ایک ہی ہدف کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں، سفارتکاری اور میدانِ جنگ کے کمانڈروں کے ساتھ میڈیا اور عوام کا اضافہ ہوا۔ عباس عراقچی نے کہا سفارت کاری کا فریضہ میدانِ جنگ کی کامیابیوں کو نافذ کرنا ہے، مذاکراتی ٹیم بھی میدانِ جنگ پر بھروسہ رکھتی ہے اور ہم نے یہی کام انجام دیا ہے، ہم میدانِ جنگ کے فاتح ہیں، بعض ممالک کے حکام نے مجھے کہا ہم ایران کو اس طرح نہیں پہچانتے تھے بعض ممالک کے حکام نے کہا ایران نے سب کو حیرت میں ڈال دیا اور زیادہ طاقت کے ساتھ جنگ سے باہر نکلا، میں ان حکام کے نام بھی لے سکتا ہوں جنھوں نے میرے ساتھ یہ باتیں کی ہیں۔

ٹرمپ کا امریکی حملے میں وینزویلا کے بدنام گینگ کے سربراہ کی ہلاکت کا دعویٰ

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی فوج کے ایک ہدف پر کیے گئے حملے میں وینزویلا کے بدنام جرائم پیشہ گروہ 'ٹرین دے آراگوا' کا سربراہ ہیکٹر رسٹھنورڈ گیریرو فلورس المعروف نینو گیریرو ہلاک ہو گیا ہے۔ صدر ٹرمپ نے بتایا ہے کہ یہ کارروائی امریکی سدرن کمانڈ نے انجام دی اور اسے وینزویلا کے حکام کے تعاون سے مکمل کیا گیا۔ امریکی وزیرِ دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے بھی تصدیق کی ہے کہ حملہ رواں ہفتے کے دوران کیا گیا۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق نینو گیریرو پر امریکہ میں دہشت گردوں کی معاونت، مجرمانہ سازش، منشیات اسمگلنگ، انسانی اسمگلنگ اور منی لانڈرنگ سمیت متعدد سنگین الزامات عائد تھے۔ امریکی محکمۂ خارجہ نے نینو گیریرو کی گرفتاری میں مدد دینے والوں کے لیے 5 ملین ڈالرز تک انعام مقرر کر رکھا تھا۔ گروہ 'ٹرین دے آراگوا' وینزویلا کی ایک بدنام جرائم پیشہ تنظیم ہے جسے امریکا دہشت گرد تنظیم قرار دے چکا ہے۔ یہ گروہ لاطینی امریکہ کے مختلف ممالک میں منظم جرائم، اغوا، بھتہ خوری اور انسانی اسمگلنگ میں ملوث رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق تاحال وینزویلا کی جانب سے اس کارروائی پر باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا۔

قابض اسرائیلی فوج نے نابلس میں معذور فلسطینی نوجوان کو گولی ماردی، ایمبولینس کو زخمی تک جانے سے روک دیا

مقبوضہ مغربی کنارے کے شمال میں واقع شہر نابلس کے جنوب میں دومہ قصبے کے داخلی راستے پر ہفتے کی صبح قابض اسرائیل کی سفاک افواج نے وحشیانہ فائرنگ کر کے خصوصی صلاحیتوں کے حامل ایک معذور فلسطینی نوجوان کو شدید زخمی کر دیا۔ ہلال احمر فلسطین سوسائٹی نے اپنے ایک اہم بیان میں بتایا ہے کہ ان کے طبی عملے نے ایک 29 سالہ نوجوان کو اپنی تحویل میں لیا جس کے پیٹ اور ٹانگ میں صیہونیوں کی چلائی گئی گولیاں لگی تھیں کیونکہ اس علاقے میں قابض اسرائیل کی جابر افواج نے اس معصوم پر اندھا دھند فائرنگ کی تھی۔ ہلال احمر فلسطین نے مزید وضاحت کی کہ زخمی ہونے والا مظلوم نوجوان معذور ہے اور صیہونی سفاکیت کی انتہا دیکھیے کہ قابض اسرائیل کی ظالم افواج نے ابتدا میں طبی عملے کو قصبے کے داخلی راستے پر اس تڑپتے ہوئے نوجوان تک پہنچنے اور اسے زندگی بچانے والی ضروری طبی امداد دینے سے زبردستی روک دیا۔ طبی امداد کی فراہمی میں صیہونی فوج کی اس مجرمانہ تاخیر کے بعد بالآخر طبی عملہ فلسطینی ایمبولینس کے ذریعے اس نوجوان کو نابلس شہر کے ایک ہسپتال منتقل کرنے میں کامیاب ہو گیا تاکہ اس کا فوری علاج شروع کیا جا سکے اور اسے ضروری طبی نگہداشت فراہم کی جا سکے۔

یہ سفاکانہ حملہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں معصوم فلسطینیوں کے خلاف قابض اسرائیل کی مسلسل جاری انسانیت سوز خلاف ورزیوں اور فلسطینیوں کی نسل کشی کا واضح تسلسل ہے جس میں نہتے شہریوں کو دانستہ طور پر نشانہ بنانا اور اپنی انسانی ذمہ داریاں ادا کرنے والے طبی عملے کے کام میں رکاوٹیں کھڑی کرنا صیہونی دشمن کا باقاعدہ ہدف بن چکا ہے۔

ایران نے دشمنوں کے مقابلے کے لیے نئی حکمتِ عملی اختیار کر لی

دشمن قوتوں کے ساتھ تعاون کرنے والے ممالک کو سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے: آیت اللہ اعرافی

تہران: قم المقدسہ میں نمازِ جمعہ کے خطبوں میں سربراہ حوزہ علمیہ ایران آیت اللہ علی رضا اعرافی نے کہا ہے کہ حالیہ حالات کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران نے دشمنوں، خصوصاً امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے مقابلے میں نئی حکمتِ عملی اختیار کی ہے، جس کے تحت ملک ایران اپنی دفاعی، سیاسی اور عوامی طاقت کے ساتھ میدان میں موجود رہے گا۔ مصلیٰ قدس قم میں نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آیت اللہ اعرافی نے کہا کہ اسلامی انقلاب اپنی ابتدا سے ہی استکباری طاقتوں کے خلاف برسرِ پیکار رہا ہے اور وقت کے تقاضوں کے مطابق اس کی پالیسیوں اور حکمتِ عملیوں میں تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ عرصے میں پیش آنے والے واقعات کے بعد ایران ایک نئے مرحلے میں داخل ہوا ہے، جس میں دشمنوں کے مقابلے کے لیے مختلف سطحوں پر نئی پالیسیاں اپنائی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلی اہم تبدیلی امریکہ کے ساتھ براہِ راست مقابلے کی پالیسی ہے۔ ان کے بقول ماضی میں زیادہ تر مقابلہ امریکہ کے اتحادیوں اور نمائندہ قوتوں کے ذریعے ہوتا تھا، لیکن اب ایران نے براہِ راست رویہ اختیار کیا ہے، جس سے امریکی طاقت کا خوف ٹوٹ گیا

ہے۔ آیت اللہ اعرافی نے کہا کہ دوسری پالیسی خطے کے وسیع جغرافیے کو مدِنظر رکھتے ہوئے دفاعی حکمتِ عملی کو وسعت دینا ہے۔ ان کے مطابق ایران اب صرف ایک محدود محاذ تک خود کو مقید نہیں سمجھتا بلکہ جہاں بھی اس کے مفادات اور سلامتی کو خطرہ لاحق ہوگا وہاں مناسب ردِعمل دیا جائے گا۔ انہوں نے بعض خلیجی ممالک کے حوالے سے بھی ایران کے رویّے میں تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے ممالک جو دشمن قوتوں کے ساتھ تعاون کریں گے، انہیں اس کے نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جبکہ دوستانہ رویہ اختیار کرنے والوں کے ساتھ ایران مثبت تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ خطیبِ نمازِ جمعہ نے کہا کہ محورِ مقاومت کے مختلف حلقوں کے درمیان ہم آہنگی اور باہمی تعاون کو مزید مضبوط بنانا بھی نئی پالیسیوں کا حصہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایران کے پاس دشمنوں کے مقابلے کے لیے مختلف سیاسی، اقتصادی اور دفاعی امکانات موجود ہیں اور ضرورت پڑنے پر ان سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے دشمن ممالک کے ساتھ مذاکرات کے حوالے سے مکمل بداعتمادی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ماضی کے تجربات نے ثابت کیا ہے کہ دشمنوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، اس لیے قومی فیصلے مکمل احتیاط کے ساتھ کیے جائیں گے۔ اپنے خطاب کے دوسرے حصے میں آیت اللہ اعرافی نے ماہِ محرم اور واقعۂ عاشورا کو عزت، استقامت اور ظلم کے خلاف مزاحمت کی علامت قرار دیتے ہوئے کہا کہ امام حسین علیہ السلام کی سیرت آج بھی ملتِ اسلامیہ اور آزادی پسند اقوام کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عاشورا کا پیغام عزتِ نفس، حق پر استقامت اور باطل کے سامنے نہ جھکنے کا درس دیتا ہے، جس کی آج کے دور میں پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔

ورلڈ کپ سے قبل فلسطین کے حق میں نعرے، بوسنیا کے شائقین نے غم وغصے کے اظہار کے لیے ٹورنٹو کی سڑکیں بھر دیں

ٹورنٹو: کینیڈا کے شہر ٹورنٹو کی سڑکیں مظلوم فلسطین کے ساتھ یکجہتی کے ایک عظیم میدان میں تبدیل ہو گئیں جب فٹبال ورلڈ کپ میں کینیڈا کے خلاف اپنی قومی ٹیم کے افتتاحی میچ سے قبل بوسنیا کے ہزاروں شائقین نے غاصب صیہونی دشمن کی طرف سے فلسطینیوں کی نسل کشی اور ان پر ڈھائے جانے والے وحشیانہ مظالم کے خلاف فلک شگاف نعرے بلند کیے۔ واضح رہے کہ فٹبال کے اس عالمی میلے کی میزبانی امریکہ، کینیڈا اور میکسیکو مشترکہ طور پر کر رہے ہیں۔

پرجوش شائقین نے شہر کی سڑکوں پر اپنے بڑے اجتماعات کے دوران فلسطین کے خوبصورت پرچم فضا میں لہرا دیے اور مظلوم فلسطینیوں کے نصب العین کی پرعزم حمایت کرتے ہوئے "فلسطین...... فلسطین" اور "آزاد فلسطین" کے نعرے لگائے۔ یہ ایک ایسا روح پرور منظر تھا جس نے ہر ایک کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی اور دنیا بھر میں اسے زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس تاریخ ساز عوامی سرگرمی نے فلسطینیوں کے سچے نصب العین اور غاصب صیہونی دشمن ریاست کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف بوسنیا کے غیور عوام کے غیر متزلزل اور دیرینہ موقف کو ایک بار پھر دنیا کے سامنے واضح کر دیا، جو مختلف کھیلوں کے مواقع پر ہمیشہ مظلوم فلسطینی عوام کے ساتھ اپنی گہری ہمدردی اور یکجہتی کا کھل کر مظاہرہ کرتے آئے ہیں۔ یہ پرکشش منظر بوسنیا وہرزیگووینا کے غیور شائقین اور ان کی قومی ٹیموں کے ان گذشتہ غیورانہ مواقف کا ہی تسلسل ہے جس کا اظہار وہ کھیلوں کے بین الاقوامی میدانوں یا تماشائیوں کے اسٹینڈز سے مسلسل کرتے رہے ہیں تاکہ غاصبوں کے خلاف جائز فلسطینی حقوق کی پرعزم اور مسلسل حمایت کی مہرِ تصدیق ثبت کی جا سکے۔

فلسطین کی حمایت میں گونجنے والے ان فلک شگاف نعروں نے عالمی ٹورنامنٹ کے آغاز کے پرجوش ماحول کے ساتھ مل کر اس بڑے کھیل کے ایونٹ کو ایک بے مثال انسانی اور سیاسی ابعاد دے دیے، جبکہ کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں موجود کھلاڑیوں، شائقین اور دنیا بھر کے مبصرین کی جانب سے اس پر غیر معمولی اور لائقِ تحسین ردعمل دیکھنے کو ملا۔

کیپیٹل ہل حملہ آوروں کو معاوضہ دینے کی ٹرمپ کی کوشش ناکام

امریکی صدر کے خلاف آیا وفاقی جج کا فیصلہ، تصفیاتی فنڈ کے قیام اور استعمال پر پابندی برقرار

واشنگٹن، (یو این آئی) کیپیٹل ہل حملہ آوروں کو معاوضہ دینے کی ٹرمپ کی کوشش ناکام ہوگئی، وفاقی جج کا فیصلہ ان کی مخالفت میں آگیا۔ امریکی میڈیا کے مطابق ایک وفاقی جج نے جمعے کو ٹرمپ انتظامیہ کے 1.8 ارب ڈالر کے تصفیاتی فنڈ کے قیام اور اس کے استعمال پر عائد پابندی غیر معینہ مدت تک برقرار رکھنے کا حکم دے دیا۔ ’اینٹی ویپنائزیشن فنڈ‘ کا مقصد ان افراد میں معاوضہ تقسیم کرنا تھا جو خود کو حکومت کے سیاسی استعمال (ویپنائزیشن) کا شکار قرار دیتے ہیں۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں بتایا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فنڈ ختم نہیں کیا، اس لیے حکم جاری کر رہے ہیں، جب کہ ریپبلکنز اینٹی ویپنائزیشن فنڈ کانگریس سے منظور کرانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ امریکی میڈیا کے مطابق فنڈ کے تحت 6 جنوری کے حملہ آوروں میں رقم تقسیم کی جانی تھی، ٹرمپ کا کہنا تھا کہ لوگوں کی زندگیاں تباہ ہوئی ہیں، اس لیے انھیں معاوضہ ملنا چاہیے۔

اس ماہ کے آغاز میں قائم مقام اٹارنی جنرل ٹوڈ بلانش نے کانگریس کو بتایا تھا کہ دونوں بڑی سیاسی جماعتوں کی مخالفت کے باعث حکومت یہ فنڈ ختم کر رہی ہے۔ سرکاری وکلا نے بھی مؤقف اپنایا کہ فنڈ کے خلاف دائر مقدمات اب بے معنی ہو چکے ہیں، تاہم درخواست گزاروں کے وکلا حکومت کی اس یقین دہانی پر مطمئن نہیں تھے کہ فنڈ پر مزید عمل نہیں ہوگا۔ امریکی ضلعی جج لیونی برنکیما بھی اس مؤقف سے مطمئن نہیں ہوئیں اور انھوں نے حکم دیا کہ ’اینٹی ویپنائزیشن فنڈ‘ عدالت کے مزید حکم تک معطل رہے گا۔ جج نے کہا کہ میرے خیال میں حکومت کا یہ مؤقف کہ معاملہ غیر مؤثر ہو چکا ہے، کوئی وزن نہیں رکھتا۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے عوامی طور پر واضح اور دوٹوک انداز میں فنڈ کی منسوخی کی حمایت نہیں کی۔ وہ صحافیوں سے گفتگو میں مسلسل اس فنڈ کی حمایت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔

برنکیما نے فریقین کو ایک ہفتے کا وقت دیا تاکہ وہ اس بات پر اتفاق رائے پیدا کریں کہ ٹرمپ انتظامیہ کے حکام، جن میں بلانش بھی شامل ہیں، حلفیہ بیان جمع کرائیں کہ انتظامیہ اس فنڈ کو دوبارہ فعال نہیں کرے گی۔ اس سے قبل برنکیما نے انتظامیہ کو کم از کم دو ہفتوں تک فنڈ پر عمل درآمد سے عارضی طور پر روک دیا تھا۔ ان کا 29 مئی کا حکم جمعے کو ختم ہونا تھا۔ فنڈ کی ادائیگیوں کو روکنے کے لیے مقدمہ دائر کرنے والے درخواست گزاروں کا مؤقف ہے کہ حکومت قانونی طور پر ٹیکس دہندگان کی رقم کو ایسے فنڈ میں منتقل نہیں کرسکتی جسے وہ ٹرمپ کے اتحادیوں کو معاوضہ دینے کے لیے قائم کیا گیا ”خفیہ فنڈ“ قرار دیتے ہیں۔

جنوبی لبنان میں اسرائیلی حملے، میئر سمیت 4 افراد شہید

بیروت، (یو این آئی) جنوبی لبنان کے ضلع جیزین میں اسرائیلی ڈرون حملوں کے نتیجے میں الریحان میونسپلٹی کے میئر سمیت 4 افراد شہید ہو گئے۔ لبنانی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق اسرائیلی فوج نے ضلع جیزین کی الریحان اور کفرہنہ میونسپلٹیز کو ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا جس میں الریحان میونسپلٹی کے میئر بھی شہید ہو گئے۔ لبنانی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق اسرائیلی فوج نے علیحدہ حملوں میں ضلع مرجعیون کے قصبے خیام پر فضائی حملے کیے جبکہ ضلع نباطیہ کے علاقے قصیبہ کو بھی ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ ادھر ضلع صور کے علاقے مجدل زون میں اسرائیلی توپ خانے کی گولہ باری کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان کے 20 قصبوں اور دیہات کے

رہائشیوں کو اپنے گھروں سے فوری طور پر انخلاء کرنے کا حکم دیا تھا۔

اسرائیلی فوج کی جانب سے جاری کردہ احکامات کے مطابق 20 قصبوں اور دیہات کے رہائشیوں کو اپنے گھر فوری طور پر خالی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ لبنان اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات کا اگلا مرحلہ 22 جون کو واشنگٹن میں ہوگا۔

ہم لبنان میں حزب اللہ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے: عراقچی

تہران: ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ ہم لبنان میں حزب اللہ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے، ہمارے معاہدے میں لبنان سمیت ہر محاذ پر جنگ کا خاتمہ شامل ہوگا۔ عباس

عراقچی کا اپنے بیان میں کہنا تھا کہ ایران کے ایٹمی معاملے کو ملتوی کر دیا گیا ہے، امریکہ کے ایٹمی مطالبات اس مرحلے پر ہمیں قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی ناکہ بندی ختم اور آبنائے ہرمز کھولنا عبوری معاہدے کا حصہ ہے، اسرائیل جیسے دشمن ایران امریکہ معاہدے کے خلاف ہیں۔ وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ ایران امریکہ کے خلاف جنگ کا فاتح ہے، ایران امریکہ جنگ کے بعد مزید مضبوط ہو کر ابھرا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ امریکہ کی دھمکیاں بند ہونی چاہئیں، ایران دباؤ میں نہیں آئے گا، لبنان میں جنگ کے خاتمے کا مطلب اسرائیل کا قبضہ شدہ علاقوں سے انخلا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مفاہمتی یادداشت پر ابھی دستخط نہیں ہوئے، تبدیلی ممکن ہے، اس کے چودہ نکات ہوں گے، جب یہ طے ہو جائے گا تو عوام کو اس کی ایک ایک تفصیل بتائی جائے گی۔ عراقچی نے کہا کہ عبوری معاہدہ پہلا قدم ہے، اگر نافذ نہ ہوا تو جوہری مذاکرات نہیں ہوں گے، آبنائے ہرمز کی مینجمنٹ جنگ سے پہلے کے دور میں واپس نہیں جائے گی، ایران آبنائے ہرمز میں جہازوں کی محفوظ گزرگاہ یقینی بنائے گا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ایران کے لیے یورینیم ذخائر کا واحد حل مواد کو کم سطح پر لانا ہے، ہماری تلوار ہمیشہ آبنائے ہرمز پر لٹکتی رہے گی۔

’یو اے ای، ایران کو 10 ارب ڈالر حوالے کرنے پر رضامند‘

دبئی، (یو این آئی) متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے ایران کے منجمد اربوں ڈالر حوالے کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ روئٹرز کے مطابق ذرائع نے بتایا کہ متحدہ عرب امارات نے مجموعی طور پر 10 ارب ڈالر جاری کرنے پر اتفاق کیا ہے، جن میں سے 3 ارب ڈالر سے زائد پہلے ہی فراہم کیے جا چکے ہیں۔ اس معاملے سے واقف ذرائع نے بتایا کہ مجموعی رقم 20 ارب ڈالر ہے اور یہ اقدام ایران کی جانب سے یو اے ای پر حملے روکنے کے بدلے میں کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق 3 ارب ڈالر کی پہلی قسط پہلے ہی دے دی گئی ہے۔ روئٹرز اس بات کی تصدیق نہیں کر سکا کہ منتقل کی جانے والی رقوم متحدہ عرب امارات کی اپنی ہیں یا یہ وہ ایرانی فنڈز ہیں جو طویل عرصے سے اماراتی بینکاری نظام یا دیگر مقامات پر منجمد تھے۔ ایران کے لیے اربوں ڈالر کی رقوم جاری کرنے پر اتفاق کرنے کا یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے

آیا ہے جب اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ امریکہ اور اسرائیل کی جنگ کے دوران ایران نے گزشتہ چند ہفتوں میں خلیجی عرب ریاست پر متعدد حملے کیے تھے۔ دوسری طرف تہران اور واشنگٹن کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے جاری وسیع تر مذاکرات آخری مراحل میں نظر آ رہے ہیں۔ سفارتی ذرائع کے مطابق ان مذاکرات میں امریکی پابندیوں کے باعث غیر ملکی بینکوں میں منجمد ایرانی تیل کی آمدنی کے دسیوں ارب ڈالر بھی جاری کیے جا سکتے ہیں۔ تاہم، یو اے ای کی وزارتِ خارجہ نے ہفتے کی صبح ایک بیان جاری کرتے ہوئے ان خبروں کی واضح طور پر تردید کی، جن میں 3 ارب ڈالر کی منتقلی کا دعویٰ بھی شامل تھا۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ الزامات مکمل طور پر غلط اور بے بنیاد ہیں، اور نہ تو کوئی منجمد ایرانی فنڈ جاری کیا گیا ہے، نہ منتقل کیا گیا ہے اور نہ ہی متحدہ عرب امارات کی جانب سے اس عمل میں کوئی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اس سے قبل جب روئٹرز نے فنڈز کی منتقلی سے متعلق تبصرہ طلب کیا تو ایک اماراتی عہدیدار نے کہا کہ ان کا ملک خطے میں کشیدگی کم کرنے اور امن کو فروغ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

واشنگٹن-تہران بات چیت میں ’امید‘ اور ’احتیاط‘ ایک ساتھ جاری

تہران انتظامیہ نے سب سے نازک مسئلے یعنی جوہری معاملے کو ’دوسرے مرحلے‘ میں رکھنے کی پیشکش قبول کی

واشنگٹن، تہران، (یو این آئی) یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان اپریل سے جاری ’تناؤ اور مذاکرات‘ کے چکر میں ایک تاریخی موڑ آ گیا ہے۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کے بیان ’معاہدہ متن تیار ہے‘ کے بیان اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ’ہم نے ایک شاندار معاہدہ کیا ہے‘ کے اشاروں سے تیزی پکڑنے والے اس عمل کے دوران، میز پر موجود شرائط اور متفقہ ”اسلام آباد معاہدہ“ کی تفصیلات واضح ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ تہران کے نمائندے ہارون آ کاچ اور واشنگٹن کے رپورٹر تو نا شالی کی طرف سے ملنے والی معلومات کے مطابق، دونوں ممالک کے درمیان سفارتی رابطے ”متفقہ ضابطے“ کے مرحلے تک پہنچ گئے ہیں۔ تاہم جوہری مواد کے تلف کیے جانے اور ایران کے اندر سیاسی نقطہ نظر کے اختلافات ’حتمی دستخط‘ سے قبل صورتحال کو نازک رکھے ہوئے ہیں۔ ایرانی وزیرِ خارجہ عباس عراقچی کے اس مسودے کے حوالے سے جسے وہ ’اسلام آباد معاہدہ‘ کہتے ہیں، تہران کی جانب سے آنے والی معلومات ایران کی حکمتِ عملی اور سرخ لکیروں کو واضح کرتی ہیں۔ ہارون آ کاچ کے بیان کے مطابق تہران انتظامیہ نے سب سے نازک مسئلے یعنی جوہری معاملے کو ’دوسرے مرحلے‘ میں رکھنے کی پیشکش قبول کی ہے۔ ایران نے افزودہ یورینیم کو ملک سے باہر منتقل کرنے پر واضح طور پر اعتراض کیا ہے اور اس کی جگہ اس ذخیرے کی ’شرح افزودگی‘ میں تخفیف لانے کی تجویز پیش کی ہے۔ آبنائے ہرمز کو تجارتی نقل و حمل کے لیے کھولنے کا عندیہ دیا گیا ہے؛ تاہم سیکیورٹی کا سابقہ درجہ بحال نہیں ہوگا اور اسے ایران اور عمان کے کنٹرول میں رکھے جانے کی شرط رکھی گئی ہے۔ اسرائیل کے لبنان میں حملوں سمیت علاقے کے تمام محاذوں پر جنگ بندی یقینی بنانا تہران کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اس عمل کے دوران ایران کے بین الاقوامی نظام میں موجود مالی اثاثوں کی واپسی کا بھی ہدف رکھا گیا ہے۔

تو نا شالی کی رپورٹ کے مطابق واشنگٹن ذرائع اور ایک اعلیٰ امریکی اہلکار کی بنیاد پر سامنے آنے والا ’پانچ نکاتی منصوبہ‘ مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ہے: **جوہری مواد کی منتقلی:** امریکہ جوہری ذخیرے کے تلف یا ایران سے باہر منتقل کیے جانے پر مُصر ہے۔ **جوہری پروگرام کا خاتمہ:** پروگرام کے مکمل طور پر ختم کیے جانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ **مطابقت شرطی واپسی:** منجمد فنڈز کو آزاد کرنے کے لیے ’معاہدے کی مکمل پابندی‘ شرط رکھی گئی ہے۔ **آبنائے ہرمز:** محاصرہ ختم کیا جائے اور آبنا کو مکمل طور پر کھلا رکھا جائے۔ **دہشت گردی کی مالی معاونت:** علاقائی گروپوں کو فراہم کردہ مالی امداد کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ معاہدہ طے پا گیا تو ایران کی بین الاقوامی نظام میں مکمل شمولیت کا راستہ کھولنے کا منصوبہ ہے۔

آئندہ 24 گھنٹے میں امریکہ ایران معاہدے کو حتمی شکل دیے جانے کی توقع: شہباز شریف

اسلام آباد، (یو این آئی) وزیر اعظم شہباز شریف کا کہنا ہے کہ امریکہ ایران امن معاہدے کے انتہائی قریب پہنچ چکے ہیں، حتمی شکل آئندہ 24 گھنٹے میں متوقع ہے۔ تفصیلات کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف نے امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والے تاریخی امن معاہدے کے حوالے سے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر بیان میں کہا کہ فریقین امن معاہدے کے انتہائی قریب پہنچ چکے ہیں اور اگلے 24 گھنٹوں میں اسے حتمی شکل دیے جانے کا قوی امکان ہے۔ شہباز شریف نے بتایا کہ جیسے ہی اس امن معاہدے کو حتمی شکل ملے گی، پاکستان فوری طور پر اس پر دستخط کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی پوسٹ میں مستقبل کے لائحہ عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اس تاریخی امن معاہدے کے فوراً بعد، اگلے ہی ہفتے سے

تکنیکی سطح کے مذاکرات کا باقاعدہ آغاز کر دیا جائے گا تاکہ معاہدے کی تمام تر تفصیلات اور طریقہ کار کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ انہوں نے مذاکرات کے دوران مسلسل تعاون فراہم کرنے پر امریکہ اور ایران کی قیادت کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے خطے کے ان تمام برادر ممالک کو بھی دل سے سراہا جنہوں نے اس امن عمل کو کامیاب بنانے میں اپنی بھرپور حمایت اور مخلصانہ تعاون پیش کیا۔ وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ یہ تاریخی امن معاہدہ نہ صرف دونوں ممالک بلکہ مجموعی طور پر پورے خطے میں طویل المیعاد اور پائیدار امن و استحکام کے قیام کے لیے ایک انتہائی مضبوط بنیاد ثابت ہوگا۔

یوٹیوب نے 75 سے زائد ایرانی چینلز کو بلاک کر دیا

تہران، (یو این آئی) یوٹیوب نے امریکی پابندیوں کو جواز دے 75 سے زائد ایرانی چینلز کو بلاک کر دیا، جن کے نام امریکی بلیک لسٹ میں شامل ہیں۔ تفصیلات کے مطابق گوگل اور یوٹیوب نے امریکی پابندیوں کو جواز بنا کر ایران کے سرکاری میڈیا آؤٹ لیٹ ’فارس نیوز ایجنسی‘ اور متعدد اہم ایرانی شخصیات و اداروں سے وابستہ 75 سے زائد یوٹیوب چینلز کو مستقل طور پر بلاک کر دیا۔ یہ کارروائی ایک امریکی غیر سرکاری تنظیم کی تحقیقاتی رپورٹ سامنے آنے کے بعد کی گئی، اس تحقیقاتی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ یوٹیوب امریکی پابندیوں کی زد میں آئے ہوئے ایرانی چینلز پر اشتہارات دکھا رہا ہے اور انہیں کمرشل خدمات فراہم کر رہا ہے، جو کہ امریکی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ تحقیقات کے بعد گوگل اور یوٹیوب نے کارروائی کرتے ہوئے ان تمام چینلز کو بند کر دیا، جن کے نام امریکی بلیک لسٹ میں شامل ہیں۔ یوٹیوب کا دعویٰ ہے کہ یہ چینلز براہ راست یا بالواسطہ طور پر پابندیوں کا شکار ایرانی افراد اور اداروں سے منسلک تھے۔ پابندی کی زد میں آنے والے بڑے اداروں اور شخصیات میں ایران کا معروف ترین میڈیا آؤٹ لیٹ فارس نیوز ایجنسی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی جامعہ المصطفیٰ، ایران کے اعلیٰ ترین رہنما کے مشیر خارجہ علی اکبر ولایتی اور معروف ایرانی بزنس مین بابک زنجانی شامل ہیں۔ امریکی جریدوں کے مطابق، گوگل انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ وہ بین الاقوامی قوانین اور امریکی پابندیوں کی پاسداری کے تحت ایسی تمام سرگرمیوں کو روکنے کے لیے پرعزم ہے۔

’انہوں نے اندھا دھند فائرنگ کی پھر ہم پر کلہاڑیوں سے حملہ کر دیا‘، یہودی آبادکاروں کے ہولناک جرائم جاری

غرب اردن: غرب اردن کے وسطی شہر رام اللہ کے شمال مغرب میں واقع دیر ابو مشعل قریہ پر سفاک یہودی آبادکاروں کے وحشیانہ حملے میں زخمی ہونے والے ایک فلسطینی نوجوان سند زہران نے اس خونیں جارحیت کی دل دہلا دینے والی تفصیلات کا پردہ چاک کیا ہے جس کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے چار فلسطینی شہری شدید زخمی ہو گئے تھے اور ان میں سے ایک کی حالت انتہائی تشویشناک بتائی گئی ہے۔ سند زہران نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ انتہاء پسند یہودی آبادکاروں کے ایک مسلح گروہ نے فلسطینی شہریوں پر اس وقت بزدلانہ حملہ کیا جب وہ اپنی آبائی زمینوں پر موجود تھے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہودی آبادکاروں کو لانے والی ایک گاڑی ان کے قریب آ کر رکی جس کے بعد اس میں سوار غنڈے نیچے اترے اور انہوں نے سیدھے فلسطینیوں پر دھاوا بول دیا۔

انہوں نے مزید بتایا کہ جب نہتے شہریوں نے اپنی گاڑی کی طرف جانے کی کوشش کی تو سفاک یہودی آبادکاروں نے فوری طور پر ان پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اور اس کے بعد لاٹھیوں، پتھروں، کلہاڑیوں اور تیز دھار آلات کا بے دریغ استعمال کرتے ہوئے ان پر انتہائی وحشیانہ حملہ کر دیا۔ سند زہران نے ہولناک تفصیلات بتاتے ہوئے واضح کیا کہ صیہونیوں کا یہ اعتداء

اور وحشیانہ تشدد اس وقت تک جاری رہا جب تک تمام زخمی بے سدھ ہو کر حرکت کرنے کی سکت سے محروم نہیں ہو گئے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ ظلم کی انتہا کرتے ہوئے سفاک یہودی آباد کار وہاں سے فرار ہونے سے پہلے مظلوموں کے موبائل فون بھی چوری کر کے لے گئے۔

مقامی ذرائع کے مطابق یہ سفاکانہ حملہ دیر ابو مشعل قریہ کے جنوب میں واقع علاقے ”حلہ القرائع“ میں پیش آیا جہاں معصوم فلسطینی شہریوں کے ایک گروپ کو یہودی آبادکاروں نے براہ راست وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جس کے باعث ان میں سے چار فلسطینی مختلف نوعیت کے شدید زخموں سے چور ہو گئے۔

یہ بزدلانہ حملہ ان واقعات کے چند گھنٹے بعد ہوا جب دسیوں غیور فلسطینی شہری قریہ کی زمین پر ناجائز طور پر قائم کیے گئے ایک صیہونی بؤرہ تک پہنچنے اور اسے مسمار کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس دلیرانہ کارروائی کے فوراً بعد غاصب صیہونی قابض اسرائیل کی ظالم افواج کے ساتھ شدید جھڑپیں شروع ہو گئیں جنہوں نے نہتے مقامی لوگوں پر وحشیانہ طریقے سے آنسو گیس کے شیلوں کی شدید برسات کر کے فلسطینیوں کی نسل کشی کی اپنی مہم کو تیز رکھا۔

غاصب صیہونی قابض اسرائیل کی افواج جمعہ کی نماز کے وقت ہی قریہ میں گھس آئی تھیں تاکہ مقامی شہریوں کو ”حلہ القرائع“ تک پہنچنے اور اس صیہونی بؤرہ کے قیام کے خلاف احتجاج کرنے سے زبردستی روک سکیں۔ صیہونی افواج نے یہ جھوٹا دعویٰ بھی کیا تھا کہ ان کی فوج خود اس ناجائز چوکی کو ہٹانے کی ذمہ داری لے گی۔ اس کے برعکس مکار یہودی آبادکاروں نے جمعہ کی صبح اسی مقام پر دوبارہ ایک صیہونی خیمہ نصب کر دیا، حالانکہ اسے چند دن قبل ہی ایک عدالتی فیصلے کے بعد وہاں سے ہٹایا گیا تھا۔ مقامی غیرت مند آبادی نے صیہونیوں کے اس جابرانہ قدم کو قریہ کی اراضی پر زبردستی صیہونی بستی کا نیا غاصبانہ نظام مسلط کرنے کی ایک اور مذموم کوشش قرار دیا ہے۔

یہ بھیانک مظالم مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے وحشیانہ حملوں اور فلسطینیوں کی نسل کشی کے تسلسل میں سامنے آ رہے ہیں، جہاں دیوار اور صیہونی بستیوں کے خلاف مزاحمتی کمیشن نے گذشتہ مئی کے مہینے کے دوران مجموعی طور پر 1659 صیہونی حملوں کو دستاویزی شکل دی ہے، جن میں سے 551 ہولناک حملے براہ راست سفاک یہودی آبادکاروں نے انجام دیے۔

غاصب صیہونی جارحیت کے باعث غزہ میں شہداء کی تعداد میں مسلسل اضافہ

فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ غاصب دشمن کی مسلسل صیہونی جارحیت اور غزہ پٹی کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیل کی طرف سے کی جانے والی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں گذشتہ اڑتالیس گھنٹوں کے دوران دو معصوم فلسطینی شہید اور 11 زخمی غزہ پٹی کے ہسپتالوں میں لائے گئے ہیں۔

وزارت صحت نے ایک پریس بیان میں وضاحت کی ہے کہ شدید زمینی خطرات اور مخدوش حالات کے باعث ایمبولینس عملے اور شہری دفاع کی ٹیموں کی وہاں تک رسائی ناممکن ہونے کی وجہ سے کئی مظلوم شہداء اور زخمیوں کے اجسام اب بھی تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے یا سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں۔

وزارت کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہداء کی کل تعداد بڑھ کر 983 ہو گئی ہے جبکہ 3122 افراد زخمی ہوئے ہیں اور اس دوران ملبے سے نکالی جانے والی لاشوں کی تعداد 783 تک پہنچ چکی ہے۔

وزارت صحت نے مزید بتایا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پٹی پر قابض اسرائیل کی سفاکانہ جارحیت اور منظم نسل کشی کے آغاز سے اب تک شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 993,72 ہو گئی ہے اور 230,173 معصوم فلسطینی زخمی ہو چکے ہیں۔

وزارت نے اس بات پر زور دیا کہ قابض افواج کی جانب سے پرامن معاہدے اور جنگ بندی کی مسلسل سنگین خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے جس میں نہتے فلسطینیوں پر براہ راست فائرنگ، ہولناک توپ خانے اور فضائی بمباری سمیت سویلین تنصیبات کو دھماکوں سے اڑانے کی کارروائیاں شامل ہیں جس کے نتیجے میں روزانہ مزید معصوم فلسطینی شہید اور زخمی ہو رہے ہیں۔

یہ ہولناک حالات ایک ایسے وقت میں سامنے آ رہے ہیں جب غزہ پٹی کو غاصب صیہونی دشمن کی طرف سے پھیلائی گئی وسیع پیمانے پر تباہی، طبی امداد اور ریلیف فراہم کرنے کے شدید ترین چیلنجز کے درمیان انتہائی مخدوش انسانی اور معاشی صورتحال کا سامنا ہے۔

غزہ میں قابض اسرائیل کی مسلسل خلاف ورزیوں سے ایک فلسطینی شہید، کئی مکانات تباہ

غزہ: قابض اسرائیل کی ظالم فوج نے ہفتے کے روز غزہ پٹی میں اپنی زمینی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھا اور جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود متعدد علاقوں میں دھماکوں، بمباری اور فائرنگ کی کارروائیاں کیں جس کے نتیجے میں المغازی کیمپ میں ایک فلسطینی شہید اور کئی دیگر زخمی

ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق وسطی غزہ پٹی میں واقع المغازی کیمپ پر قابض اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں ایک شہری جام شہادت نوش کر گیا اور کئی دوسرے زخمی ہو گئے جبکہ اس کے ساتھ ہی غاصب دشمن کی طرف سے پٹی کے مشرقی حصوں میں توپ خانے سے گولہ باری اور رہائشی مکانات کو بارود سے اڑانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ہمارے نامہ نگار نے بتایا کہ وسطی غزہ پٹی کے ہی البریج کیمپ میں ابو عاصی کے داخلی راستے کے قریب قابض اسرائیل کے ایک ڈرون طیارے کے حملے میں ایک اور شہری شہید ہوا اور متعدد افراد زخمی ہوئے جن میں سے بعض کی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ نامہ نگار نے یہ بھی بتایا کہ قابض اسرائیل کی جلاد افواج نے غزہ شہر کے مشرقی علاقوں میں رہائشی مکانات اور عمارتوں کو بارود سے اڑانے کی وسیع کارروائیاں کیں جس سے خوفناک دھماکے ہوئے جن کی لرزہ خیز آوازیں شہر کے دور دراز علاقوں میں سنی گئیں۔ پٹی کے جنوب میں واقع خان یونس شہر میں قابض اسرائیل کی فوجی گاڑیوں اور ٹینکوں سے مسلسل اندھا دھند فائرنگ کی گئی جبکہ اسی دوران شہر کے مشرقی علاقوں کو نشانہ بنا کر شدید توپ خانے سے گولہ باری بھی کی گئی۔ ہمارے نامہ نگار نے اشارہ کیا کہ خان یونس کی فضائیں قابض اسرائیل کے جاسوس ڈرون طیاروں کی نیچی پروازوں سے گونجتی رہیں جس سے علاقے میں شدید خوف اور تناؤ کی صورتحال پیدا ہو گئی۔ سرحد کے ساتھ واقع تمام علاقوں میں مسلسل جاری صیہونی جارحیت کے فریم ورک کے تحت قابض اسرائیل کی فوجی گاڑیوں نے خان یونس کے شمال مشرقی علاقوں کی طرف بھی شدید اور زبردست فائرنگ کی۔ قابض اسرائیل کی غاصب فوج قطاع غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور فلسطینی ذرائع کے اعداد و شمار کے مطابق اس معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اب تک ان متواتر صیہونی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 981 سے زائد فلسطینی جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور سینکڑوں شدید زخمی ہوئے ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی

--شرح نما--

سر بسر پیکر اظہار میں لاتا ہے مجھے
اور پھر خود ہی تہ خاک چھپاتا ہے مجھے

تشریح:

آیئے پروفیسر احمد محفوظ کے مجموعۂ غزل 'غبار حیرانی' کی پہلی غزل کے مطلع پر کچھ گفتگو کرتے ہیں۔

سر بسر پیکر اظہار میں لاتا ہے مجھے
اور پھر خود ہی تہ خاک چھپاتا ہے مجھے

مطلع پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ 'مجھے' کے پیکر میں متکلم ہے اور مخاطب کون ہے، اس پر ابہام کا پردہ ہے۔ مخاطب جو بھی ہے، وہ صاحب قدرت ہے اس کے سامنے متکلم سپر انداز ہے۔ صاحب قدرت ذات متکلم کو اظہار کے پیکر میں ڈھال رہی ہے۔ پیکر اپنے اظہار سے پہلے کیا کوئی پیکر تھا؟ اگر کوئی پیکر نہیں تھا تو متکلم کس پیکر میں 'مجھے' کہہ رہا ہے؟ ان سوالوں سے ذہن عالم ارواح کی طرف جاتا ہے اور 'الست بربکم' کی صدا کو سنتا ہے جس کے جواب میں 'قالو بلیٰ' کا ایک شور برآمد ہوتا ہے۔ 'قالو بلیٰ' اظہار کا نہیں وجود کا مسئلہ تھا۔ وہ ماورائے حواس وجود تھا، یہاں جس وجود کی بات ہو رہی ہے وہ حواس کا پیکر ہے۔

'مجھے' (ماورائے حواس وجود) پیکر حواس (مادی وجود) میں لایا جا رہا ہے۔ کیسے لایا جا رہا ہے؟ سر بسر لایا جا رہا ہے۔ 'سر بسر' کے معنی کیا ہیں؟ لغت کا سہارا لیجیے تو معلوم ہوگا کہ مکمل، پورا، اول تا آخر، پورے کا پورا وغیرہ، اب ذہن 'ونفس وما سوھا' اور 'احسن تقویم' کی جانب منعطف ہوتا ہے۔ یہاں تک آنے کے بعد 'فالھمھا فجورھا وتقوٰھا' بھی سطح ذہن پر آجاتا ہے۔ سر بسر پیکر اظہار کیسے بن سکتا ہے؟ جواباً کہا جاسکتا ہے کہ اختیار ہی ہے جو کامل اظہار کا پیکر تشکیل کر سکتا ہے اور وہ بھی اُس حالت میں جب اختیار کے سامنے سیاہ اور سفید دونوں عالم روشن ہوں۔

'سر بسر' کے لغوی معنی سے ہٹ کر شعر کے پیکر میں اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مصرعۂ ثانی میں اتنی گنجائش ہے کہ مصرعۂ اولیٰ میں تبدیلی لا کر مضمون اور مفہوم دونوں کو مکمل کرلیا جائے۔ پہلے مصرع کو یوں کر دیجیے 'پہلے وہ پیکر اظہار میں لاتا ہے مجھے' اور دوسرے مصرع کو پڑھ لیجیے 'اور پھر خود ہی تہ خاک چھپاتا ہے مجھے' لیجیے! شعر تو مکمل ہوگیا لیکن 'سر بسر' سے بنائی ہوئی تصویر غائب ہوگئی۔ کون سی تصویر ہے جو 'سر بسر' سے بنتی ہے؟

'سر بسر' یعنی (سر بہ سر) میں دو 'سر' ہیں۔ دو 'سر' اور 'بہ' کے ساتھ جڑے ہونے سے دو 'سروں' کے جڑنے کا تصور ابھرتا ہے، لیجیے جوڑے کی تصویر بننے لگی۔ اس تصویر کو یہیں پر چھوڑ دینا مناسب ہے، چونکہ تخلیق کار نے تصویر کو vulgar ہونے سے محفوظ رکھا ہے انتہائی قاری کو بھی آگے قدم نہیں بڑھانا چاہیے۔ اس اشارے کے بعد اتنا تو کہا ہی جاسکتا ہے کہ چھپانے کا عمل 'تہ خاک' سے پہلے بھی ہوا ہے، یہ عمل خلیہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے انجام دیا گیا ہے۔ ہمارا یعنی انسانی مقدر اظہار سے پہلے اور اظہار کے اختتام پر چھپنا ہی ہے۔ تفہیم کے اس مقام پر مصرعۂ ثانی کے ابتدائی دو لفظ 'اور پھر' مزہ دینے لگتے ہیں، 'اور پھر' یعنی خلیے کے بعد زمین کے نیچے چھپایا جا رہا ہے۔

پہلے مصرع میں نہ حیات کی بات ہے اور نہ مصرعۂ ثانی میں موت کی۔ تخلیق کار نے 'سر بسر پیکرِ اظہار' سے حیات اور 'تہ خاک' سے قبر اور موت کا تصور پیدا کیا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ درحقیقت زندگی اور موت اپنی کوئی حقیقت نہیں رکھتی، حقیقت ہے تو پیکر اور اس کے غیبی وجود کی ہے۔ تہِ خاک چھپانا زندگی کا خاتمہ نہیں ہے نئے پیکر کے حصول کا پیش خیمہ ہے۔ اس طرح اس میں محشر اور حیات بعد الموت کے تصورات بھی سمٹ آتے ہیں۔

انسان کے ساتھ عدم، ظہور اور غیب کا سلسلہ چل رہا ہے، انسان کو اس تسلسل میں کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ پہلے اس کو ظہور میں لایا جاتا ہے اور پھر ایک مدت کے بعد عدم کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ انسان کا المیہ یہ ہے کہ وہ صاحبِ اختیار تو ہے لیکن اس کا اختیار خود بے اختیاری کا شکار ہے۔ وہ کیوں پیکر اظہار میں آیا؟ کیوں تہِ خاک سونپا جا رہا ہے؟ اس کو اس کی کوئی خبر نہیں۔ اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ اس صورتحال کو کس رخ سے دیکھا جا رہا ہے؟ تو معلوم ہوتا ہے کہ متکلم اپنے اوپر گذرنے والی خاص جبری صورتحال بیان کر رہا ہے۔ خواہشیں، آرزوئیں، تمنائیں اس کو ودیعت کی گئی ہیں لیکن ایک پیر اٹھانے تک کی آزادی کے ساتھ دونوں پیروں کو ایک ساتھ نہیں اٹھا سکتا، اگر کود پھاند کر کوشش بھی کی جائے تو رشتۂ زمین سے ٹوٹ جاتا ہے اور زمین سے دوبارہ رشتۂ ثقل ارضی کا مرہون منت بن جاتا ہے۔ یہ حالت ایک بڑے پنجرے میں باز کو مقید کرنے جیسی ہے کہ جس کی وسعت قفس کا احساس زائل کر دے اور جب اس کے بال و پر جوش ماریں تب اس کو اپنی اسیری کا احساس ہو۔ اب یہ سوال اٹھنا ایک فطری بات ہے کہ جب پرواز کو محدود رکھنا تھا تو پروں کو حدود سے ٹکرانے کی طاقت کیوں دی گئی؟

مطلع کو پڑھتے ہی بآسانی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس میں سوال کرنے کا لہجہ نہیں ہے اور سوالیہ رخ سے شعر کو اس طرح پڑھنا 'سر بسر پیکر اظہار میں لاتا کیوں ہے۔ اور پھر خود ہی تہ خاک چھپاتا کیوں ہے' شعر کی تفہیم کے شایان شان نہیں ہے۔ غور کیجیے! اس میں باغیانہ نہیں استفہامیہ احساس ہے اور وہ بھی اپنے وجود کے ساتھ۔ آپ کو اگر وجود کا احساس دیکھنا ہو تو قافیہ کے حرف روی 'الف' کو 'ئے' سے اور ردیف کے پہلا جزو 'ہے' کو 'ہیں' سے بدل کر دیکھ لیجیے، 'سر بسر پیکر اظہار میں لاتے ہیں مجھے... اور پھر خود ہی تہ خاک چھپاتے ہیں مجھے'، 'تا ہے مجھے' اور 'تے ہیں مجھے' کا فرق اور لہجہ محسوس کیجیے۔

شعر میں ٹکرانے کا لہجہ ہے اور نہ لبوں کو سی لینے کا مزاج۔ ٹکرانا ہوتا تو پہلا مصرع کچھ یوں ڈھلتا، 'پہلے تو پیکر اظہار میں لاتا ہے مجھے' ٹھیک ہے، شعر میں تو۔ تڑاک نہیں ہے، منہ بند رکھنے کا خیال بھی نہیں ہے اور بات بھی کہی گئی ہے۔ کیا سود و زیاں کو طاق پر رکھ کر دل کی بات کہی گئی ہے؟ اس کا جواب شعر سے موصول ہو سکتا ہے؟ ہو تو سکتا ہے، اس کے لئے ہمیں شعر کے صوتیاتی رنگ اور حرفوں کے مزاج پر غور کرنا ہوگا۔

میرا اپنا خیال ہے کہ مضمون اور اسلوب کے درمیان تخلیقی شخصیت مکین ہوتی ہے اور شخصیت میں مزاج بھی شامل ہوتا ہے۔ اظہار اور عمل کی دنیا میں انسان کی نوعیت کیا ہے اس کا تعین انسان کا اپنا انداز اور اسلوب کرتا ہے۔ اگر صورت تسلط کی ہوئی تو مزاج کا غلبہ اور اس کے برخلاف محکومانہ حالت ہوئی تو اعمال وافعال انسان کی شخصیت کے زیر اثر رہتے ہیں۔ زیر بحث شعر میں مغلوبانہ کیفیت ہے، لہٰذا اس میں تخلیق کار کی شخصیت ہی غالب ہوگی۔ شخصیت اور مزاج میں فرق یہ ہے کہ شخصیت ایک حد تک نفع اور نقصان کو خاطر میں لاتی ہے لیکن مزاج میں اتنی لچک نہیں ہوتی۔ مزاج میں سادہ پن اور شخصیت میں پیچیدگی ہوتی ہے۔ اور جہاں تک بات اسلوب کی ہے تو یہ سادگی نہیں پیچیدگی کی زمین پر نمو پاتا ہے۔ اسلوب میں ایک قسم کی منصوبہ سازی کا نظام بھی پایا جاتا ہے بس فرق اتنا ہے کہ اسلوبیاتی منصوبہ سازی اپنے نظریات سے سمجھوتا نہیں کرتی لہٰذا اس میں مکر وفریب کا دخل نہیں ہوتا۔

مضمون، اسلوب، شخصیت اور منصوبہ سازی کی تمہیدی باتوں کے بعد اب یہ عرض کیا جاسکتا ہے کہ شعر کے صوتی آہنگ میں ایک حد تک اسلوب یعنی سود وزیاں کی فکر پائی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ 'ر' کی لرزشی آوازوں سے ہوتا ہے۔ 'سر بسر پیکر اظہار' اور 'اور پھر' میں 'ر' کی موسیقی ہے جو مصرعوں کی ابتداء میں ہے، اس کا مفہوم یہ ہوا کہ گفتگو کا آغاز نرمی اور خوش رنگی کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علی الرغم قافیوں کی کھڑی بولی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ شخصیت فقط نرم ہی نہیں گرم بھی ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں احمد محفوظ صاحب نے دو باتیں کہی ہیں، ایک تو یہ کہ 'غزل کی بنیاد مضمون پر ہے اور مضامین کو باندھنے کے طریقے لاتمناہی ہیں'۔ اور دوسرے یہ کہ 'فنی لحاظ سے دلکش ہونا شعر کی اولین شرط ہے۔ جذبہ و احساس کا پرتاثیر بیان اور فکر وخیال کا تازہ کار اظہار شعر کی خوبی اور معنویت کا ضامن ہوتا ہے'۔ ابھی تک شعر پر جتنی بھی باتیں کی گئی ہیں وہ جذبہ واحساس، فکر وخیال اور معنوی جہتوں کے دائرے میں کی گئی ہیں۔ اب مضمون باندھنے کے طریقے اور اظہار کی تازہ کاری پر کچھ بات کی جاتی ہے۔ طریقہ کار کے رنگ روپ دیکھنے کے لئے کم وبیش اسی مضمون کا کوئی شعر منتخب کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اردو شاعری میں یہ مضمون کثرت سے باندھا گیا ہے لیکن اپنی سہولت کے لئے سامنے کا اور معروف شعر اٹھاتے ہیں۔

لائی حیات آئی قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

میری نظر میں ذوق کا یہ شعر احمد محفوظ کے زیر بحث شعر سے کسی حد تک مضمونی مماثلت رکھتا ہے۔ ذوق بھی دنیا میں آنے اور جانے کو دوسرے کی خوشی پر محمول کرتے ہیں (لائی حیات آئی قضا لے چلی چلے۔۔ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے) اور احمد محفوظ بھی پیکرِ اظہار بننے اور تہ خاک جانے میں اپنی بے اختیاری کا اظہار کرتے ہیں۔

اظہار میں لاتا ہے مجھے
تہِ خاک چھپاتا ہے مجھے

دونوں شاعروں نے مضمون کو الگ الگ ڈھنگ سے باندھا ہے۔ ذوق کے یہاں مشاہدے سے Image بنائی گئی ہے جب کہ محفوظ صاحب کے یہاں امیج سازی فکر سے کی گئی ہے۔ ذوق کے یہاں مشاہدے کا کھلا پن ہے تو فکر کا گہرہ پن احمد محفوظ کے یہاں ہے۔ ذوق لائی حیات یعنی ولادت سے اور احمد محفوظ عالم ارواح سے بات شروع کرتے ہیں۔ ذوق جنازے اور قبر تک کی تصویر پیش کرتے ہیں اور محفوظ محشر تک جاتے ہیں۔

ذوق کے یہاں انسانی وجود دوسروں کی خوشی کا باعث ہے، اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے، یعنی دوسروں کی خوشی سے آنا جانا ہوا۔ احمد محفوظ کے یہاں اپنی ذات کا احساس ہے اور کچھ احتجاج بھی ہے۔ یہ احتجاج 'خود ہی' میں پوشیدہ ہے، 'اور پھر خود ہی تہ خاک چھپاتا ہے مجھے'، پیکرِ اظہار بھی خود ہی بنایا تھا اور اب مکمل ہو گیا تو خود ہی چھپا رہا ہے۔ اس دونوں حالتوں کے پس پشت احتجاجی آواز یہ ہے کہ جب چھپانا ہی تھا تو بنایا ہی کیوں۔

ذوق اس بات سے مطمئن ہیں کہ سبھی کے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ جو دنیا میں آتا ہے ایک دن وہ جاتا بھی ہے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے تو اس میں رنج کی کیا بات۔ ذوق میں انفرادیت کا احساس نہیں ہے لیکن احمد محفوظ کے یہاں یہ احساس موجود ہے۔ وہ اپنے آپ کو موت وحیات کی عمومیت میں نہیں دیکھتے بلکہ 'پیکرِ اظہار' سے اختصاص پیدا کرتے ہیں۔

شعر میں زبان کا تصرف شعوری اور آوردی سطح پر ہے۔ لفظوں کے انتخاب میں مناسبتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ سر بسر کی مناسبت سے تہ خاک، اظہار کی مناسبت سے چھپانا، سر بسر کی مناسبت سے پیکر وغیرہ مناسبتیں بادی النظر ہی میں گرفت میں آجاتی ہیں۔

میں نے شعر کی تفہیم میں اپنے آپ کو غیر علامتی سطح تک ہی محدود رکھا ہے جب کہ علامتی تناظر میں اس کی مزید تشریح وتفہیم کی جاسکتی ہے، مثال کے طور پر 'پیکر اظہار' کو شعور اور 'تہ خاک' کو لاشعور کی علامت تسلیم کر کے مزید گوشے کھولے جاسکتے ہیں۔

☆☆☆

---دو شاعر ایک زمین---

غزل

• بشیر بدر

سوچا نہیں اچھا برا دیکھا سنا کچھ بھی نہیں
مانگا خدا سے رات دن تیرے سوا کچھ بھی نہیں
سوچا تجھے دیکھا تجھے چاہا تجھے پوجا تجھے
میری خطا میری وفا، تیری خطا کچھ بھی نہیں
جس پر ہماری آنکھ نے موتی بچھائے رات بھر
بھیجا وہی کاغذ اسے ہم نے لکھا کچھ بھی نہیں
اک شام کے سائے تلے بیٹھے رہے وہ دیر تک
آنکھوں سے کی باتیں بہت منہ سے کہا کچھ بھی نہیں
احساس کی خوشبو کہاں آواز کے جگنو کہاں
خاموش یادوں کے سوا گھر میں رہا کچھ بھی نہیں
دو چار دن کی بات ہے دل خاک میں مل جائے گا
جب آگ پر کاغذ رکھا باقی بچا کچھ بھی نہیں

غزل

• پروفیسر شہپر رسول

میری نظر کا مدعا اُس کے سوا کچھ بھی نہیں
اُس نے کہا کیا بات ہے میں نے کہا کچھ بھی نہیں
ہر ذہن کو سودا ہوا ہر آنکھ نے کچھ پڑھ لیا
لیکن سرِ قرطاسِ جاں میں نے لکھا کچھ بھی نہیں
جس سے نہ کہنا تھا کبھی جس سے چھپانا تھا سبھی
سب کچھ اُسی سے کہہ دیا مجھ سے کہا کچھ بھی نہیں
دیوارِ شہرِ عصر پر کیا قامتیں چسپیاں ہوئیں
کوشش تو کچھ میں نے بھی کی لیکن بنا کچھ بھی نہیں
اب کے بھی اک آندھی چلی اب کے بھی سب کچھ اُڑ گیا
اب کے بھی سب باتیں ہوئیں لیکن ہُوا کچھ بھی نہیں
ایسا بھی خالی پَن نہ ہو لب پر سخن تو ہو کوئی
عکسِ انا رنگِ صدا حرفِ دعا کچھ بھی نہیں
واپس کبھی آتے نہیں لیکن وہ جاتے ہیں کہاں
دل کو ہے ان کی جستجو جن کا پتا کچھ بھی نہیں
دل کو بچانے کے لیے جاں کو سپر کرتے رہے
لوگوں سے آخر کیا کہیں شہپر بچا کچھ بھی نہیں

متفرقات

• فرزدق ہند حضرت قیسؒ زنگی پوری

(۴۴)
کشش سے حُسن کی چندا میں اٹھے مدّ و جزر
کسی کو سانس چڑھا سب کی سانس پھول گئی

(۴۵)
جو اس پہ بوند گری ، ابر کپکپا اٹھا
اس ایک لمحہ میں کافی گھروں پہ بجلی گری

(۴۶)
قیامت آگئی خوشبو کی ، کلیاں چیخ پڑیں
گلاب بولا نہیں ، غالباً وہ زلف کھلی

(۴۷)
طواف کرتی ہے معصومیت وہ کم سن کا
کہ قتل کردے عدالت میں بھی تو صاف بَری!

(۴۸)
بدن پہ حاشیہ لکھنا، نگاہ پر تفسیر
مقلّدین ہیں شوخی کے اپنی شیخ کٹی

(۴۹)
تمام شہر میں سینہ بسینہ پھیل گئی
کسی کے بھیگے لبوں سے ڈبائے تشنہ لبی

---جاری---

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم، یوکے (میگزین انچارج)

• چودھری محمد علی ردولوی

بیوی کیسی ہونا چاہیے

مجھ سے سوال کیا گیا کہ بی بی کیسی ہونا چاہیے، میں کہتا ہوں کہ کوئی بری بی بی مجھ کو دکھا دے تو میں اس سوال کا جواب دوں۔ میرے خیال میں بی بی خدا کی نعمت ہے اور خدا کی نعمت کبھی بری نہیں ہوتی۔ بیوی کی وجہ سے گھر میں روشنی سی پھیلی رہتی ہے۔ چراغ کے نیچے ذرا سا اندھیرا بھی ہوتا ہے، جیسا کہ میں ایک مرتبہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں، اگر کوئی نادان مردذی سی تاریکی سے گھبرا کر چراغ کی شکایت کرے تو اندھیرا ہی تو ہے۔ میں اس کا بھی دعوے دار ہوں کہ میں نے آج تک کوئی بدصورت عورت بھی نہیں دیکھی۔ آنکھیں رکھتا ہوں اور دنیا دیکھتی ہے، اگر کہیں ہوتی تو آخر میں نہ دیکھتا۔

اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ بدصورت سے بدصورت جو کہی جاسکتی ہے اس کا بھی چاہنے والا کوئی نہ کوئی نکل آتا ہے۔ پھر اگر وہ بدصورت تھی تو یہ پرستش کرنے والا کہاں سے پیدا ہو گیا۔ اس لیلیٰ کا مجنوں کہاں سے آگیا، نہیں صاحب عورت بدصورت نہیں ہوتی یہ میرا ایمان ہے اور یہی ایمان ہر شخص کا ہونا چاہیے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ عورت میں عمدہ ترشے ہوئے ہیرے کی طرح ہزاروں پہل ہوتے ہیں اور ہر پہل میں آفتاب ایک نئے رنگ سے مہمان ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی پہل کسی (خاص شخص) کی آنکھ میں ضرورت سے زیادہ چکا چوندھ پیدا کردے، اور وہ پسند نہ کرے تو اس سے بی بی کی برائی کہاں سے ثابت ہوئی۔

ایک پرانے یونانی ڈرامہ نویس نے لکھا ہے کہ پہلے مرد اور عورتیں اس طرح ہوتے تھے کہ دونوں کی پیٹھ ایک دوسرے سے جڑی ہوتی تھی اور یہ لوگ راستہ اس طرح چلتے تھے کہ پہلے چاروں ہاتھ زمین پر لگے اور دونوں سر نیچے آگئے۔ اور چاروں پاؤں سر کی جگہ ہوا میں رہے۔ اس طرح کے بعد پلٹا کھایا اور چاروں پاؤں کے بل کھڑے ہو گئے اور اس طرح آگے بڑھتے گئے۔ ظاہر بات ہے کہ ایسی حالت میں یہ لوگ راستہ بہت تیز چلتے تھے اور چونکہ دو دو آدمی ملے ہوئے تھے اس لیے ان کی قوتیں بھی دوگنی تھیں۔ دیوتاؤں نے ان کی شوریدہ پشتی کی وجہ سے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے۔ آخر کار یہ صلاح ٹھہری کہ یہ بیچ سے علیحدہ کر دیے جائیں تاکہ ان کی قوتیں آدھی رہ جائیں اور ان کے چڑھاوے دوگنے ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تب سے ہر عورت اور ہر مرد اپنا اپنا جوڑا ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جن کو مل جاتا ہے وہ خوش رہتے ہیں، جن کو بدقسمتی سے نہ ملا وہ غریب عورت کو کوستے ہیں۔

کسی کو بے زبان موہنی بیوی پسند ہے، کسی کو ایسی عورت اچھی لگتی ہے جس کی زبان ہر وقت کترنی کی طرح چلتی رہے، اگر خوش قسمتی سے وہی قدیم جوڑا مل گیا تو دونوں خوش ہیں، نہیں تو بی بی غریب کو برا کہتے ہیں، آخر اس غریب کا جوڑا بھی تو بچھڑ گیا ہے مگر اس کی کوئی بات بھی نہیں پوچھتا۔ یہ خیال غلط ہے کہ صرف اچھوں ہی اچھے کا ساتھ مزے دار ہوتا ہے۔ اگر تال میل ہوا اور پرگت مل گئی تو جن لوگوں کو ہم اپنے زعم ناقص میں برا سمجھتے ہیں ان کی بھی زندگی لطف کی گزرتی ہے۔ آپ نے سنا نہیں

خدا کے فضل سے اترا تھا کیا ہی عرش سے جوڑا
نہ مجھ سا کوئی گرگا ہو نہ تم سی کوئی شتل ہو

ہمارے پڑوس میں ایک میاں بی بی رہتے ہیں جن کا جوڑا پوری طور سے مل گیا ہے۔ یہ دونوں آدمی انتہا درجے کے کاہل، پرلے سرے کے جھوٹے اور حد کے نکارے ہیں، مگر جب دیکھیے دونوں قمریوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور گل بہیاں ڈالے بیٹھے ہیں۔ ان کے دو بچے ہیں، کسی نے ان بچوں کا دھویا ہوا منہ کبھی نہیں دیکھا۔ کپڑے ان لوگوں کے تن پر سے کٹ کے گرجاتے ہیں مگر دھوبی کو دینے کی توفیق نہیں ہوتی۔ بچوں کے کپڑوں میں ذرا سی پھونک بڑھ کے نیچے سے اوپر تک پہنچ جاتی اور پھٹ کر علیحدہ ہو جاتی ہے مگر سوئی تاگے کی شرمندہ نہیں ہوتی۔ میں نے ایک دن اس عورت سے پوچھا کہ تمہارے میاں تم کو چاہتے ہیں، کہنے لگی کہ اتنا چاہتے ہیں کہ کھانا لیے بیٹھے رہتے ہیں، مگر بغیر میرے نہیں کھاتے۔ دوسری مثال محبت کی دی کہ کل صبح بٹیر کے شکار کو جا رہے تھے، میں نے کہا روز جاتے ہو مگر کبھی ایک پر بھی گھر میں نہ آیا۔ بس غصے میں ایک ڈنڈا میری پیٹھ پر رسید کیا، میں بھی دو پہر تک منہ پھلائے رہی اور نہیں بولی۔ تب دوڑے گئے، تیل کی جلیبیاں لے آئے، تب میں بولی، کبھی برابر کے جوڑ میں لطف آتا ہے، کبھی ایک نرم اور ایک گرم، زندگی کو آرام دہ بنا دیتے ہیں۔

کسی رانڈ بیوہ کے یہاں ایک طوطا پلا تھا۔ وہ ہر وقت اس عورت کو مغلظات سنایا کرتا تھا۔ ایک دن ان کے یہاں ایک پیر صاحب تشریف لائے۔ طوطے کو سن کر کہنے لگے، ارے تیرا طوطا بڑا فحاش ہے، پنجرا کھول دے یہ اڑ جائے، کہنے لگی، رہنے دیجیے میاں صاحب گھر میں مردوے کی ایسی بولی تو سنائی دیتی ہے۔

کوئی شخص شراب بہت پیتا تھا۔ اس نے پادری کے کہے سے شراب ترک کردی۔ کچھ دنوں کے بعد پادری صاحب اپنے پند و نصائح پر ناز کرتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا کہ کہو اب تمہارے میاں مار دھاڑ دنگا فساد تو نہیں کرتے، نہایت مایوسی سے کہنے لگی، ارے حضور اب تو وہ میاں ایسے معلوم ہی نہیں ہوتے، کوئی دیکھے تو کہے مہمان طریق گھر میں آئے ہیں۔

چارلس ڈکنس نے ایک شخص سائکس اسے کا حال لکھا ہے کہ وہ بھی اپنی نیک شریف خصلت، محنتی، چاہنے والی بیوی کو نہ صرف مارتا ہی تھا بلکہ جو کچھ محنت مزدوری کر کے وہ کمالاتی تھی، وہ بھی شراب میں اڑا دیتا تھا اور خود اس میں دنیا کا کوئی عیب نہ تھا جو نہ ہو۔ چور پرلے سرے کا تھا، ایک ہمدرد نے اس عورت کو مشورہ دیا کہ اس کو چھوڑ دے، اس نے کہا کہ افسوس ہے دنیا اس کی برائی سے واقف ہے، خوبی سے نہیں واقف۔ اب ان باتوں کے بعد کوئی کیا کہہ سکتا ہے کہ کون مرد اچھا ہے اور کون عورت۔

میرے ایک دوست ایک ڈپٹی صاحب کا حال بیان کرتے ہیں کہ وہ دورے پر تھے اور میں ان سے ملنے گیا۔ معلوم ہوا کہ ڈپٹی صاحب غسل فرما رہے ہیں۔ یہ بیٹھے رہے، جب دیر ہوئی تو انھوں نے پھر دریافت کیا معلوم ہوا ابھی تک غسل میں ہیں۔ سرکاری کام تھا جس کے ناتمام رہ جانے میں دونوں کی بدنامی تھی۔ اس وجہ سے سنگ آمد سخت آمد انتظار کرتے رہے۔ مگر ڈپٹی صاحب آج نکلنے کا نام لیتے ہیں نہ کل۔ ان کی آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی ہیں، مگر ان کی برآمدگی کی کوئی صورت نہیں دکھائی دیتی۔ خیر کئی گھنٹوں کے بعد طلبی ہوئی تو یہ کیا دیکھتے ہیں کہ ڈپٹی صاحب دفتر کی میز کے پاس کرسی پر بڑی شان سے تشریف فرما ہیں۔ مسلوں کا ڈھیر لگا ہے مگر خالی پتلون اور کھڑاؤں پہنے بیٹھے ہیں۔ کاندھوں پر پتلون کی گیلس البتہ دکھائی دیتی ہے۔ کام پورا کر کے جب یہ باہر نکلے، نہ تاب ہوئی، اردلی سے انوکھی وضع کا سبب پوچھ ہی بیٹھے۔ معلوم ہوا بیگم کو کسی بات پر غصہ آگیا ہے۔ انھوں نے حکم دیا کہ آج اس مونڈی کاٹے کو کپڑے نہ دیے جائیں۔ خیال تو کیجیے جاڑوں کا مہینہ خیمہ کی زندگی لیکن اگر ڈپٹی صاحب کو یہ باتیں پسند ہیں تو ہم آپ برا ماننے والے کون۔

پیٹر پنڈر نے لکھا ہے کہ اسکاٹ لینڈ میں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی بی بی کو مارتا ہے، مجھے ایسا جوش پیدا ہوا کہ میں گھر میں گھس گیا اور اس عورت کو بچانے لگا، میرا یہ کرنا تھا کہ دونوں میرے اوپر پلٹ پڑے اور مجھ کو مار کے باہر کر دیا۔ لیجیے صاحب ہم تم راضی تو کیا کریں قاضی، غالب نے کہا ہے:

کبھی جو یاد بھی آتا ہوں تو وہ کہتے ہیں
کہ آج بزم میں کچھ فتنۂ و فساد نہیں

کیوں صاحب اگر کسی کو فتنہ و فساد ہی والا شریک زندگی پسند ہو تو ہماری آپ کی پسندیدگی ناپسندیدگی کیا چیز ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہ بی بی اچھی اور یہ بری ہے۔ اکثروں کو آس پاس کے گھروں سے اس طرح کی باتیں سننے کا اتفاق ہوا ہوگا کہ ارے یہ ہاتھ ٹھکیں، الہٰی تن تن کوڑھ ٹپکے، بچ مچاتی کھاٹ نکلے، تب میرے دل میں ٹھنڈک پڑے۔ اڑوس پڑوس ادھر ادھر کھڑے نفرین کر رہے ہیں کہ کبھی کیا برے لوگ ہیں۔ کیا کتے بلی کی زندگی بسر کر رہے ہیں لیجیے صاحب شور و شغب مٹ گیا۔ میاں نکل کر اپنے کام پر چلے گئے، بی ہمسائی کچھ تو ہمدردی کرنے کے خیال سے اور زیادہ تر ٹوہ لینے کو کھڑکی کی طرف سے اندر داخل ہوئیں۔ دیکھا کہ اک طرف کا گال سوجا ہوا ہے، آنکھوں کی لالی باوجود منہ دھونے کے ابھی مٹی نہیں ہے۔ حال تو سب پہلے ہی سے جانتی تھیں، مگر انجان بن کر پوچھنے لگی۔ اے بہن یہ کیا ہوا، جواب ملا بہن کیا کہیں، آپ ہی لڑے، آپ ہی خفا ہو کر چلے گئے، کھانا بھی نہیں کھایا، یہ دیکھو ویسے ہی رکھا ہے، پان کی ڈبیا بھی نہیں لے گئے، دل کڑھتا ہے کہ دن بھر بن پان کے رہیں گے، منہ صابن ہو جائے گا۔ لیجیے صاحب یہ تو گئی تھیں کہ وہ میاں کی اگر ایک برائی کریں گی تو ہم دس کریں گے۔ وہاں رنگ ہی دوسرا دیکھا۔ اپنا سا منہ لے کر چلی آئیں۔

ایک دوسرے مرحوم دوست کہا کرتے تھے کہ بی بی کے ناز و انداز ہر طرح کے اٹھائے جاسکتے ہیں، لیکن ایک بات ناقابل معافی ہے، وہ یہ کہ یہ لوگ کبھی کبھی مر جاتی ہیں۔ اسی کے مقابل یہ دوسرا لطیفہ سنیے۔

ایک صاحب نے بیان کیا کہ میری بی بی دو ہی برس کے اندر داغ مفارقت دے گئیں۔ ذرا سا لڑکا ایک پھوسڑا اپنی نشانی چھوڑ گئیں۔ میری ایک بڑی سالی تھیں جو شاید اسی انتظار میں پہلے ہی سے رنڈاپا کھے رہی تھیں۔ خوش دامن صاحبہ کہنے لگیں، میاں تمہاری سالی موجود ہے اگر عقد کر لیتے تو مردہ رشتہ پھر زندہ ہو جاتا۔ میں نے بھی سوچا کہ اب وہ جوان جہاں نہ رہی تو یہ ادھیڑ کیا رہے گی، لاؤ کر بھی لو۔ لڑکے کی خالہ ہے، بچہ بھی پل جائے گا، جہیز بھی اچھا خاصا ہاتھ لگے گا۔ ان کے مرنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی ہم سن ڈھونڈھ کر کر لیں گے۔

لیجیے صاحب عقد ہونے کو تو ہو گیا مگر وہ آج مرتی ہیں نہ کل۔ وہ تو پہلے ہی سے بوڑھی تھیں، میرے بھی دانت گر گئے، مگر وہ جانے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ ادھر میں کہیں سفر کو تیار ہوا اور ادھر وہ امام ضامن لیے ڈیوڑھی کے پاس پہنچ گئیں۔ امام ضامن کی ضمانت میں سونپا کہو قبول کیا۔ جس طرح پیٹھ دکھاتے جاتے ہو اسی طرح اصل خیر سے واپس آکر منہ دکھانا نصیب ہو۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ بڑی بی بی کے مرنے سے تو مایوسی ہو ہی چکی ہے۔ میں نے یہ وتیرہ اختیار کیا ہے کہ ادھر انھوں نے امام ضامن باندھا، ادھر میں نے بھی ایک چیتھڑا لے کر ان کے داہنے بازو پر باندھ دیا اور کہنا شروع کیا، "خدا تمہارے سائے میں ہمیں پروان چڑھائے۔" وہ پوپلا منہ بنوا سا لے کر ہنسنے لگیں، ہٹو بھی تمہاری مذاخ۔۔۔ کی باتیں بھی نہ جائیں گی۔

اب ذرا غور فرمایئے۔ اگر ان صاحب کو کہیں ہم نے صلاح دی ہوتی کہ بڑی سالی سے کر لو تو خدا واسطے کو، ہم ہی تو بدنام ہوتے۔ نہیں صاحب اس معاملے میں یہی ٹھیک ہے کہ اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ،

مذاق عشق یہ ہے نکتہ چیں نہ بن ناصح
نگاہ میری، پرکھ میری، آنکھ میری ہے
جنھیں نظر نہیں اے آرزو وہ کیا جانیں
خزف سمیٹے ہیں یا موتیوں کی ڈھیری ہے؟

☆☆☆

غزل

• حسین مہدی رضوی (نہٹوری) مراد آباد

شوق اس درجہ بے قرار ہوا
دامن ضبط تار تار ہوا
دشت وحشتکی رونقوں کے ئے
پائے دیوانہ ساز گار ہوا
چشم خوں نابہ بار کے صدقے
میرا دامن تو لالہ زار ہوا
شرح اسرار کائنات ہوئی
راز ہستی نہ آشکار ہوا
میرا دور جنوں تمہاری قسم
روکش موسم بہار ہوا
وہی دیوانہ کہ دیا ہنس کر
نام بھی میرا دل پہ بار ہوا
مھدی اس پھول کا مقدر کیا
جو سبھی کی نظر میں خار ہوا

غزل

• ڈاکٹر طارق قمر کے نئے شعری مجموعے " دھوپ چھاؤں کی سرگوشیاں " سے

فریبِ منصب و دستار سے نکل آیا،
پھر ایک راستہ انکار سے نکل آیا
میں مطمئن تھا چلو آج آئینہ ٹوٹا،
مگر یہ عکس تو دیوار سے نکل آیا
تماشا دیکھئے اب بے بسی کا دریا کی،
اِدھر میں ڈوبا اور اُس پار سے نکل آیا
دُکاں لگائے ہوئے تھے کئی شیوخ وامام،
نظر بچا کے میں بازار سے نکل آیا
عجیب سانحہ پازیب ٹوٹنے سے ہُوا،
کہ ایک آنسو بھی جھنکار سے نکل آیا
بہت شدید تھی طارق پکار مٹّی کی،
بدن لباسِ کلف دار سے نکل آیا
☆☆☆

غزل

• جاوید برقی

پہلے جو رنگِ چمن تھا وہ ذرا کچھ کم ھے
جانے کیوں نکہتِ گل بادِ صبا کچھ کم ھے
اٹھتا جاتا ھے زمانے سے محبت کا چلن
اب بزرگوں میں وہ تہذیب دعا کچھ کم ھے
جس کی آواز پہ کل گوش بر آواز تھے سب
آج خود اس کے لئے اس کی صدا کچھ کم ھے
سب میں تقسیم ہوئی ماں کی محبت کی طرح
کب مرے حق میں مری ماں کی دعا کچھ کم ھے
سوچتا یہ ہوں کروں شمعِ انا پھر روشن
آج کل میرے تعاقب میں ہوا کچھ کم ھے
آج پھر اس کی نوازش نے مجھے زیر کیا
آج پھر وسعتِ دامانِ قبا کچھ کم ھے
جان دینے کا سبق سیکھا ھے جن سے ہم نے
ان کی آواز میں بھی خوفِ خدا کچھ کم ھے
زندگی خواہشِ بے ربط ھے جاوید میاں
یوں تو کہنے کو مرے پاس بھی کیا کچھ کم ھے

ماحولیاتی تنقید کے تناظر میں افسانہ ’وہ لاجواب تھی‘ کی تفہیم

• ایم آئی ظاہر

اردو ادب میں اکیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ ہی جن نئے موضوعات نے جگہ بنائی، ان میں "ماحولیاتی تنقید" (Eco-criticism) کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ ماحولیاتی تنقید ادب کا وہ مطالعہ ہے جو انسان اور اس کے طبعی ماحول کے درمیان رشتے کی نوعیت کو جانچتا ہے۔ معروف افسانہ نگار ڈاکٹر ثروت خان کا افسانہ "وہ لاجواب تھی" اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ یہ افسانہ بظاہر ایک جھیل کی زبانی بیان کی گئی داستان ہے، لیکن درحقیقت یہ پانی، زمین اور انسان کے ٹوٹتے ہوئے تعلق اور ماحولیاتی انحطاط (Environmental Degradation) کا ایک بلیغ نوحہ ہے۔ اس مقالے میں ہم افسانے کے متن سے پانچ منتخب اقتباسات کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیں گے کہ کس طرح مصنفہ نے جھیل کو ایک زندہ کردار بنا کر ماحولیاتی بحران اور سماجی بے حسی کو بے نقاب کیا ہے۔

افسانے کا ماحولیاتی وتنقیدی تجزیہ

ڈاکٹر ثروت خان نے اس افسانے میں "تجسیم" تکنیک کا سہارا لیا ہے، یعنی انہوں نے جھیل کو انسانی جذبات، احساسات اور یادداشت عطا کی ہے۔ یہ تکنیک ماحولیاتی ادب میں اس لیے استعمال کی جاتی ہے تاکہ قاری فطرت کو محض ایک "شے" نہ سمجھے بلکہ اسے ایک "وجود" تسلیم کرے۔

اقتباس نمبر ۱:

فطرت اور انسان کا باہمی رشتہ

حوالہ: "اس نے جانا تھا لوگوں کے پیار کو محسوس کیا تھا ان کے دلار کو، وہ اُس کی کتنی پروا کیا کرتے تھے، کتنا خیال رکھا کرتے تھے، اس کا حسن و شباب اس کی شگفتگی ہمیشہ برقرار رہے... وہ بدلے میں انھیں بھی تو بہت کچھ دیتی تھی۔ مجھے ایسا لگا جیسے اس خیال نے اُسے مست کردیا ہو۔ ہاں وہ انھیں وہ سب کچھ دیتی جس کے وہ متلاشی تھے۔ وہ انھیں پلاتی تھی، وہ پیتے تھے اور پھر جیسے جیسے ان کی تشنگی بڑھتی جاتی وہ انھیں سیراب کرتی جاتی تھی۔"

تنقیدی و ماحولیاتی بحث: یہ اقتباس افسانے کا کلیدی نقطہ ہے جو ماضی کے اس سنہری دور کی عکاسی کرتا ہے جب انسان اور فطرت کے درمیان "لینے اور دینے" کا رشتہ قائم تھا۔ ماحولیاتی اصطلاح میں اسے Symbiotic Relationship کہا جاتا ہے۔ یہاں جھیل ایک ماں یا محبوبہ کی طرح ہے جو انسانوں کو سیراب کرتی ہے، اور بدلے میں انسان اس کی صفائی اور خوبصورتی کا خیال رکھتے ہیں۔ تنقیدی اعتبار سے دیکھیں تو مصنفہ نے یہاں پانی کو محض جذباتی سرمایہ قرار دیا ہے۔ "تشنگی" اور "سیراب" کے الفاظ صرف جسمانی پیاس کے لیے نہیں بلکہ روحانی سکون کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں۔ یہ پیراگراف ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ماحولیاتی توازن اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب انسان فطرت کی خدمت کرے تاکہ فطرت انسان کی خدمت کر سکے۔

اقتباس نمبر ۲:

فطرت بطور ثقافتی مرکز

(Nature as a Cultural Hub)

حوالہ: "ہر شام وہ سب اسی طرح آتے محفل سجتی اور پھر ہر سو رنگینیاں بکھر جاتیں۔ ایک نئی امنگ نئی ترنگ اور نئی توانائی وہ اپنے وجود میں پاتے۔ زندگی کا لطف اُٹھاتے۔ زندگی ہی کیوں، موت کی نیند بھی وہ انھیں بڑے پیار سے سلاتی تھی۔ اگر انھیں ڈوبنا ہوتا وہ کہیں اور جانے کے بجائے اس کی آغوش میں چلے آتے۔ وہ بھی خوشی خوشی انھیں پناہ دے دیتی۔"

تنقیدی و ماحولیاتی بحث: ماحولیاتی تنقید صرف آلودگی کا رونا نہیں روتی، بلکہ یہ بھی دیکھتی ہے کہ فطرت کس طرح انسانی ثقافت کو تشکیل دیتی ہے۔ اس اقتباس میں جھیل ایک "سوشل اسپیس" (Social Space) کے طور پر ابھرتی ہے۔ لوگ وہاں تفریح کے لیے آتے تھے، جس سے ان کی نفسیاتی صحت وابستہ تھی۔

ڈاکٹر ثروت خان نے یہاں ایک بہت ہی نازک اور تنقیدی پہلو بھی اٹھایا ہے کہ جھیل صرف زندگی کی ضامن نہیں تھی بلکہ موت (خودکشی یا ڈوبنے) کے وقت بھی ایک ماں کی طرح "پناہ" دیتی تھی۔ یہ حصہ "رومانوی ماحولیات" کی عکاسی کرتا ہے جہاں فطرت انسان کے ہر دکھ سکھ کی ساتھی ہے۔ جھیل کا یہ کردار اس کی وسعت اور گہرائی کو ظاہر کرتا ہے جو اب ختم ہو چکی ہے۔

اقتباس نمبر ۳:

جدیدیت اور ماحولیاتی بگاڑ

(Urbanization and Decay)

حوالہ: "جہاں کبھی پرنم ہواؤں سے اس کے اندر نشیب و فراز پیدا ہو جایا کرتے تھے وہاں آج دھول اُڑاتی کاروں نے ٹھیلوں نے اس کے وجود کو روند کر ایسا داغدار بنا دیا ہے کہ اصلی چہرہ، اصلی رنگ پہچاننا مشکل ہے۔ افسوس اس کے حسن کو گرہن لگانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔"

تنقیدی و ماحولیاتی بحث: یہ پیراگراف ماضی اور حال کے درمیان ایک خوفناک تضاد (Contrast) پیش کرتا ہے۔ یہاں "دھول اڑاتی کاریں" جدیدیت اور بے ہنگم شہری ترقی (Unplanned Urbanization) کا استعارہ ہیں۔ ماحولیاتی نقطہ نظر سے یہ اقتباس "ہیبی ٹیٹ لاس" (Habitat Loss) کی بہترین مثال ہے۔ جھیل، جو کبھی ہواؤں کی زد میں لہراتی تھی، اب گاڑیوں کے دھوئیں اور گرد میں اٹ چکی ہے۔ مصنفہ نے لفظ "روند کر" استعمال کیا ہے جو کہ تشدد (Violence) کی علامت ہے۔ یعنی انسان نے ترقی کے نام پر فطرت پر تشدد کیا ہے۔ "اصلی چہرہ پہچاننا مشکل ہے" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آلودگی نے پانی کی شفافیت اور ماحولیاتی شناخت کو مکمل طور پر مسخ کر دیا ہے۔

ثروت خان

اقتباس نمبر ۴:

نئی نسل کی بے حسی اور آلودگی

(Pollution and Apathy)

حوالہ: "اس کا بس چلتا تو وہ لوگوں کا ہاتھ پکڑ لیتی، جو کھانے پینے کی چیزیں پلاسٹک کی تھیلیوں میں لے جا رہے تھے اور لا پروائی سے ان تھیلیوں، آئس کریم کے خالی ڈبوں، منرل واٹر کی خالی بوتلوں کو اس کے دامن میں پھینکتے ہوئے چلے جا رہے تھے کیوں یہ ایسا کر رہے ہیں۔ کیا یہ سمجھے نہیں ہیں۔ کیا یہ اس راز سے آشنا نہیں کہ اس کا وجود مٹ گیا تو کون ان کی پیاس مٹائے گا۔"

تنقیدی و ماحولیاتی بحث: یہ افسانے کا سب سے زیادہ حقیقت پسندانہ اور ماحولیاتی حصہ ہے۔ یہاں تجریدیت کے بجائے ٹھوس مادی آلودگی کا ذکر ہے۔

(Material Pollution)

"پلاسٹک کی تھیلیاں" اور "منرل واٹر کی بوتلیں" ہماری موجودہ "یوز اینڈ تھرو" (Use and throw) ثقافت کی نشانیاں ہیں۔ تنقیدی اعتبار سے مصنفہ نے یہاں "آئرنی" (Irony) یا طنز کا استعمال کیا ہے۔ لوگ اسی جھیل کے کنارے "منرل واٹر" پی رہے ہیں (کیونکہ جھیل کا پانی اب پینے کے قابل نہیں رہا) اور پھر اسی بوتل سے جھیل کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔ یہ پیراگراف نئی نسل کی ماحولیاتی ناخواندگی (Ecological Illiteracy) پر کاری ضرب ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ جھیل کی موت دراصل خود ان کی اپنی موت ہے۔

اقتباس نمبر ۵:

لاجوابی اور مستقبل کا سوال

(The Existential Crisis)

حوالہ: "میں نے کہا اتنی ناراض کیوں ہو بلکہ تمھاری طرح مجھے یہ فکر ہے کہ یہ تو بتاؤ کہ تم اسی طرح سمٹتی چلی گئیں تو ان نادانوں کو سیراب کون کرے گا... اس کے علاوہ مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ کیونکہ ایک اُتھلی، گندی، ہری اور کٹورے کے وجود میں سمٹ کر رہ گئی جھیل کے پاس میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھی۔ وہ لاجواب تھی۔"

تنقیدی و ماحولیاتی بحث: افسانے کا اختتام عنوان کی معنویت کو واضح کرتا ہے۔ "وہ لاجواب تھی" کے دو مطلب ہیں۔ اول یہ کہ ماضی میں اس کا حسن بے مثال (Incomparable) تھا، اور دوم یہ کہ حال میں اس کے پاس مستقبل کے بھیانک سوالوں کا کوئی "جواب" (Answerless) نہیں ہے۔ ماحولیاتی تنقید کے تناظر میں، جھیل کی خاموشی (Silence of Nature) سب سے بڑی تنبیہ ہے۔ جب قدرتی وسائل "اتھلے، گندے اور سکڑ کر" رہ جائیں، تو وہ انسان کی پیاس بجھانے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں۔ "ہری" رنگت یہاں زندگی کی علامت نہیں بلکہ کائی (Algae) اور ٹھہرے ہوئے زہریلے پانی کی علامت ہے۔ یہ اختتام قاری کو ایک سوالیہ نشان کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے کہ اگر پانی کے ذخائر ختم ہو گئے تو انسانیت کا کیا بنے گا؟

مجموعی جائزہ و نتیجہ

ڈاکٹر ثروت خان کا افسانہ "وہ لاجواب تھی" محض افسانوی ادب نہیں بلکہ ماحولیاتی شعور بیدار کرنے والا ایک اہم دستاویز ہے۔ بناس اور فتح ساگر کی لہروں کی خوشبو سے مہکتی ان کی نثر میں ماحولیات کی فکر نمایاں ہوتی ہے۔

مصنفہ نے افسانے میں جھیل کے عروج و زوال کے ذریعہ معاشرتی اقدار کی زوال پذیری، سیاسی کرپشن (کمیٹیوں کا ذکر) اور ماحولیاتی انحطاط کو یکجا کر دیا ہے۔ کہانی کا بیانیہ (Narrative) یہ ثابت کرتا ہے کہ جھیل محض پانی کا گڑھا نہیں بلکہ ایک زندہ وجود ہے جو سانس لیتا ہے، دکھ محسوس کرتا ہے اور روتا ہے۔ متن میں موجود الفاظ جیسے "گندگی"، "غلاظت"، "پلاسٹک"، اور "روندنا" ہمیں آئینہ دکھاتے ہیں کہ ہم نے اپنی "لائف لائن" کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ ماحولیاتی نقطہ نظر سے اس تحقیقی مطالعہ کا حاصل یہ ہے کہ "وہ لاجواب تھی" مستقبل کی ایک بھیانک تصویر پیش کرتا ہے جہاں پانی کے سوتے خشک ہو رہے ہیں اور انسان اپنی ہی بنائی ہوئی پلاسٹک کی دنیا میں دفن ہونے کو تیار ہے۔ ڈاکٹر ثروت خان نے کامیابی سے یہ پیغام دیا ہے کہ اگر ہم نے فطرت کے سوالوں کا جواب عمل سے نہ دیا، تو فطرت بھی ہمیں بچانے کے لیے "لاجواب" ہو جائے گی۔

☆☆

دشت تمنا

• رشید امجد، پاکستان

خزانے کا خواب متوسط طبقے کے اکثر لوگوں کی طرح اسے بھی وراثت میں ملا تھا، پرانے گھر میں اس کے باپ نے بھی کئی جگہیں لکھ دی تھیں لیکن خزانہ تو نہ ملا گھر کی خستگی میں اضافہ ہو گیا۔ پھر اس نے یہ خواب دیکھنا چھوڑ دیا جو اسے اپنی ماں سے ورثے میں ملا تھا۔ عمر کے آخری دنوں میں وہ مایوس ہو گیا لیکن نہیں جانتا تھا کہ یہ خواب وراثت میں اس کے بیٹے کو منتقل ہو گیا ہے۔ وراثت میں منتقل ہونے کے لئے کچھ تھا بھی نہیں، بس یہ خستہ آبائی گھر۔ دونوں میاں بیوی نے ملازمت کر کے دس مرلے کا ایک پلاٹ خریدا تھا لیکن اس پر مکان بنانے کی نوبت ہی نہ آئی۔ دونوں میاں بیوی آگے پیچھے نیا مکان بنانے کی حسرت ہی میں دنیا سے چلے گئے۔ اس کی بیوی بھی ملازمت کرتی تھی۔ کچھ کمیٹیاں ڈال کر قرضے لے کر اس نے باپ کے خریدے پلاٹ پر چھوٹا سا گھر بنا لیا۔

نئے گھر میں منتقل ہوئے تو بیوی بچے بہت خوش ہوئے لیکن اس کی اداسی نہ گئی۔ "کنال کا ہوتا تو کیا بات تھی، دس مرلے تو لان کے لئے چھوڑ تا اور دس مرلے میں عمارت بناتا۔"

بیوی بولی، "شکر کرو یہ بھی بن گیا۔ پرانے گھر میں تو اب چھتوں سے مٹی بھرنے لگی تھی۔"

"وہ تو ٹھیک ہے۔" اس نے سر ہلایا۔ "لیکن۔۔۔"

اور اس لیکن کے لئے خزانے کا خواب تھا، اگر ایک کروڑ کا بندوبست ہو جائے تو کسی اور اچھے علاقے میں کنال کا گھر بن سکتا ہے، لیکن یہ ایک کروڑ کہاں سے آئیں گے۔ یہ گھر تو بنا تھا اس کے کسی کونے کھدرے میں پرانا خزانہ ملنے کی امید نہیں تھی، تو پھر خزانہ کہاں سے ملے، لاٹریوں اور پرائز بونڈ سے بڑی امیدیں تھیں۔ ہر مہینے پچاس سو روپے کا بونڈ خریدتا۔ قرعہ اندازی کا نتیجہ آتا تو دو دو تین بار نمبر پڑھتا لیکن کبھی دس روپے کا انعام بھی نہیں نکلا۔ شائد میرے نام کا انعام نہیں نکلتا۔ بیوی اور پھر بچوں کے نام سے پرائز بونڈ لینے لگے لیکن کسی کا نام نہ آیا۔ کوئی انعامی اسکیم شروع ہوتی فوراً وہ چیز خرید کر انعامی کوپن بھرتا لیکن کبھی کوئی انعام نہ نکلا۔

زندگی کی گاڑی آہستہ آہستہ گھسٹتی گئی۔ بچے بڑے ہو گئے تھے۔ اب موٹر سائیکل پر سب کا جانا مشکل ہو گیا تھا۔ بیوی نے اسکول میں کمیٹی ڈالی اور موٹر سائیکل بیچ کر انہوں نے ایک پرانی کار لے لی۔

کار کو پہلے دن سے پورچ میں کھڑا کرتے ہوئے سوچا "کچھ اور پیسے ہوتے تو ذرا بڑی گاڑی لیتا۔" خزانے کا خواب پھر جھلملانے لگا، اگر کہیں سے خزانہ مل جائے تو۔ لیکن کہاں سے۔ اب خزانے زمینوں میں دفن نہیں کئے جاتے۔ بنکوں میں رکھے جاتے ہیں اور اسے حاصل کرنے کے لئے ڈکیتی کرنی پڑتی ہے۔ اس تصور ہی سے جھرجھری آ گئی۔

کار پرانی تھی، روز ہی کوئی نہ کوئی مسئلہ ہوتا۔ اتوار کا دن تو مستریوں کے پاس گزرتا، ہر بار سوچتا کاش کہیں سے خزانہ ہاتھ آ جائے تو کم از کم نئی گاڑی ہی لے لوں۔ کئی خیال ذہن میں آتے کیا معلوم کوئی غلطی سے اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرا دے۔ سڑک پر چلتے چلتے کوئی موٹا بٹوا مل جائے۔ سوچتا، اب تو پانچ ہزار کا نوٹ بھی آ گیا۔ ایک کروڑ کے لئے بہت سی گڈیوں کی ضرورت ہی نہیں۔

بیوی نے پھر ہمت کی، گھر کے خرچے میں سے پیسہ پیسہ جوڑ کر اور نئی کمیٹی ڈال کر اتنی رقم جمع کر لی کہ پرانی کار بیچ کر نئی گاڑی لی جا سکے۔

پہلے دن نئی گاڑی چلاتے ہوئے اور ہی مزہ آیا۔ "واہ کیا بات ہے" لیکن اسی لمحے خیال آیا اور پیسے ہوتے تو بڑی گاڑی لیتے۔ سڑک پر قریب سے بڑی گاڑیاں گزرتیں تو اسے عجب بے بسی اور بے وقعتی کا احساس ہوتا۔ خزانے کا خواب آنکھوں میں سرسرانے لگتا۔

دس مرلے کا گھر اور نئی گاڑی۔ بیوی کہتی، "تم ناشکرے ہو، تنگ گلی کے اس بوسیدہ گھر میں موٹر سائیکل کے ساتھ رہتے تھے اور اب اس نئی آبادی میں اپنا گھر ہے، گاڑی ہے اور کیا چاہئے۔"

وہ کہتا، "ٹھیک کہتی ہو، لیکن۔۔۔"

اس سے اچھے علاقے میں بڑا گھر، بڑا لان سوچتا۔۔۔ "اب تو اس کے لئے دو کروڑ چاہئے۔ زمین بھی مہنگی ہو گئی ہے اور لاگت بھی کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔" بیوی اور بچے اب اس کے خواب سے لذت لینے لگے تھے۔ بڑا بیٹا کبھی کبھی ہنستے ہوئے کہتا۔۔۔ "ابو اب آپ کا بجٹ کیا ہے۔"

"وہ کہتا۔۔۔ "یار اب تو معاملہ دو کروڑ سے آگے چلا گیا ہے۔"

سوچتا۔۔۔ "جن کے پاس اربوں ہیں ان کے لئے دو کروڑ کیا معنی رکھتے ہیں۔"

خواب میں دیکھتا۔۔۔ ڈاکئے نے لفافہ دیا ہے، کھولتا تو اس میں دو کروڑ کا چیک ہوتا۔ یہ کون نادیدہ مہربان ہے؟ لیکن جھرجھری آتے ہی حقیقی دنیا میں آ جاتا۔ بٹوے میں تو دو تین ہزار ہی رہ گئے ہیں اور ابھی تنخواہ ملنے میں بیس دن ہیں۔

کچھ عرصے کے لئے خزانے کا خواب محو ہو جاتا، بس جو ہے یہی ہے۔ کچھ عرصہ مطمئن رہتا، پھر کسی اچھے علاقے میں جانا ہوتا تو بڑے گھر، بڑی گاڑیاں دیکھ کر جی کلبلانے لگتا۔ ایک عجب بے چینی اندر ہی اندر ایسے کاٹتی، جیسے کوئی چھری کی نوک چبھا رہا ہے۔ بیوی مزاج آشنا تھی، سمجھ جاتی کہ خزانے کا خواب ان دنوں پھر اس کے ذہن میں کھد بدا رہا ہے۔

کبھی کبھی ہنس کر پوچھتی۔۔۔ "اب اسٹی میٹ کیا ہے؟"

وہ پوری سنجیدگی سے کہتا۔۔۔ "اب تو تین کروڑ سے زیادہ ہی چاہئے۔"

"اور سوچتا کیا معلوم کسی دن سڑک پر کوئی بریف کیس مل جائے جو ڈالروں سے بھرا ہو۔ لیکن اتنی رقم رکھی کہاں جائے گی۔ گھر میں رکھی اور کسی کو بھنک بھی پڑ گئی تو سب کی جانیں بھی جائیں گی۔ بنک میں لے گیا تو ٹیکس والے پوچھیں گے اتنی رقم کہاں سے آتی۔ بہت سوچا، بہت سوچا پھر ایک پلان ذہن میں آیا کہ گھر کے سارے افراد کے اکاؤنٹ کھول کر تھوڑی تھوڑی رقم سب میں جمع کرا دی جائے اور کچھ گھر میں رکھ لی جائے۔ گھر میں دو تین محفوظ جگہیں بھی تلاش کر لیں، ایک الماری کے سب کے اوپر ایک خلا سا رہ گیا تھا۔ بہت ہی مناسب جگہ تھی، چور ڈاکو آ بھی جاتے تو تلاش نہ کر پاتے۔

اب شہر میں دھماکے شروع ہو گئے تھے۔ بریف کیس پھٹتے تھے۔ خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ بریف کیس کھولے اور دھماکہ ہو جائے۔ پورے جسم میں جھرجھری آ جاتی۔

"نہیں یہ مناسب نہیں، تو پھر"

اب این جی اوز کا بھی بڑا چرچا تھا۔ سنتا تھا کہ باہر کے ملکوں سے کھلا پیسہ ملتا ہے لیکن یہ اس کی حیثیت سے بہت اونچا کام تھا۔ وہ تو اس کے بارے میں بھی خواب ہی دیکھ سکتا تھا کہ وہ ایک این جی او چلا رہا ہے۔ کھلا پیسہ آ رہا ہے اور اس نے اس میں سے تین کروڑ بچا لئے ہیں۔ پوش علاقے میں دو کنال کا گھر۔۔۔ ایک کنال پر عمارت اور ایک کنال کا لان۔۔۔ یہ بڑی گاڑی بلکہ گاڑیاں۔

لیکن یہ بھی خواب ہی تھا۔

دہشت گردوں کو بوریوں میں بھر کر ڈالر ملتے ہیں، لیکن وہ تو اس چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتا تھا جو اس کے جسم پر کاٹتی پھرتی تھی۔ تو خزانے کا خواب، کچھ عرصہ بری طرح ذہن پر سوار رہتا، کچھ عرصہ بھول جاتا۔ بچے اب بڑے ہو گئے تھے، ناشتے کی میز پر چھیڑتے۔۔۔ "ابو اب آپ کا بجٹ کیا ہے۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا۔۔۔ "اب تو چار کروڑ۔۔۔"

سب ہنستے، وہ بھی کھسیانی سی ہنسی سے ان کا ساتھ دیتا۔

اسی دوران بیٹی کی شادی ہو گئی، دونوں بیٹے ملازمتیں کرنے لگے۔

بیوی نے ایک دن بتایا۔۔۔ "دونوں باہر جانے کے چکر میں ہیں۔"

اس نے بے بسی سے سر ہلایا۔۔۔ "شاید باہر انہیں وہ مل جائے جو میں نہیں پا سکا۔"

دونوں بیٹوں کی شادیاں ہو گئیں۔ وہ دونوں میاں بیوی بھی ریٹائر ہو گئے۔

اب سارا وقت خواب دیکھنے کے سوا اور کچھ نہ تھا، صبح ناشتہ کیا، اخبار پڑھا اور پھر خزانے کا خواب زینہ زینہ اس کی آنکھوں میں اترنے لگتا۔

"کیا معلوم کسی دن اسے اچانک ہی کسی نامعلوم کی طرف سے چار کروڑ کا چیک مل جائے۔"

پھر خود ہی ہنس پڑتا۔

سوچتا، اربوں کھربوں والوں کے لئے تو چار کروڑ ایسے ہیں جیسے ہمارے لئے چار ہزار لیکن کوئی کسی کو کیوں دے؟

سب سے پہلے بڑے بیٹے نے خبر سنائی کہ اسے باہر ملازمت مل گئی ہے اور وہ دس پندرہ دن میں جا رہا ہے۔

اب گھر میں دونوں میاں بیوی کے علاوہ چھوٹا بیٹا، اس کی بیوی اور ان کا بیٹا رہ گئے تھے۔ پوتا ابھی اسکول نہیں جاتا تھا۔ وہ دن بھر اس سے کھیلتا رہتا۔ تین چار مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ چھوٹا بیٹا بھی بیوی بچوں کے ساتھ باہر چلا گیا۔ اب گھر میں دونوں میاں بیوی رہ گئے تھے۔ گھر کے چار کمروں میں سے تین خالی ہو گئے۔ ایک کمرہ اور لاؤنج ان کے استعمال میں تھا۔ ڈرائنگ روم تو کبھی کبھار ہی آباد ہوتا۔ ڈرائیور بھی رکھ لیا تھا۔ کہیں آنے جانے کی تکلیف نہیں۔ چار کمروں کے گھر میں دو فرد لیکن پوش علاقے میں گھر کی خواہش ختم نہ ہوئی۔

کبھی کبھی افسردگی سے سوچتا، اگر میرے پاس آٹھ دس کروڑ ہوتے تو بچے باہر نہ جاتے۔ سوچتے سوچتے کہیں سے کہیں پہنچ جاتا۔ دو کروڑ کا تو دو کنال کا پلاٹ، دو کروڑ اوپر، ہو گئے چار کروڑ، ایک کروڑ گھر کو سجانے اور شاندار گاڑی کے لئے یہ ہوئے پانچ، دو کروڑ سیونگ میں جس سے آٹھ فیصد کے حساب سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار انٹرسٹ ملے گا۔ پچاس ہزار پنشن ہے دو لاکھ دس ہزار۔ دونوں میاں بیوی کے لئے بہت ہے۔ بہت عمدہ۔ باقی تین کروڑ تینوں بچوں کے اکاؤنٹ میں جمع کرا دے گا۔ پیسا کمانے باہر گئے ہیں نا۔ یہاں پیسہ مل جائے تو واپس آ جائیں گے۔ لیکن رہیں گے کہاں؟ ممکن ہے ان کی بیویاں ساتھ نہ رہیں تو چلو ایک پرانے گھر میں رہ لیں گے۔ ایک کروڑ سیونگ میں سے نکال کر دوسرے کو بھی چھوٹا گھر بنا دے گا۔۔۔

تھوڑا سا ہاتھ تنگ ہو جائے گا لیکن کوئی بات نہیں۔ بیٹے ساتھ نہ رہیں، ہوں گے تو اسی شہر میں۔ کبھی ایک کے گھر چلے گئے، کبھی دوسرے کے۔۔۔ دس کروڑ کی بات ہے۔ کچھ لوگوں کے لئے تو یہ دس ہزار کے برابر بھی نہیں۔

دس کروڑ کا خواب اب بھوت کی طرح اسے چمٹ گیا تھا۔ اٹھتے بیٹھتے سوچتا کہ یہ دس کروڑ کہاں سے مل سکتے ہیں۔ کوئی لاٹری، کوئی انعام لیکن اتنا بڑا انعام تو ہوتا ہی نہیں۔ سڑک پر پڑا بریف کیس۔ اب تو ڈالروں کا زمانہ ہے۔ دس کروڑ کے لئے زیادہ جگہ درکار بھی نہیں۔

صبح شام خواب۔۔۔ خزانے کا خواب

چھوٹے بیٹے کا فون آیا۔۔۔ "ویزے اور ٹکٹ بھیج رہا ہوں، مہینے بھر کے لئے آ جائیں۔"

زندگی میں پہلی بار باہر نکلنا ہوا تھا۔۔۔ یہ دنیا ہی اور تھی، ہر وقت چکاچوند، گلیمر۔ مہینہ تو پتہ ہی نہیں چلا کیسے گزرا۔ جس دن انہوں نے واپس جانا تھا۔ بیٹے نے کھانے کی میز پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "ابو اب آپ کا اسٹی میٹ کیا ہے۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ "دس کروڑ"

سب ہنسنے لگے، وہ بھی کھسیانا سا ان میں شامل ہو گیا۔

ایئر پورٹ پر بیٹا، اس کی بیوی اور دونوں بچے انہیں چھوڑنے آئے۔

جہاز میں بیٹھتے ہوئے عجیب سی اداسی تھی، بیوی بھی چپ تھی۔ یہ دن کتنے مزے کے تھے، اس نے سوچا، ہر ہفتے بیٹا انہیں کھانا کھلانے باہر لے جاتا تھا، کیا مزے مزے کے کھانے تھے اور سلاد، واہ! اس کی بات ہی نہیں۔

جہاز فضا میں بلند ہوا۔ سات آٹھ گھنٹوں کا سفر تھا۔ ابھی آدھا راستہ ہی طے ہوا تھا کہ جھٹکے لگنے لگے۔ کپتان نے ایمرجنسی کا اعلان کیا تو مسافروں کے منہ سے کلمے کا ورد ہونے لگا۔ بیوی ڈر کر اس کے ساتھ لگ گئی۔ اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ "چلو آخری لمحے میں بھی ساتھ ہیں، تم نے ساری زندگی میرا بہت خیال رکھا ہے۔"

ابھی شائد کچھ کہتا کہ جہاز نے ڈبکی کھائی، ایک دھماکہ اور پھر۔۔۔ سوئم کرنے کے بعد تینوں بہن بھائیوں نے طے کیا کہ وہ ہر سال ان کی برسی پر اکٹھے ہوا کریں گے۔

پہلی برسی پر برسی کے ختم کے رسومات سے فارغ ہو کر تینوں لاؤنج میں بیٹھ گئے۔

بڑے بھائی نے کہا۔۔۔ "سال بھر سے یہ گھر خالی پڑا ہے۔ میں اسے کرائے پر دینے کے حق میں نہیں، کرایہ دار سے کون کرایہ وصول کرے گا اور اگر کوئی ایسا ویسا کرایہ دار آ گیا تو مکان ہی کھا جائے گا تم دونوں اتفاق کرو تو اسے بیچ دیتے ہیں۔"

بہن نے اثبات میں سر ہلایا۔

اس سے پہلے کہ چھوٹا کچھ کہتا، گیٹ کی گھنٹی بجی، بڑا اٹھ کر باہر آیا۔ ٹی سی ایس کے ہرکارے سے لفافہ لے کر وہ اسے کھولتے ہوئے اندر آیا۔

پڑھ کر اس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور کاغذ نیچے جا گرا۔

چھوٹے نے جلدی سے اٹھایا۔ خط فضائی کمپنی سے تھا لکھا تھا۔

"مرحومین کی حادثاتی ایئر انشورنس کے دس کروڑ روپے کے چیک کی وصولی کے قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے فوری طور پر کمپنی کے انشورنس کے شعبے سے رابطہ کیا جائے۔"

☆☆☆

پنجاب میں بھگونت مان حکومت کی الٹی گنتی شروع: سینی

ریاست میں او بی سی برادری سے بی جے پی کو مضبوط کرنے اور اگلی حکومت بنانے کی اپیل

چنڈی گڑھ، (صحافت بیورو): ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے پنجاب میں عام آدمی پارٹی کی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ الٹی گنتی شروع ہو گئی ہے۔ ابوہار میونسپل کارپوریشن انتخابات میں بی جے پی کی زبردست جیت ریاست میں آنے والی تبدیلی کا آغاز ہے۔ اگلے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی پنجاب میں حکومت بنائے گی، اور اس کے بعد ایک بھی منشیات فروش نہیں ملے گا۔ وزیر اعلیٰ سینی ہفتہ کو پنجاب کے ابوہر میں ایک بڑے 'او بی سی مہا سملین' سے خطاب کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ہریانہ کے تعمیرات عامہ کے وزیر مسٹر رنبیر گنگوا، پنجاب بی جے پی کے صدر کیول سنگھ ڈھلون، سابق صدر سنیل جاکھڑ، اور کئی سینئر لیڈر تھے۔ اپنے خطاب میں وزیر اعلیٰ سینی نے پنجاب کی بہادر اور محب وطن سرزمین کو خراج تحسین پیش کیا اور اس کے کسانوں، تاجروں، نوجوانوں اور ماؤں کے تعاون کی تعریف کی۔ انہوں نے موجودہ پنجاب حکومت کی طرف سے شروع کی گئی 'منشیات کے خلاف جنگ' مہم کو مکمل ناکامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ عام آدمی پارٹی کی حکومت صرف خالی نعروں اور اشتہارات میں مصروف ہے۔ انہوں نے پنجاب حکومت کو ہر محاذ پر ناکام قرار دیتے ہوئے کہا کہ اربوں روپے دینے کی اسکیم خواتین کو 1000 روپے دینا محض ایک سیاسی چال ثابت ہوئی ہے جس کے لیے رجسٹریشن بھی شروع نہیں ہوئی۔ انہوں نے پنجاب حکومت پر ابوہار کو سیاسی طور پر نظرانداز کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ میونسپل کارپوریشن کو صرف 5 کروڑ روپے دے کر ابوہر کے لوگوں کی توہین کی گئی ہے، جب کہ ہریانہ حکومت نے اپنے چھوٹے سے چھوٹے گاؤں کو بھی زیادہ فنڈز فراہم کیے ہیں۔ مسٹر سینی نے کہا کہ اے اے پی پارٹی کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ وہ اگلے اسمبلی انتخابات کے بعد پنجاب میں اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے، اس لیے کچھ لوگ پنجاب کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے عام آدمی پارٹی کو ڈاکوؤں کا ٹولہ قرار دیا اور کہا کہ ان کے لیڈر کیجریوال نے بھی ایمانداری کا نقاب کھو دیا ہے۔ انہوں نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار بھگونت سنگھ مان کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں مان نے پانچ سالوں میں پنجاب میں 65,000 نوکریاں پیدا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس پر مسٹر سینی نے کہا کہ ہریانہ حکومت نے صرف پچھلے ایک سال میں ریاست کے نوجوانوں کے لیے 55,000 نوکریاں پہلے ہی پیدا کی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ہریانہ حکومت کی طرف سے لاگو کی گئی اسکیموں کے بارے میں تفصیلی جانکاری فراہم کی اور کہا کہ اگر پنجاب کے عوام نے بھی اسمبلی انتخابات میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی پالیسیوں پر اعتماد ظاہر کیا تو ان تمام اسکیموں کو پنجاب میں بھی نافذ کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسانوں کی فصلوں کو ایم ایس پی پر خرید کر، فصلوں کے نقصان کا مناسب معاوضہ فراہم کر کے اور صنعت کاروں کو اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے لیے سازگار ماحول فراہم کر کے پنجاب کو ملک کی نمبر ون ریاست بنایا جائے گا۔ ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے مزید کہا کہ جب سے وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کی باگ ڈور سنبھالی ہے، سماجی انصاف کو صرف ایک نعرے کے طور پر نہیں، بلکہ ایک پالیسی اور عزم دونوں کے طور پر نافذ کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم خود او بی سی برادری سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے ہمیشہ معاشرے کے محروم، پسماندہ اور غریب طبقات کو مرکزی دھارے میں لانے کے لیے کام کیا ہے۔

کھیتوں، کسانوں اور گاؤں سے ہو کر گزرتا ہے ترقی یافتہ ملک بنانے کا سفر

روایتی علم اور جدید ٹیکنالوجی کے موثر تال میل کے ذریعے ہندوستان عالمی زرعی قیادت کے طور پر ابھرنے کی صلاحیت رکھتا ہے: اوم برلا

نئی دہلی، (پریس ریلیز): لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے ہفتہ کو کہا کہ سال 2047 تک ہندوستان کو ترقی یافتہ ملک بنانے کا سفر اس کے کھیتوں، کسانوں اور گاؤں سے ہو کر گزرتا ہے۔ مسٹر برلا نے 'وکست بھارت 2047 کے لیے پائیدار زراعت: روایت، ٹیکنالوجی اور ٹھوس نتائج' کے موضوع پر منعقدہ دو روزہ قومی کانفرنس کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پائیدار زراعت، اختراع اور تحقیق 'وکست بھارت 2047' کے عزم کو پورا کرنے کے اہم ستون ہیں۔ روایتی علم اور جدید ٹیکنالوجی کے موثر تال میل کے ذریعے ہندوستان عالمی زرعی قیادت کے طور پر ابھرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں زراعت صرف اقتصادی سرگرمی نہیں، بلکہ ملک کی ثقافت، تہذیب اور فلسفہ حیات کا اٹوٹ حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ غذائی تحفظ کو یقینی بنانے، دیہی خوشحالی کو فروغ دینے، سماجی ہم آہنگی کو مضبوط کرنے اور ہمہ جہت ترقی کو رفتار دینے میں زراعت کا مرکزی کردار ہے۔

انہوں نے زور دیا کہ ہندوستان کے گاؤں اس کی اصل طاقت ہیں اور کسان ملک کی معیشت کے ساتھ ساتھ سماجی ڈھانچے کے بھی بنیادی ستون ہیں۔ آب و ہوا کی تبدیلی اور عالمی حالات میں ہونے والی تیز تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ موجودہ وقت میں سائنس پر مبنی، تحقیق پر مبنی اور اختراع پر مرکوز زراعت کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روایتی زرعی علم اور جدید ترین ٹیکنالوجیز کا تال میل ہی ایسے زرعی ایکو سسٹم کی تخلیق کر سکتا ہے جو پائیدار، نفع بخش اور مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو۔ مسٹر برلا نے زرعی یونیورسٹیوں، تحقیقاتی اداروں، سائنسدانوں اور موجدوں کو ہندوستان کے زرعی مستقبل کا اہم اثاثہ بتاتے ہوئے کہا کہ ڈرون، مصنوعی ذہانت (اے آئی)، ڈیٹا اینالیسس اور ڈیجیٹل کھیتی جیسی جدید ٹیکنالوجیز زراعت کو زیادہ درست، موثر اور پیداواری بنا رہی ہیں۔ انہوں دیہی ترقی کو نئی رفتار دینے اور کسانوں کی آمدنی اور روزگار میں بہتری کے لیے زراعت پر مبنی صنعتوں، فوڈ پروسیسنگ یونٹس اور زرعی اسٹارٹ اپس کی توسیع پر بھی زور دیا۔

اندور: ہاسٹل کے کھانے میں کیڑے مکوڑے اور سگریٹ کے بٹوں کا الزام، کئی طالبات بیمار، کلکٹر نے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا ہے۔

ڈاکٹر پی ایل گوتم زرعی حیاتیاتی تنوع سے متعلق ماہر کمیٹی کے چیئرمین مقرر

نئی دہلی: (یو این آئی) قومی حیاتیاتی تنوع اتھارٹی (این بی اے) نے زرعی حیاتیاتی تنوع سے متعلق ماہر کمیٹی کو ایک سال کے لیے ازسرنو تشکیل دیتے ہوئے نامور زرعی سائنسدان پدم شری ڈاکٹر پی ایل گوتم کو اس کا چیئرمین مقرر کیا ہے۔ اتھارٹی نے ہفتہ کو یہ معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹر گوتم قومی حیاتیاتی تنوع اتھارٹی اور پودوں کی اقسام کے تحفظ اور کسانوں کے حقوق کی اتھارٹی (پی پی وی ایف آر اے) میں چیئرمین کے طور پر کام کر چکے ہیں۔ زرعی سائنس کے شعبے میں نمایاں خدمات کے لیے انہیں پدم شری سے نوازا جا چکا ہے۔ اب وہ پی وی ایف آر اے کے چیئرمین کمیٹی کے شریک چیئرمین کے طور پر بھی اپنی خدمات دیں گے۔ سرکاری معلومات کے مطابق 2005 سے این بی اے کی اہم مشاورتی تنظیم ہے اور یہ کمیٹی زرعی جینیاتی وسائل سے وابستہ ابھرتے ہوئے مسائل پر ماہرانہ سفارشات دیتی رہی ہے۔ کمیٹی نے خوراک اور زراعت کے لیے پودوں کے جینیاتی وسائل پر بین الاقوامی معاہدے (آئی ٹی پی جی آر ایف اے)، فصلوں کے بیجوں اور جانوروں کے ایمبریو کی برآمد سے متعلق رسائی اور فائدے کے اشتراک کے مسائل اور روایتی پودوں کی افزائش کی سرگرمیوں جیسے موضوعات پر اہم تجاویز دی ہیں۔ ازسرنو تشکیل دی گئی کمیٹی میں وزارت زراعت اور کسانوں کی بہبود، انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر)، نیشنل بیورو آف پلانٹ، اینیمل اینڈ فش جینیٹک ریسورسز، تمل ناڈو ایگریکلچرل یونیورسٹی، نیشنل انوویشن فاؤنڈیشن اور فلسار (این اے ایل ایس اے آر) یونیورسٹی آف لاسیمت مختلف اداروں کے ماہرین شامل ہیں۔ کمیٹی بیج کے شعبے سے وابستہ مسائل کا جائزہ لینے، حیاتیاتی وسائل سے متعلق بین الاقوامی تعاون پر مبنی تحقیق کے رہنما خطوط کا معائنہ کرنے اور خطرے سے دوچار دیسی فصلوں کی اقسام اور لائیو اسٹاک (مویشیوں) کی نسلوں کے تحفظ اور ان کے پائیدار استعمال کے لیے اقدامات تجویز کرے گی۔

ممتا نے پولیس پر ابھیشیک کے گھر کا تالا توڑ کر تلاشی لینے کا الزام لگایا

کولکاتہ: (یو این آئی) سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ہفتہ کے روز الزام لگایا کہ پولیس نے ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کے کالی گھاٹ واقع رہائش گاہ کا تالا توڑ کر گھر کی تلاشی لی۔ رہائش گاہ کے باہر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے محترمہ بنرجی نے کہا کہ پولیس نے تالا توڑا اور پورے گھر کی تلاشی لی۔ عدالت کی ہدایات کے باوجود وہ اندر داخل ہوئے اور چھاپہ ماری کی۔ ہم اس کارروائی کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ یہ الزام تب سامنے آیا، جب ہفتہ کی صبح سویرے ریاستی اور کولکاتہ پولیس کے جوانوں کی ایک بڑی ٹکڑی کالی گھاٹ کے پٹواپاڑہ میں مسٹر بنرجی کی رہائش گاہ پر پہنچی۔ کافی دیر تک اندر موجود لوگوں کو آواز دینے کے بعد پولیس تالا توڑ کر احاطے میں داخل ہو گئی اور بڑے پیمانے پر تلاشی مہم چلائی۔ اس کارروائی

کے دوران رہائش گاہ کے باہر مرکزی مسلح افواج کے جوانوں کو تعینات کیا گیا تھا۔ مقامی ذرائع کے مطابق، پولیس کی ٹیم صبح تین بجے کے فوراً بعد پہنچی تھی اور ان کے ساتھ مرکزی فورس بھی موجود تھی۔ اس کارروائی کی اطلاع ملنے کے بعد محترمہ بنرجی فوراً موقع پر پہنچیں۔ پولیس اہلکار صبح آٹھ بجے کے فوراً بعد وہاں سے نکلنے سے پہلے تقریباً پانچ گھنٹے تک رہائش گاہ کے اندر رہے۔ افسران کے جانے کے بعد سابق وزیر اعلیٰ بھی علاقے سے روانہ ہو گئیں۔ گھر سے باہر آنے کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر بنرجی نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے تالا توڑا، گھر میں داخل ہوئے اور ہر کونے کی تلاشی لی۔ سب کچھ ریکارڈ کر لیا گیا ہے۔ یہ تلاشی کس خاص معاملے کے سلسلے میں لی گئی ہے، اس کا سرکاری طور پر ابھی تک انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے اس سے پہلے جانچ میں تعاون کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے ان کے خلاف دو ہفتے تک کوئی تادیبی کارروائی نہیں کرنے کا حکم دیا تھا۔

این سی ایل ٹی نے سراج العلوم کیلئے عبوری لیکویڈیٹر مقرر کر دیا، اثاثے منجمد

سری نگر: (یو این آئی) نیشنل کمپنی لا ٹریبونل (این سی ایل ٹی) نے سراج العلوم ویلفیئر فاؤنڈیشن کے لیے ایک عبوری لیکویڈیٹر مقرر کرتے ہوئے ادارے کو اپنے اثاثے فروخت یا منتقل کرنے سے روک دیا ہے۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ بادی النظر میں ایسے شواہد موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ادارے کو "ہندوستان کی خودمختاری، سلامتی اور سالمیت کے لیے نقصان دہ سرگرمیوں" کے لیے استعمال کیا گیا۔ این سی ایل ٹی کی چنڈی گڑھ بنچ نے 11 جون کو یہ حکم رجسٹرار آف کمپنیز (آر او سی)، جموں و کشمیر اور لداخ کی جانب سے کمپنیز ایکٹ کی دفعات 271 اور 272 کے تحت دائر درخواست پر جاری کیا، جس میں سیکشن 8 کمپنی کو تحلیل کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔ ٹریبونل نے حکم دیا کہ جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ سے منسلک سرکاری لیکویڈیٹر فوری طور پر کمپنی کے معاملات، اثاثوں، بینک کھاتوں، مالیاتی ریکارڈ اور دستاویزات کا کنٹرول سنبھالے، جب تک مزید کارروائی مکمل نہیں ہو جاتی۔ ٹریبونل نے کمپنی کے ڈائریکٹروں اور عہدیداروں کو 30 دن کے اندر اثاثوں اور واجبات کی تفصیلی رپورٹ جمع کرانے کی ہدایت بھی دی ہے۔ یہ کارروائی جموں و کشمیر انتظامیہ کی جانب سے حال ہی میں سراج العلوم کو غیر قانونی تنظیم قرار دینے کے بعد کی گئی ہے۔ غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے قانون (یو اے پی اے) کے تحت کارروائی کا سامنا کرنے والا یہ جموں و کشمیر کا پہلا دینی مدرسہ ہے۔ حکام کا الزام ہے کہ ادارے کے کالعدم جماعت اسلامی کے ساتھ خفیہ روابط تھے، جبکہ اس پر قانونی، انتظامی اور مالی بے ضابطگیوں اور انتہا پسندی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کے الزامات بھی عائد کیے گئے ہیں۔

جھارکھنڈ کے ضلع پلاموں میں سڑک حادثہ

چار افراد ہلاک، ایک شدید زخمی

میدنی نگر: (یو این آئی) جھارکھنڈ کے ضلع پلاموں میں اتر پردیش کے کچھوچھا شریف سے واپس لوٹنے والے میدنی نگر کے عقیدت مندوں کی کار کو ایک ٹرک نے زبردست ٹکر مار دی، جس میں چار افراد کی موت ہو گئی اور ایک زخمی ہو گیا۔ یہ واقعہ کوتوالی تھانہ علاقہ کے دیوگاؤں کے علاقے میں پیش آیا۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ چاروں افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ وہیں چوڑیاں فروخت کرنے والے اجمل زخمی ہیں اور ان کا علاج چل رہا ہے۔ ڈرائیور کی شناخت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حادثے کے بعد سے متوفین کے گھروں میں کہرام مچا ہوا ہے۔ لاشوں کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ پوسٹ مارٹم کے بعد تمام لاشیں لائی جائیں گی۔ اطلاع کے مطابق حافظ رزاق، کیش، سہراب رائیں، اجمل اور گاڑی کا ڈرائیور جمعہ کے روز ایک کار سے بہار کے ڈیہری میں شادی کی تقریب میں شامل ہونے کے لیے گئے تھے۔ شادی میں شرکت کے بعد سبھی لوگ وہاں سے نکل کر کچھوچھا شریف گئے تھے۔ رات ساڑھے بارہ بجے جب وہ واپس لوٹ رہے تھے، اسی دوران کوتوالی تھانہ علاقہ کے دیوگاؤں علاقے میں ان کی کار کو ایک ٹرک نے ٹکر مار دی۔ واقعہ کے بعد موقع پر راحت اور بچاؤ کا کام چلایا گیا۔ سبھی کو گاڑی سے نکالا گیا، لیکن چار افراد مردہ پائے گئے۔ ایک زخمی کو علاج کے لیے بھیجا گیا۔ تمام لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے لے جایا گیا ہے۔

اے جی ٹی ایف نے بٹھنڈہ میں دو ملزمان کو گرفتار کیا، دو دیسی پستول، کارتوس برآمد

بٹھنڈہ: (یو این آئی) پنجاب پولیس کی اینٹی گینگسٹر ٹاسک فورس (اے جی ٹی ایف) نے منظم جرائم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے بٹھنڈہ میں دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان کے قبضے سے دو دیسی 32 بور پستول اور پانچ زندہ کارتوس برآمد کیے گئے ہیں۔ پولیس ڈائریکٹر جنرل گورو یادو نے ہفتہ کو بتایا کہ ابتدائی جانچ میں سامنے آیا ہے کہ دونوں ملزمان فیروز پور علاقے میں سرگرم ایک جیل میں بند گینگسٹر کے ذریعے چلائے جانے والے مجرمانہ نیٹ ورک سے جڑے ہوئے ہیں۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان کا مجرمانہ ریکارڈ رہا ہے اور وہ قتل کی کوشش اور آرمز ایکٹ سے متعلق کئی معاملات میں شامل رہے ہیں۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف تھانہ سول لائنز، بٹھنڈہ میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تفتیشی ایجنسیاں اب اس مجرمانہ نیٹ ورک کے آگے پیچھے کے روابط کی جانچ کر رہی ہیں، تاکہ اس سے جڑے دیگر ارکان اور ساتھیوں کی شناخت کی جا سکے۔ ڈی جی پی یادو نے کہا کہ ریاست میں منظم جرائم اور گینگسٹر نیٹ ورک کے خلاف مہم مسلسل جاری رہے گی۔ پولیس کا مقصد ایسے مجرمانہ گروہوں کو پوری طرح ختم کر کے ریاست میں امن، سیکورٹی اور قانون و انتظام کو مضبوط بنانا ہے۔ پولیس افسران کے مطابق معاملے کی گہرائی جانچ جاری ہے اور آئندہ دنوں اس نیٹ ورک سے جڑے دیگر لوگوں کے خلاف بھی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

شمالی کشمیر میں لائن آف کنٹرول کے قریب

پی او جے کے کا 19 سالہ نوجوان گرفتار

سری نگر: (یو این آئی) حکام نے ہفتہ کو بتایا کہ پاکستان کے زیر انتظام جموں و کشمیر (پی او جے کے) کے 19 سالہ رہائشی کو شمالی کشمیر کے ضلع کپواڑہ کے کرناہ سیکٹر میں لائن آف کنٹرول (ایل او سی) عبور کرنے کے بعد حراست میں لے لیا گیا۔ گرفتار نوجوان کی شناخت اسد خان کے نام سے ہوئی ہے، جو پی او جے کے کے شہر مظفرآباد کا رہائشی ہے۔ حکام کے مطابق نوجوان کو سب سے پہلے مقامی لوگوں نے اس وقت دیکھا جب وہ ایل او سی عبور کر کے اس جانب پہنچا۔ حکام نے بتایا کہ سیکورٹی ایجنسیاں نوجوان سے پوچھ گچھ کر رہی ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ وہ سخت نگرانی والی سرحد کس صورتحال میں عبور کر کے آیا۔ واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے سری نگر میں قائم چنار کور پس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ گرفتاری فوج اور جموں و کشمیر پولس کے مشترکہ آپریشن کے دوران عمل میں آئی۔ فوج کے مطابق، "مخصوص خفیہ اطلاع کی بنیاد پر چنار واریئرز نے جموں و کشمیر پولیس کے ساتھ مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے 12 جون 2026 کو کپواڑہ کے سری گاؤں کے قریب ایک پاکستانی شہری کو گرفتار کیا، جس نے مشتبہ حالات میں لائن آف کنٹرول عبور کی تھی۔ چنار واریئرز اور جموں و کشمیر پولیس کی مستعد مشترکہ ٹیم نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اس شخص کو روک لیا اور کسی بھی ممکنہ سیکورٹی خطرے کو ٹال دیا۔" پوسٹ میں مزید کہا گیا کہ "گرفتار کیے گئے درانداز سے فی الحال تفتیش جاری ہے۔"

علمِ بی بی مبارک کی سواری کے لئے ہاتھی کی منظوری پر میر فراست علی باقری کا حکومت تلنگانہ سے اظہارِ تشکر

حیدرآباد، (پریس ریلیز): سینئر بی جے پی رہنما میر فراست علی باقری نے 10 محرم 27 جون 2026 کو یوم عاشورہ کے موقع پر الاوہ بی بی مبارک دبیر پورہ سے برآمد ہونے والے تاریخی جلوس سواری علم بی بی مبارک کے لیے ہاتھی کی فراہمی کی منظوری پر مرکزی وزیر برائے کوئلہ و کانکنی جی کشن ریڈی اور حکومتِ تلنگانہ سے دلی تشکر کا اظہار کیا ہے۔ میر فراست علی باقری کی جانب سے علم بی بی مبارک کے مذہبی اور تاریخی جلوس کے لیے ہاتھی فراہم کرنے کی درخواست پیش کی گئی تھی جسے بعد ازاں مرکزی وزیر جی کشن ریڈی نے خصوصی ترجیح سفارش کے طور پر متعلقہ حکام کو ارسال کیا۔ درخواست پر فوری کارروائی کرتے ہوئے حکومتِ تلنگانہ کے محکمہ ماحولیات، جنگلات، سائنس و ٹیکنالوجی نے پرنسپل چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ اور چیف وائلڈ لائف وارڈن کے دفتر کو کیپٹو ایلیفینٹ (ٹرانسفر یا ٹرانسپورٹ) رولز 2024 کے تحت ضروری کارروائی شروع کرنے کی ہدایت جاری کی۔

میر فراست علی باقری نے محکمہ ماحولیات، جنگلات، سائنس و ٹیکنالوجی کے پرنسپل سکریٹری احمد ندیم، آئی اے ایس اور چیف وائلڈ لائف وارڈن و پرنسپل چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ (وائلڈ لائف) ڈاکٹر ونئے کمار، آئی ایف ایس کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان افسران نے قدیم مذہبی روایت کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ جنگلی حیات کے تحفظ سے متعلق قوانین اور ضابطوں کی مکمل پاسداری کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ میر فراست علی باقری نے کہا کہ یہ منظوری حکومت کے اس عزم کی عکاسی کرتی ہے کہ حیدرآباد کے عظیم ثقافتی اور مذہبی ورثے کا تحفظ کیا جائے، جبکہ ماحولیاتی اور جنگلی حیات کے تحفظ سے متعلق قوانین پر بھی مکمل عمل درآمد برقرار رکھا جائے۔

انہوں نے جلوس سواری علم بی بی مبارک کے منتظمین، عزاداران اور تمام شرکاء سے اپیل کی کہ وہ متعلقہ حکام کے ساتھ مکمل تعاون کریں اور جلوس کو پُرامن، باوقار اور مقررہ رہنما اصولوں کے مطابق منعقد کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ میر فراست علی باقری نے امید ظاہر کی کہ صدیوں پر محیط تاریخی اہمیت کا حامل جلوس سواری علم بی بی مبارک مستقبل میں بھی مذہبی عقیدت، بھائی چارے، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور حیدرآباد کی عظیم تہذیبی روایات کی علامت بنا رہے گا۔

ہماچل: دیوانشی شرما ایئر فورس میں فلائنگ آفیسر بنیں؛ گورو ٹھاکر اور امیش لیفٹیننٹ منتخب کیے گئے۔

ملک میں مرد۔ خواتین صنفی تناسب بڑھ کر 929 ہوا

نئی دہلی: (یو این آئی) حکومت کی مختلف اسکیموں اور کوششوں سے ملک میں مرد۔ خواتین صنفی تناسب (سیکس ریشو) بڑھ کر 929 ہو گیا ہے۔ حکومت کی اہم پہل بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ، بچیوں کی زندگی کی حفاظت، تحفظ اور بااختیار بنانے کو یقینی بنانے جیسی اسکیموں وغیرہ کی وجہ سے یہ کامیابی ممکن ہو سکی ہے۔ وزارت صحت اور خاندانی بہبود کے ہیلتھ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (ایچ ایم آئی ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق، قومی سطح پر پیدائش کے وقت صنفی تناسب (ایس آر بی) 2014-15 میں 918 سے بڑھ کر 2024-25 میں 929 ہو گیا ہے۔ یہ صنفی انتخاب میں امتیازی سلوک کو روکنے اور ادارہ جاتی زچگی (انسٹی ٹیوشنل ڈلیوری) کو فروغ دینے کی سمت میں کی جانے والی مسلسل کوششوں کو ظاہر کرتا ہے۔ بائیس جنوری 2015 کو شروع کی گئی بی بی بی پی اسکیم، گرتے ہوئے بچوں کے صنفی تناسب اور وسیع پیمانے پر صنف پر مبنی امتیازی سلوک کے جواب میں شروع کی گئی تھی۔

یہ اسکیم وزارت برائے ترقی خواتین و اطفال (ایم ڈبلیو سی ڈی)، وزارت صحت اور خاندانی بہبود (ایم او ایچ ڈبلیو) اور وزارت تعلیم (ایم او ای) کی مشترکہ پہل ہے۔ گزشتہ گیارہ برسوں میں 'بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ' (بی بی بی پی) ایک ٹارگیٹڈ پالیسی اقدام سے آگے بڑھ کر ایک ملک گیر عوامی تحریک بن گیا ہے، جس نے حکومت، میڈیا، سول سوسائٹی اور برادریوں سمیت مختلف شراکت داروں کو فعال طور پر جوڑنے کا کام کیا ہے۔ یہ اقدام بچی کی پیدائش کے وقت اس کے وقار، اس کے تحفظ اور ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم تک اس کی پہنچ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اس کی ہمہ جہت ترقی کے لیے سازگار ماحول کی تخلیق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تعلیم کے شعبے میں، لڑکیوں کی اسکولی تعلیم تک رسائی بڑھانے میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ وزارت تعلیم کے یونیفائیڈ ڈسٹرکٹ انفارمیشن سسٹم فار ایجوکیشن (یو ڈی آئی ایس ای) کے اعداد و شمار کے مطابق، سیکنڈری سطح پر لڑکیوں کا اندراج 2014-15 میں 75.51 فیصد سے بڑھ کر 2024-25 میں 80.2 فیصد ہو گیا ہے، جو بہتر اندراج کی شرح اور آگے کی پڑھائی جاری رکھنے کی شرح کو ظاہر کرتا ہے۔

شہر آئینہ

بیٹی کے خلاف کوئی بھی توہین آمیز تبصرہ قابل قبول نہیں: یوگی

لکھنؤ: (پی این ایس) سی ایم یوگی اعظم گڑھ کے دورہ میں حال ہی میں دیکھ رہا تھا۔ کچھ لوگوں نے سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کی بیٹی کے بارے میں تضحیک آمیز تبصرہ کیا۔ جیسے ہی یہ بات میرے علم میں آئی، میں نے پولس سے کہا کہ اس معاملے میں ایف آئی آر درج کرو۔ بیٹی کے خلاف کوئی بھی توہین آمیز تبصرہ قابل قبول نہیں ہونا چاہیے۔ بیٹی بیٹی ہوتی ہے، اور ہماری ثقافت اور جگہوں سیا لگ ہے۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو یونیورسٹی کیمپس میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انھوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ گاؤں کی بیٹی سب کی بیٹی ہے، گاؤں کی بہن سب کی بہن ہے۔ ہم نے کسی کے ساتھ کوئی امتیاز نہیں کیا، لیکن اکھلیش جی، آپ دوسروں کا پرچار کرتے ہیں، مہربانی کرکے اپنے پیروکاروں کا بھی پرچار کریں کہ آپ اپنے پیروکاروں کو اپنی زبان پر قابو پانے کے لیے ایسی زبان استعمال کرنے سے پہلے سوچیں جو دوسروں کے خلاف زبان استعمال کریں۔ اور بیٹیاں، بزرگوں کی طرف، اور بزرگوں کی طرف، انہیں بھی اس کے بارے میں آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ آج ہمارے پاس بیٹیوں کی تعلیم اور شادی کی اسکیمیں بھی ہیں۔

یہ کام 2017 یا 2014 سے پہلے کیوں نہیں کیا گیا؟ ایکسپریس وے 2017 سے پہلے کیوں نہیں بنی؟ یہ یونیورسٹی پہلے کیوں نہیں بنائی گئی؟ نرسنگ کالج کیوں نہیں بنایا گیا؟ وجہ قوت ارادی کی کمی تھی۔ نوجوانوں کو نوکریاں کیوں نہیں مل سکیں؟ کنیکٹیوٹی کو بہتر کیوں نہیں کیا گیا؟ اگر آس پاس کے علاقوں سے کوئی یہاں سے گورکھپور کا سفر کرتا ہے تو وہ ایک گھنٹے میں گورکھپور، ڈیڑھ سے 1.75 گھنٹے میں وارانسی اور ڈھائی گھنٹے میں لکھنؤ پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے رفتار بڑھانے، ہر غریب کے لیے سر پر چھت، ہر غریب کے گھر میں بیت الخلا، ہر بیٹی کے لیے سیکورٹی، اور ہر تاجر کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کام کیا ہے۔ ہم بلا تفریق سیکورٹی فراہم کریں گے۔ ہم لوگوں کو بغیر کسی امتیاز کے سرکاری اسکیموں سے بھی جوڑیں گے۔ لیکن اگر کوئی کسی غریب کی زمین ہڑپ کرنے کی کوشش کرے، بیٹی کی حفاظت سے سمجھوتہ کرے یا کسی تاجر کے خلاف طاقت کا استعمال کرے تو ہم اس کی ضمانت نہیں دے سکتے۔

یوگی کی وکلاء سے ملاقات
کچہری احاطے کی منتقلی پر غور

وارانسی: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے دورہ کاشی کے دوسرے دن ہفتہ کی صبح سرکٹ ہاؤس میں سینٹرل بار ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور وکلاء سے ملاقات کی۔ اس دوران کچہری کو ضلع ہیڈکوارٹر سے منتقل کر کے سینٹرل جیل کے قریب توسیع دینے پر تفصیلی غور و خوض ہوا۔ بار ایسوسی ایشن کے صدر پریم پرکاش گوتم نے بتایا کہ کچہری کی توسیع اور منتقلی کے بارے میں طویل عرصے سے کوششیں جاری تھیں۔ وکلاء کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس سے بیٹھنے کا انتظام اور بھیڑ کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کر چکا ہے۔ مدعی کی بھیڑ بھی بڑھتی جارہی ہے۔ ساتھ ہی پاس میں سرکٹ ہاؤس ہونے کی وجہ سے اکثر سڑک جام کی صورتحال پیدا ہوجاتی ہے۔

لکھنؤ: ہردوئی روڈ پر تیز ہواؤں کے ساتھ بارش نے موسم بدل دیا۔

غازی آباد اور لکھنؤ سمیت 22 اضلاع میں بارش کا الرٹ جاری
ہفتہ کی صبح بارش سے موسم ہوا خوشگوار، دوپہر تک چلچلاتی دھوپ نے کیا پریشان

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے بیشتر اضلاع میں موسم غیر معمولی ہے۔ پچھلے دو دنوں سے لکھنؤ، نوئیڈا، غازی آباد اور پریاگ راج سمیت کئی علاقوں میں صبح کی تیز ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں۔ تاہم دوپہر تک چلچلاتی دھوپ نے باہر قدم رکھنا محال کر دیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ہفتہ کو مغربی اور مشرقی اتر پردیش کے کئی علاقوں میں بارش، تیز ہوائیں چلیں۔ آئی ایم ڈی نے نوئیڈا، میرٹھ اور غازی آباد سمیت 22 اضلاع کے لیے یلو الرٹ جاری کیا ہے۔ اس دوران 60 سے 80 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کی توقع ہے۔ لکھنؤ، کانپور، ایودھیا، پریاگ راج، گورکھپور اور وارانسی سمیت کئی اضلاع میں بارش اور گرج چمک کی توقع ہے۔ دن کے وقت درجہ حرارت 2 سے 4 ڈگری تک گر سکتا ہے، جس سے گرمی سے کچھ راحت ملے گی۔ کانپور کے لیے ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ دہلی کی سرحد سے متصل مغربی اتر پردیش کے بڑے حصوں میں تیز ہوائیں چلنے کی توقع ہے۔ ان میں میرٹھ، غازی آباد، نوئیڈا، علی گڑھ، متھرا اور آگرہ کے علاقے شامل ہیں۔ محکمہ موسمیات نے ان اضلاع میں تیز آندھی، تیز ہواؤں اور ژالہ باری کی پیش گوئی کی ہے۔ دریں اثنا، جنوب مغربی مانسون تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ مانسون 18 اور 22 جون کے درمیان مشرقی اتر پردیش میں داخل ہوسکتا ہے۔ مانسون وسطی اتر پردیش میں 25 جون تک پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح مانسون مغربی اتر پردیش میں 25 اور 30 جون کے درمیان پہنچے گا۔

اکھلیش یادو نے مہنگائی کو لے کر بی جے پی کو بنایا نشانہ

لکھنؤ: (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے گرتی ہوئی روپے کی قدر اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کے معاملے پر بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا اور مغربی ایشیا کے بحران کے ہندوستانی معیشت پر طویل مدتی اثرات پر تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی حکومت اور بی جے پی سے کبھی بھی درست اعداد و شمار کی امید نہیں کی جاسکتی۔ مہنگائی بڑھ رہی ہے اور روپیہ مسلسل کمزور ہو رہا ہے۔ آج ایک کپ چائے کی قیمت 20 سے 25 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ ہم پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کو قابو میں نہیں رکھ پا رہے۔ اگر مہنگائی اسی طرح بڑھتی رہی تو ہماری معیشت کا کیا حال ہوگا؟ ملک کیسے چلے گا؟ انہوں نے مزید کہا کہ ملک کا واحد مسئلہ بی جے پی ہے، اور یہ مسئلہ اسی وقت حل ہوسکتا ہے جب بی جے پی کو اقتدار سے ہٹایا جائے۔ اکھلیش یادو نے بحری جہازوں پر حملوں کے معاملے میں امریکی ناظم الامور جیسن میکس کو وزارت خارجہ کی جانب سے طلب کیے جانے پر بھی رد عمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ ہندوستانی حکومت کا فیصلہ ہے، لیکن ہماری خارجہ پالیسی بہت کمزور ہے۔ یہ غلطی ایک پیغام کی طرح ہے کہ ہم سخت موقف اختیار کر رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان

امریکہ جیسے ملک کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ہمارے ملک نے امریکہ کے لیے کئی پالیسیوں میں تبدیلیاں کیں، اس کے باوجود ان کی پالیسیوں نے ہمیں مشکلات میں ڈال دیا۔ اکھلیش یادو کا یہ بیان خلیج عمان میں ایک تجارتی ٹینکر پر امریکی فوجی حملے میں تین ہندوستانی ملاحوں کی ہلاکت کے بعد سامنے آیا ہے۔ بدھ کے روز ایم ٹی سیٹی بیلو نامی جہاز پر اس وقت حملہ کیا گیا جب امریکی فوج نے الزام لگایا کہ اس نے ایرانی بندرگاہوں پر عائد بحری ناکہ بندی کی خلاف ورزی کی ہے۔ جہاز پر موجود 24 ہندوستانی عملے کے ارکان میں سے 21 کو بچا لیا گیا، جبکہ بعد میں تین افراد کی موت کی تصدیق کر دی گئی۔

فتح پور میں بہن کو قتل کر کے لاش کنویں میں پھینکنے والا بھائی گرفتار

فتح پور: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فتح پور میں ایک نوجوان نے اپنی بہن کو، جو اپنے محبوب کے ساتھ چلی گئی تھی، گلا گھونٹ کر قتل کر دیا اور اس کی لاش کنویں میں پھینک دی۔ پولیس نے لاش برآمد کر کے ملزم بھائی کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھیمنیو مانگلک نے ہفتہ کے روز بتایا کہ تھریاؤں تھانہ علاقے کے حسوا گاؤں کے جنگل میں واقع ایک کنویں میں صبح کے وقت لوگوں نے ایک نوجوان لڑکی کی لاش دیکھی۔ اطلاع ملتے ہی موقع پر لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ تھریاؤں اور کھاگا کوتوالی کی پولیس فوراً موقع پر پہنچی اور تفتیش شروع کی۔ لاش کی شناخت ہونے کے بعد پولیس مقتولہ کے گھر پہنچی اور اس کے بھائی کو حراست میں لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اعتراف کیا کہ اس کی بہن چند روز قبل اپنے محبوب کے ساتھ فرار ہو کر شادی کر چکی تھی۔ اس پر وہ اس کے پاس گیا اور گھر لے جانے کا بہانہ کر کے راستے میں اس کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا اور لاش کنویں میں پھینک دی۔ پولیس کے مطابق ملزم گجرات میں رہ کر کام کرتا تھا اور دو روز قبل ہی اپنے گھر آیا تھا۔

یو پی میں 200 سیٹوں پر لڑنے کی تیاری میں اویسی کی پارٹی

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش میں 2027 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کو لے کر آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) نے اپنی سیاسی تیاریوں کو تیز کر دیا ہے۔ پارٹی کے سربراہ اسد الدین اویسی 14 جون کو اتر پردیش کے دورے پر ہیں۔ مانا جارہا ہے کہ اے آئی ایم آئی ایم اس دورے کے ساتھ ریاست میں اپنی انتخابی مہم کا باقاعدہ آغاز کرے گی۔ پارٹی ذرائع کے مطابق اے آئی ایم آئی ایم آئندہ اسمبلی انتخابات میں ریاست کی 200 سیٹوں پر امیدوار کھڑا کرنے کی حکمت عملی پر کام کر رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اسد الدین اویسی اتوار کو بہرائچ ضلع کے مٹیرا علاقے میں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ وہاں سے سماج وادی پارٹی کی ماریہ شاہ ایم ایل اے ہیں۔ مٹیرا اسمبلی سیٹ کی تشکیل 2012 میں ہوئی تھی اور تب سے یہ سیٹ مسلسل سماج وادی پارٹی کے پاس ہے۔ اب تک تمام اسمبلی انتخابات میں پارٹی یہ سیٹ جیتتی رہی ہے۔ اس سے قبل اے آئی ایم آئی ایم نے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کے آبائی حلقہ اٹاوہ میں بھی انتخابی سرگرمیاں شروع کی تھیں۔ یہاں پارٹی کارکنوں نے "2027 میں گیم بدل دیں گے" کے بینر کے ساتھ ایک ای رکشہ ریلی نکالی تھی۔

اے آئی ایم آئی ایم اتر پردیش کے صدر شوکت علی نے میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ ان کی پارٹی بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی کے ساتھ اتحاد میں الیکشن لڑنا چاہتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس ریاست میں مسلم اور دلت ووٹوں کا مشترکہ حصہ تقریباً 40 فیصد ہے جو انتخابی مساوات میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ بہار اور مہاراشٹر کی کامیابی کے بعد یوپی میں فوکس: بہار ودھان سبھا انتخابات اور مہاراشٹر باڈی انتخابات میں مثبت نتائج کے بعد اے آئی ایم آئی ایم اب اتر پردیش میں بھی مضبوطی سے انتخابی میدان میں اترنے کی تیاری کر رہی ہے۔ حالانکہ اسمبلی انتخابات میں پارٹی کی کارکردگی ابھی تک توقع کے مطابق نہیں رہی ہے۔ 2017 کے ودھان سبھا انتخابات میں، اے آئی ایم آئی ایم نے 38 سیٹوں پر امیدوار کھڑے کیے، جن میں سے 37 امیدواروں نے اپنی ضمانت ضبط کرلی۔ اسی وقت 2022 کے اسمبلی انتخابات میں پارٹی نے 96 سیٹوں پر انتخاب لڑا لیکن اسے صرف 0.43 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ اس کے باوجود پارٹی کو بلدیاتی انتخابات میں کچھ کامیابی ملی ہے۔ 2017 کے باڈی انتخابات میں اے آئی ایم آئی ایم نے 78 امیدوار کھڑے کئے جن میں سے 29 امیدوار کامیاب ہوئے۔ ساتھ ہی، 2023 کے میونسپل الیکشن میں پارٹی نے میونسپل کونسل کی پانچ سیٹیں جیتیں اور 75 کارپوریٹر بھی منتخب ہوئے۔

انتخابات کی تیاری میں مصروف بی ایس پی
ایودھیا اور اکبر پور میں 23-22 جون کو بڑی عوامی ریلیاں

لکھنؤ: (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی نے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے لیے کمر کس لی ہے۔ پارٹی اپنے مضبوط علاقوں ایودھیا اور اکبر پور سے انتخابی مہم کا آغاز کرنے جارہی ہے۔ ذرائع کے مطابق بی ایس پی 22 اور 23 جون کو ان دونوں اضلاع میں بڑی عوامی ریلیاں منعقد کرے گی۔ منصوبے کے مطابق 22 جون کو ایودھیا اور 23 جون کو اکبر پور میں جلسہ عام ہوگا۔ ان جلسوں سے ریاستی صدر وشوناتھ پال سمیت پارٹی کے دیگر سینئر رہنما خطاب کریں گے۔ دونوں پروگراموں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ پارٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ ان پروگراموں میں سینئر عہدیداران بھی موجود رہیں گے۔ جن رہنماؤں کو مختلف اسمبلی نشستوں کی ذمہ داری دی گئی ہے، انہیں اسٹیج سے امیدوار کے طور پر خطاب کا موقع دیا جائے گا، تاکہ کارکنوں اور عوام کو ممکنہ امیدواروں کی براہ راست پہچان ہو سکے۔ بی ایس پی ان جلسوں کے دوران بعض دیگر جماعتوں کے رہنماؤں کو اپنی پارٹی میں شامل کرنے کی تیاری بھی کر رہی ہے۔

ذرائع کے مطابق اسٹیج سے نئے شامل ہونے والے رہنماؤں کا استقبال اور اعلان بھی کیا جائے گا تاکہ انتخابات سے قبل تنظیم کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ وشوناتھ پال کی ایودھیا اور اکبر پور میں اچھی سیاسی پکڑ سمجھی جاتی ہے۔ گزشتہ چند مہینوں کے دوران بی ایس پی نے ان اضلاع میں کئی بڑے پروگرام منعقد کیے ہیں، جن کے ذریعے ہزاروں افراد کو پارٹی سے جوڑا گیا ہے۔ پارٹی رہنماؤں کا ماننا ہے کہ ان علاقوں سے مہم کا آغاز کرنے سے کارکنوں میں جوش پیدا ہوگا اور پیغام بوتھ سطح تک پہنچے گا۔

قیدی سے مار پیٹ معاملہ میں ڈپٹی جیلر اور ہیڈ وارڈن معطل

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کی کانپور جیل میں سیکورٹی اور نظم و ضبط کو لے کر ایک انتہائی چونکا دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ جیل کے احاطے میں قیدی کے ساتھ مار پیٹ اور بدتمیزی کے سنگین الزامات پر ڈپٹی جیلر اور ہیڈ وارڈر کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر ڈی جی جیل پریم چندر مینا نے دونوں افسران کے خلاف یہ کارروائی کی ہے۔ جیل سپرنٹنڈنٹ راجیش کمار پانڈے کے مطابق متاثرہ قیدی سراج کو گزشتہ ماہ انتظامی وجوہات کی بنا پر فتح پور ضلع جیل سے کانپور جیل منتقل کیا گیا تھا۔ ملازمین نے کھولی پول: اطلاع کے مطابق بدھ کے روز ڈپٹی جیلر راجندر کمار مشرا اور ہیڈ وارڈن شیام کشور تیواری (ترپاٹھی) نے قیدی سراج کے ساتھ نہ صرف بدسلوکی کی بلکہ اس کے ساتھ وحشیانہ حملہ بھی کیا۔ اس پورے واقعے کو دبانے اور چھپانے کی کوشش کی گئی لیکن جیل سپرنٹنڈنٹ کو جیل کے دیگر اہلکاروں کے ذریعے اس کی اطلاع ہوگئی۔ انہوں نے بلا تاخیر پورے معاملے کی اندرونی تحقیقات کا حکم دیا۔ معطلی کے ساتھ محکمانہ تحقیقات کا حکم: جیل سپرنٹنڈنٹ نے واضح کیا کہ ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ میں دونوں افسران کے خلاف الزامات بالکل درست پائے گئے۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر ڈی جی جیل نے ڈپٹی جیلر اور ہیڈ وارڈن کی معطلی کی مہر لگائی ہے۔ معطلی کی مدت کے دوران دونوں اہلکاروں کو ضابطہ کے مطابق ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سے منسلک رکھا جائے گا۔ انتظامیہ نے اس معاملہ کو بہت سنجیدگی سے لیا ہے۔ جیل انتظامیہ کی جانب سے واضح کیا گیا ہے کہ ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے اہلکاروں کی اس قسم کی ہراسانی اور غفلت کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائے گی۔ معاملے کی مکمل جانچ کے لیے محکمانہ تحقیقات بھی شروع کر دی گئی ہیں اور اس سلسلے میں ایک تفصیلی رپورٹ فتح پور جیل انتظامیہ کو بھی بھیجی جا رہی ہے۔

لکھنؤ: راجاجی پورم پتھر کٹہ مسجد کے قریب ایک درخت کے گرنے سے چار پہیہ گاڑی کو نقصان پہنچا

منشیات کی اسمگلنگ کے الزام میں دو غیر ملکی شہری گرفتار

گریٹر نوئیڈا: (یو این آئی) اتر پردیش میں گریٹر نوئیڈا پولیس نے منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ایکو ٹیک فرسٹ تھانہ علاقے سے دو غیر ملکی شہریوں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے 39.27 گرام ممنوعہ منشیات ایم ڈی ایم اے/میتھ ایمفیٹامین، ایک اسکوٹی اور ایک الیکٹرانک ترازو برآمد کیا ہے۔ برآمد شدہ منشیات کی بین الاقوامی بازار میں مالیت تقریباً تین سے چار لاکھ روپے بتائی جارہی ہے۔ پولیس کے مطابق جمعہ کے روز ایکو ٹیک فرسٹ تھانہ پولیس نے مقامی انٹیلی جنس اور خفیہ اطلاع کی بنیاد پر خصوصی مہم چلائی۔ کارروائی کے دوران صنعتی علاقے میں واقع شمشان گھاٹ کٹ کے قریب سے نائجیریا سے تعلق رکھنے والے دو افراد کو گرفتار کیا گیا۔ تلاشی کے دوران ان کے پاس سے 39.27 گرام ایم ڈی ایم اے/میتھ ایمفیٹامین، منشیات کی ترسیل میں استعمال ہونے والی ایک اسکوٹی اور ایک الیکٹرانک ترازو برآمد ہوا۔

بین الاقوامی نشانے باز جسپال رانا کی آخری رسومات کاشی میں ادا کی جائیں گی

وارانسی: (یو این آئی) اولمپین اور ہندوستان کے سابق بین الاقوامی نشانے باز جسپال رانا کی آخری رسومات کاشی میں ادا کی جائیں گی۔ ان کے انتقال سے کھیلوں کی دنیا میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ارجن ایوارڈ، پدم شری اور درونا چاریہ ایوارڈ سے سرفراز جسپال رانا دوران علاج انتقال کر گئے۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق ان کا جسد خاکی ہفتہ کے روز ہوائی جہاز کے ذریعے وارانسی لایا گیا۔ ان کی آخری رسومات کاشی کے منیکرنیکا گھاٹ پر ادا کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ ذرائع کے مطابق جسپال رانا نے اپنی زندگی میں خواہش ظاہر کی تھی کہ ان کی آخری رسومات منیکرنیکا گھاٹ پر انجام دی جائیں۔ اسی خواہش کے مطابق اہل خانہ تدفین اور آخری رسومات کی کارروائی مکمل کر رہے ہیں۔ جسپال رانا ہندوستانی نشانے بازی کے اُن ممتاز کھلاڑیوں میں شمار ہوتے تھے جنہوں نے بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن کیا۔ انہوں نے اپنے کھیل کے دوران متعدد قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں اور بعدازاں کوچ کی حیثیت سے بھی ہندوستانی نشانے بازی کو نئی سمت دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے انتقال کی خبر سے کھیلوں کے شائقین، کھلاڑیوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد میں گہرے رنج و غم کی فضا ہے۔ توقع ہے کہ آخری رسومات کے موقع پر کھیل اور انتظامی شعبوں سے وابستہ متعدد شخصیات موجود رہیں گی۔

ہاسٹل کی عمارت سے کود کر لڑکی کی خودکشی، جانچ شروع

گریٹر نوئیڈا: (یو این آئی) اتر پردیش کے گریٹر نوئیڈا کے نالج پارک تھانہ علاقے میں واقع ایک گرلز ہاسٹل میں ہفتہ کو ایک دردناک واقعہ پیش آیا، جہاں ایک 19 سالہ لڑکی نے مبینہ طور پر ہاسٹل کی عمارت سے کود کر اپنی جان دے دی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور شدید زخمی لڑکی کو فوری طور پر علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پنچ نامہ بھرنے کی کارروائی مکمل کر لی ہے اور پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور جانچ میں سامنے آنے والے حقائق کی بنیاد پر آگے کی کارروائی کی جائے گی۔ متوفیہ کا نام پارول ہے۔

اعظم گڑھ-وارانسی ہائی وے پر ٹریلر اور کار میں تصادم، چار افراد کی موت

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے اعظم گڑھ-وارانسی قومی شاہراہ پر ایک دل دہلا دینے والا سڑک حادثہ سامنے آیا ہے۔ دیوگاؤں کوتوالی حلقہ کے بڑیہہ موڑ کے قریب ایک تیز رفتار ٹریلر اور ارٹیگا کار کے درمیان سیدھی ٹکر ہوگئی۔ یہ ٹکراتی زبردست تھی کہ کار سوار چار لوگوں کی جائے حادثہ پر ہی موت ہوگئی۔ جبکہ ایک دیگر نوجوان شدید طور سے زخمی ہو گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق تصادم کے بعد ارٹیگا کار ملبے کا ڈھیر بن گئی اور اس میں سوار افراد اندر پھنس گئے۔ حادثہ کے بعد موقع پر لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوگئی۔ اطلاع پر مقامی شہریوں کی اطلاع پر پولیس موقع پر پہنچی اور کافی کوشش کے بعد کار میں پھنسے افراد کو باہر نکالا۔ سبھی کو فوری طور پر لال گنج اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے چار کو مردہ قرار دے دیا۔ ساتھ ہی شدید طور پر زخمی اجمل عالم کو ابتدائی علاج کے بعد بہتر علاج کے لئے ہائر سینٹر ریفر کر دیا گیا ہے۔ پولیس افسران کے مطابق حادثے کا شکار ہونے والے تمام افراد جھارکھنڈ کے پلامو ضلع کے مدنی نگر (ڈالٹن گنج) علاقے کے تحت آنے والے موہنیا گاؤں کے باشندہ تھے۔ اس المناک حادثہ سے جاں بحق افراد کے اہل خانہ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔

پولیس نے چاروں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کیلئے بھجوا دیا ہے اور حادثے کی اصل وجہ جاننے کے لیے تفتیش شروع کر دی ہے۔ دوسری جانب وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے اس دردناک حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مقامی انتظامیہ کو سخت ہدایات جاری کی ہے کہ وہ موقع پر پہنچ کر امدادی کاموں میں تیزی لائیں اور زخمی مریض کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرائیں۔

دہلی-وارانسی بلٹ ٹرین اسٹیشنوں کو لے کر شروع ہوا منتھن

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں بلٹ ٹرین اسٹیشن کہاں بنے گا اس حوالے سے چرچا تیز ہوگئی ہے۔ چار مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے، اور ان میں سے ایک جگہ کو حتمی شکل دی جائے گی۔ مرکزی حکومت نے دہلی سے وارانسی تک بلٹ ٹرین کے روٹ کو حتمی شکل دے دی ہے۔ ڈی پی آر کے مطابق بلٹ ٹرین کا مرکزی روٹ 812 کلومیٹر ہوگا۔ تاہم، لکھنؤ جنکشن پوائنٹ ہوگا، جہاں سے ایک علیحدہ برانچ لائن ایودھیا کے لیے روانہ ہوگی۔ بلٹ ٹرین کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد دہلی سے لکھنؤ کا سفر صرف دو گھنٹے میں ہوگا۔ لکھنؤ میں بلٹ ٹرین اسٹیشن کے لیے، کانپور روڈ پر شہید پتھ-کسان پتھ ایکسپریس وے کے ساتھ والے علاقے، ورنداون یوجنا (G-20 گراؤنڈ)، ایکانا اسٹیڈیم کے قریب، اور گومتی ریور فرنٹ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ لکھنؤ میں بلٹ ٹرین اسٹیشن کی تعمیر پر جلد ہی فیصلہ متوقع ہے۔ 9 جون کو لکھنؤ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے مختلف محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ مجوزہ سائٹس کی کنیکٹیویٹی، زمین کے حصول، تعمیراتی چیلنجز اور شہر پر پڑنے والے اثرات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ حکام نے اسٹیشن کی تعمیر کے دوران کم سے کم رکاوٹوں اور مسافروں کی سہولیات پر تبادلہ خیال کیا۔ لکھنؤ

میٹرو اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کے ساتھ میٹنگ میں فیصلہ کیا جائے گا۔ دہلی-وارانسی ہائی اسپیڈ ریل کاریڈور کی صف بندی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ یہ کوریڈور دہلی سے شروع ہوگی اور نوئیڈا، جیور، متھرا، آگرہ، اٹاوہ، قنوج، لکھنؤ، رائے بریلی، پریاگ راج، بھدوہی اور وارانسی تک پھیلے گی۔ لکھنؤ سے ایودھیا تک ایک الگ ہائی اسپیڈ ریل کوریڈور کی بھی تجویز ہے۔ ایودھیا سے پریاگ راج تک ایک لائن بھی تیار کی جائے گی۔ بلٹ ٹرین کی تعمیر سے دہلی اور اتر پردیش کے مغربی حصے پوروانچل کے درمیان سفر کے وقت میں نمایاں کمی آئے گی۔ یوپی انتخابات سے پہلے اس کا سنگ بنیاد رکھا جاسکتا ہے۔

دہلی وارانسی ہائی اسپیڈ ریل کوریڈور کی مین لائن 812 کلومیٹر لمبی ہوگی۔ لکھنؤ- ایودھیا برانچ لائن 124 کلومیٹر لمبی ہوگی۔ اس کوریڈور پر بلٹ ٹرین زیادہ سے زیادہ 350 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکے گی۔ تاہم ٹرین 320 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے گی۔ یہ پروجیکٹ تقریباً 2.50 سے 3 لاکھ کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوگا۔ بلٹ ٹرین اسٹیشن دہلی، نوئیڈا، جیور، متھرا، آگرہ، اٹاوہ، قنوج، لکھنؤ، ایودھیا، رائے بریلی، پریاگ راج، بھدوہی اور وارانسی میں بنائے جائیں گے۔ بلٹ ٹرین کے مسافر تقریباً دو گھنٹے میں دہلی سے لکھنؤ پہنچ سکیں گے۔ لکھنؤ سے وارانسی پہنچنے میں تقریباً 1 گھنٹہ 45 منٹ لگیں گے۔ اس طرح لکھنؤ سے وارانسی تک کا سفر چار گھنٹے تک پہنچنے میں 3 گھنٹے 45 منٹ لگے گا۔ لکھنؤ سے ایودھیا کا سفر 35 سے 40 منٹ کا ہوگا۔

ملزمان کی گرفتاری نہ ہونے سے ناراض سکھ سماج شدید احتجاج

اگر غنڈوں کو گرفتار نہیں کیا گیا تو سکھ سماج کے احتجاج کا انداز بدل جائے گا: بابا رنجیت سنگھ

دیوبند (عارف عثمانی)

دیوبند کے قریبی بستی تلہیڑی بزرگ میں گزشتہ دنوں دو نہنگ سکھوں اور حقیقی بھائیوں پر کئے جانے والے حملہ کے معاملہ میں تقریباً ایک ہفتہ کا وقت گزر جانے کے بعد بھی ملزمان کی گرفتاری نہ ہونے پر سکھ سماج میں شدید ناراضگی ہے۔ پولیس وانتظامیہ کے ٹال مٹول والے انداز سے ناراض سکھ سماج کے لوگوں نے ایس ڈی ایم دیوبند کے دفتر پہنچ کر زبردست احتجاج کرتے ہوئے فوری طور پر ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔

واضح ہو کہ گزشتہ 7/جون کو تلہیڑی بزرگ میں نکوڑ کے باشندے دو حقیقی سکھ بھائیوں کو 15 سے 20 شرارتی نوجوانوں نے مارپیٹ کر لہولہان کردیا تھا۔ الزام ہے کہ مارپیٹ کے دوران دونوں سکھ بھائیوں کی پگڑیاں اتاری تھیں۔

ان کے کرپان اور تلواریں چھیننے کی کوشش کی گئی اور ان کے مذہبی نشانات کی بے ادبی کی گئی تھی۔ دونوں بھائی اپنی ماں کے ساتھ دوا لینے جارہے تھے اپنے احتجاج کے دوران سکھ سماج نے پولیس وانتظامیہ کو وارننگ دیتے ہوئے فوری طور پر کارروائی کرنے اور ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔ سکھ سماج کے گرو بابا رنجیت سنگھ نے احتجاج میں شامل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 7/جون کو تلہیڑی میں 20/غنڈوں نے دو سکھ نوجوانوں کے ساتھ بڑی بے رحمی سے مارپیٹ کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس وانتظامیہ ان سے مسلسل جھوٹ بول رہی ہے کہ مارپیٹ کرنے والے انہیں ابھی تک نہیں مل پائے۔

بابا رنجیت سنگھ نے سوال کیا کہ پولیس کی کیا یہی کارگردگی ہے انہوں نے کہا کہ پولیس کے اس رویہ سے سکھ سماج کا اعتماد پولیس وانتظامیہ کے تئیں ختم ہوگیا ہے انہوں نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ ابھی تو ہم پرامن احتجاج کرنے جارہے ہیں لیکن اگر فوری طور پر کارروائی رکے حملہ آور غنڈوں کو گرفتار نہیں کیا تو سکھ سماج کے احتجاج کا انداز بالکل بدل جائے گا، انہوں نے کہا کہ پولیس وانتظامیہ پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ افسران حملہ آوروں کی گرفتاری سے متعلق مسلسل جھوٹ بول رہے ہیں۔ بابا رنجیت سنگھ نے کہا کہ جب تک ایک ایک حملہ آور گرفتار نہیں ہوجاتا اس وقت تک سکھ سماج کا احتجاج جاری رہے گا۔

وہیں دوسری جانب سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر فنکو اروڑہ بھی دیوبند پہنچ کر احتجاج میں شامل ہوگئے انہوں نے کہا کہ حملہ آوروں کی ابھی تک گرفتاری نہ ہونا اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ ساری کارروائی سیاسی دباؤ میں کی جارہی ہے انہوں نے بتایا کہ بہت زیادہ دباؤ کے بعد پولیس نے ملزمان کے خلاف لگائی جانے والی دفعات میں 307 کا اضافہ کیا جبکہ دفعہ 307 پہلے ہی درج ہونی چاہئے تھی۔ انہوں نے کہا کہ سخت قانونی نظم ونسق کی دہائی دینے والی حکومت اور انتظامیہ ابھی تک ایک بھی ملزم کو گرفتار نہیں کرپائی، انہوں نے کہا کہ ہم مظلوم سکھوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ بابا رنجیت سنگھ جو بھی حکم وہدایت دیں گے اسی پر عمل کیا جائے گا۔ اس احتجاج میں سکھ سماج کے علاوہ بڑی تعداد میں کسان شامل رہے۔

لائسنسی بندوق سے گولی چلنے کے نتیجہ میں ایک شخص کی موت

نامزد ملزم کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس ممکنہ مقامات پر دبش دے رہی ہے: کوتوالی انچارج کپل دیو

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند تحصیل کے تحت آنے والے گاؤں تحیرہ میں گزشتہ دیر رات تقریباً 11 بجے دو پڑوسیوں کے درمیان ہونے والی تلخ کلامی ایک شخص کے موت کا سبب بن گئی۔ اس واقعہ کے بعد گاؤں میں افراتفری کا عالم پیدا ہوگیا۔ جس کے بعد گاؤں میں پولیس فورس کو تعینات کردیا گیا۔ پولیس کے مطابق گاؤں کا باشندہ جے پال ولد گیندا سنگھ اپنی لائسنسی دونالی بندوق لے کر گھر واپس آرہا تھا کہ راستہ میں اپنے پڑوسی پریتم کشیپ ولد پرتاپ سنگھ سے کسی بات پر اس کی تلخ کلامی ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں کے درمیان مارپیٹ شروع ہوگئی لیکن اسی دوران

جے پال کی لائسنسی بندوق سے گولی چل گئی جو جے پال کو ہی جالگی۔ گولی لگنے سے اس کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ اطلاع ملتے ہی دیوبند پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اس نے پورے معاملہ کی تحقیق شروع کردی۔ پولیس نے لاش کو قبضہ میں لے کر پنچنامہ بھرنے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدیا۔ وہیں دوسری جانب نامزد ملزم پریتم کشیپ کی گرفتاری کے لئے دو پولیس ٹیمیں تشکیل دیدیں جو ممکنہ ٹھکانوں پر ملزم کی تلاش میں دبش دے رہی ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مذکورہ معاملہ میں تحریر کی بنیاد پر ضروری قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ اور گاؤں میں امن برقرار رکھنے کے لئے پولیس فورس کو تعینات کردیا گیا ہے۔ کوتوالی انچارج کپل دیو نے بتایا کہ تحیرہ گاؤں میں کشیدگی کے ساتھ ساتھ امن برقرار ہے۔ انہوں نے انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ ماحول خراب کرنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ وہیں دوسری جانب ایس ایس پی ابھیمنیو سنگھ نے گاؤں تحیرہ جاکر واردات سے متعلق معلومات حاصل کیں انہوں نے کہا کہ پولیس جگہ جگہ دبش دے رہی ہے، بہت جلد نامزد ملزم کو گرفتار کرلیا جائے گا۔

چوپال میں ایم ایل اے نے بتائیں حکومت کی کامیابیاں

مرکزی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کی یاد میں منعقد کیا گیا پروگرام

ڈاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مندھا پانڈے ترقیاتی بلاک کے بھڈاسنا گاؤں میں ایک 'رات کی چوپال' کا اہتمام کیا گیا۔ یہ

تقریب وزیراعظم نریندر مودی کی زیر قیادت مرکزی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کی یاد میں منعقد کی گئی تھی۔ کندرکی کے ایم ایل اے ٹھاکر رامویر سنگھ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور گاؤں کے لوگوں سے براہ راست بات چیت کی۔ چوپال سے خطاب کرتے ہوئے ایم ایل اے نے کہا کہ گزشتہ 12 سالوں میں مرکزی حکومت نے انتیودیا کے عہد کے ساتھ عوامی فلاحی اسکیموں کے فوائد کو سماج کے آخری فرد تک پہنچایا ہے۔ وزیراعظم کی قیادت میں گزشتہ 12 سالوں میں خدمت، گڈ گورننس اور عوامی بہبود کے شعبوں میں بے مثال کام کیا گیا ہے۔ پی ایم مودی خود کو ملک کا چیف سرونٹ مانتے ہیں، اور ان کی قیادت میں انتودیا اسکیم کو لاگو کرنے کا تاریخی کام انجام پایا ہے۔ گزشتہ 12 سالوں میں، وزیراعظم نریندر مودی نے طرز حکمرانی کی سوچ اور کام کرنے کے انداز کو تبدیل کیا ہے، خدمت، اچھی حکمرانی، اور ترقی کے جذبے کو مرکز میں رکھا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ترقی کے فوائد معاشرے کے آخری فرد تک پہنچیں۔ غریبوں، کسانوں، خواتین، نوجوانوں، محروموں اور قبائلی برادریوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانے کا وزیراعظم نریندر مودی کا عزم آج ملک کے کونے کونے میں دکھائی دے رہا ہے۔ ایم ایل اے نے آیوشمان بھارت، پی ایم آواس، اور کسان سمان ندھی جیسی اہم اسکیموں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے زور دیا کہ وہ چوکس رہیں اور ان اسکیموں سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے مقامی لوگوں کے مسائل بھی سنے اور ان کے فوری حل کی ہدایت کی۔ اس تقریب میں سابق ایم پی ویر سنگھ، منڈل صدر مہندر سینی، روہت سنگھ، روبندر سنگھ، تمام محکموں کے متعلقہ افسران اور گاؤں کے سربراہ کے ساتھ ساتھ گاؤں والوں کی بڑی تعداد موجود رہی۔

سی ڈی او نے گرام چوپال میں عوامی مسائل سنے

گرام پنچایت میں درخت لگانے اور ان کی آبیاری اور پرورش کرنے کی ہدایات دی گئیں

ڈاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) چیف ڈیولپمنٹ آفیسر (سی ڈی او) محترمہ مرنالی اویناش جوشی نے گرام پنچایت گوہر پور سلطان پور، ڈیولپمنٹ بلاک مرادآباد میں منعقد گرام چوپال میں شرکت کی۔

سی ڈی او نے گرام چوپال میں مختلف مسائل، راشن کی تقسیم، آنگن واڑیوں کے ذریعہ غذائیت کی تقسیم اور گرام پنچایت میں جاری مختلف ترقیاتی کاموں کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں۔ گرام پنچایت میں درخت لگانے اور ان کی آبیاری اور پرورش کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ چوپال میں بتایا گیا کہ راشن ڈیلر گاؤں میں وقت پر راشن بانٹ رہا ہے۔ ضلع سپلائی آفیسر مرادآباد کو راشن کی تقسیم کے دوران وقفہ وقفہ سے تصدیق کرنے کی ہدایت دی گئی۔ گرام چوپال میں موجود گاؤں والوں نے نئے راشن کارڈ جاری کرنے کی درخواست کی، اور گرام پنچایت سکریٹری کو ہدایت دی گئی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ نئے راشن کارڈ ضوابط کے مطابق جاری کیے جائیں۔ گرام پنچایت میں ایک لائبریری چلائی جاتی ہے۔ گرام پنچایت سکریٹری کو کتابوں کی مناسب دیکھ بھال اور لائبریری کی باقاعدگی سے صفائی کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ اسسٹنٹ ڈیولپمنٹ آفیسر (پنچایت)، ڈیولپمنٹ بلاک، مرادآباد کو ہدایت دی گئی کہ وہ گاؤں میں پانی کی نکاسی کو یقینی بنانے کے لیے نالوں کی وقتاً فوقتاً صفائی کو یقینی بنائیں۔ یہ بھی بتایا گیا کہ گرام پنچایت میں اہل استفادہ کنندگان مختلف پنشن اسکیموں سے فوائد حاصل کررہے ہیں۔ ولیج ڈیولپمنٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، ڈیولپمنٹ بلاک، مرادآباد کو ہدایت دی گئی کہ وہ گاؤں میں خصوصی کیمپ منعقد کریں تاکہ اہل استفادہ کنندگان کو قواعد کے مطابق پنشن اسکیم کے تمام فوائد حاصل ہوسکیں۔

گرام پنچایت سکریٹری کو مختلف اسکیموں کے بقیہ استفادہ کنندگان کے لیے فیملی آئی ڈی بنانے کی بھی ہدایت دی گئی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ پردھان منتری آواس یوجنا گرامین کے تحت آواس پلس سروے 2024 میں ہاؤسنگ پورٹل پر 14 مستفیدین کا انتخاب کیا گیا ہے۔ گرام پنچایت سکریٹری کو ہدایت دی گئی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ متعلقہ استفادہ کنندگان کو قواعد کے مطابق مکانات کے فوائد حاصل ہوں۔ اسسٹنٹ ڈیولپمنٹ آفیسر (تعاون)، ڈیولپمنٹ بلاک-مرادآباد، جونیئر انجینئر، محکمہ تعمیرات عامہ، جونیئر انجینئر، جل نگم (دیہی)، ولیج پنچایت آفیسر/سکریٹری، گاؤں پنچایت-گوہر پور سلطان پور، آنگن واڑی ورکر/آشا وغیرہ گاؤں چوپال میں شامل رہے۔

کشمیر جنتِ ارضی کی خاموش فریاد اور امن وانصاف کی جُستجو

ارشد احمد شہباز- جرمنی

جب صبح کی پہلی کرن ہمالیہ کی برف پوش چوٹیوں کو چومتی ہے، جب ڈل جھیل کا شفاف پانی سورج کی سنہری روشنی میں آئینے کی مانند دمکنے لگتا ہے، جب چنار کے سرخ و زرد پتے خزاں کی نرم ہوا کے دوش پر خاموشی سے زمین کا بوسہ لیتے ہیں، اور جب وادی کے چشمے قدرت کی ازلی موسیقی چھیڑتے ہیں، تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے زمین پر جنت اتر آئی ہو۔ لیکن اس مسحور کن منظر نامے کے پس منظر میں ایک ایسی خاموش آہ بھی پوشیدہ ہے جو دہائیوں کے دکھ، انتظار، بے یقینی اور امن کی تشنگی کی داستان سناتی ہے۔

کشمیر صرف برفانی چوٹیوں، جھیلوں اور باغات کا نام نہیں، بلکہ یہ لاکھوں انسانوں کی امیدوں، ماؤں کی دعاؤں، بچوں کے خوابوں اور نسلوں کی آرزوؤں کا استعارہ ہے۔ اس کی مٹی میں صرف پھولوں کی خوشبو نہیں، بلکہ تاریخ کے زخم، بچھڑنے والوں کی یادیں، امن کی دعائیں اور ایک بہتر مستقبل کی امیدیں بھی رچی بسی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیر کا ذکر صرف ایک جغرافیائی خطے کا ذکر نہیں، بلکہ انسانی احساسات، بین الاقوامی سیاست اور انصاف کی تلاش کی ایک طویل داستان ہے۔

انیسویں صدی میں 1846ء کے معاہدۂ امرتسر کے بعد ریاست جموں وکشمیر ڈوگرہ حکمرانوں کے زیر انتظام آئی۔ بعدازاں 1947ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت یہ ریاست ایک منفرد سیاسی حیثیت رکھتی تھی۔ تقسیم کے بعد پیدا ہونے والے حالات، مہاراجہ ہری سنگھ کے الحاق کے فیصلے اور اس کے بعد شروع ہونے والی جنگ نے کشمیر کو جنوبی ایشیا کے سب سے اہم تنازعات میں شامل کردیا۔ 1948ء میں یہ معاملہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل تک پہنچا، جہاں جنگ بندی اور مستقبل کے سیاسی حل کے لیے مختلف قراردادیں منظور کی گئیں۔ ان قراردادوں میں مسئلے کے پرامن حل اور کشمیری عوام کی خواہشات کے احترام پر زور دیا گیا، تاہم مختلف سیاسی اور سفارتی عوامل کے باعث یہ مسئلہ آج بھی مکمل طور پر حل طلب ہے۔

کشمیر کی تاریخ صرف سیاسی فیصلوں اور سفارتی دستاویزات میں محفوظ نہیں، بلکہ ان لوگوں کی زندگیوں میں بھی لکھی ہوئی ہے جو اس سرزمین پر بستے ہیں۔ وہ کسان جو اپنی فصلوں میں خوشحالی دیکھنا چاہتے ہیں، وہ طالب علم جو تعلیم کے ذریعے روشن مستقبل کا خواب دیکھتے ہیں، وہ مائیں جو اپنے بچوں کے محفوظ کل کے لیے دعائیں کرتی ہیں، اور وہ بزرگ جو اپنی زندگی کی شامیں سکون کے ساتھ گزارنے کی آرزو رکھتے ہیں، سب اس خطے کی اصل کہانی کا حصہ ہیں۔

> ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام متعلقہ فریق ایسے ماحول کی تشکیل میں کردار ادا کریں جس میں کشیدگی کم ہو، عوامی فلاح کو ترجیح ملے، انسانی حقوق کا احترام ہو اور مستقبل کی نسلوں کو امن اور ترقی کا ورثہ ملے۔ جنوبی ایشیا کا روشن مستقبل اسی وقت ممکن ہے جب اس خطے میں اعتماد، تعاون اور ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے۔

اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قانون میں تنازعات کے پرامن حل، انسانی حقوق کے احترام اور اقوام کے حقِ خودارادیت جیسے اصولوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ دنیا کے مختلف تنازعات میں انہی اصولوں کو بنیاد بنا کر امن کی راہیں تلاش کی گئی ہیں۔ کشمیر کے معاملے میں بھی عالمی برادری نے مختلف اوقات میں مذاکرات، سفارت کاری اور کشیدگی میں کمی کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن قائم ہوسکے۔

1947ء، 1965 اور 1999ء کے عسکری تنازعات نے نہ صرف دونوں ہمسایہ ممالک کے تعلقات کو متاثر کیا بلکہ لاکھوں عام شہریوں کی زندگیوں پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔ 1972ء کا شملہ معاہدہ اور 1999ء کا لاہور اعلامیہ اس حقیقت کی یاد دلاتے ہیں کہ اختلافات کا دیرپا حل طاقت کے استعمال سے نہیں بلکہ مسلسل مکالمے، باہمی اعتماد اور سفارتی حکمت عملی سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔

کشمیر اپنی قدرتی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ بے پناہ معاشی امکانات بھی رکھتا ہے۔ سیاحت، زراعت، باغبانی، دستکاری، آبی وسائل اور ثقافتی ورثہ اس خطے کو جنوبی ایشیا کی اقتصادی ترقی کا ایک اہم مرکز بنا سکتے ہیں، بشرطیکہ یہاں امن، استحکام اور باہمی اعتماد کی فضا قائم ہو۔ جب بندوقوں کی آواز خاموش ہوگی تو جھیلوں میں کشتیوں کے گیت گونجیں گے، بازار آباد ہوں گے، سیاح آئیں گے اور نوجوان اپنی صلاحیتوں کو تعمیر وترقی کے لیے بروئے کار لاسکیں گے۔

دُنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ جنگیں مسائل کو پیچیدہ بناتی ہیں جبکہ انصاف، تحمل اور مکالمہ دیرپا امن کی بنیاد رکھتے ہیں۔ یورپ سے لے کر افریقہ تک متعدد تنازعات کا حل سیاسی بصیرت اور عوامی مفاد کو ترجیح دینے سے ممکن ہوا۔ یہی سبق جنوبی ایشیا کے لیے بھی اہم ہے کہ کشیدگی کے بجائے اعتماد، نفرت کے بجائے احترام اور تصادم کے بجائے مکالمے کی راہ اختیار کی جائے۔

کشمیر کے مسئلے کا انسانی پہلو سب سے زیادہ اہم ہے۔ ہر وہ بچہ جو امن میں تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے، ہر وہ نوجوان جو اپنے مستقبل کی تعمیر کا خواہاں ہے، ہر وہ ماں جو اپنے گھر کی سلامتی کے لیے دعا کرتی ہے اور ہر وہ بزرگ جو سکون سے جینا چاہتا ہے، وہ سب اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کی زندگی خوف اور بے یقینی سے پاک ہو۔ یہی انسانی وقار کا تقاضا ہے اور یہی بین الاقوامی اصولوں کی روح بھی ہے۔

آج جب دُنیا مصنوعی ذہانت، خلائی تحقیق، عالمی تجارت اور سائنسی ترقی کے نئے دور میں داخل ہو چکی ہے تو یہ سوال پہلے سے زیادہ اہم ہوگیا ہے کہ کیا انسانیت اپنے دیرینہ تنازعات کو بھی مکالمے، انصاف اور قانون کے ذریعے حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ کشمیر اسی امتحان کا ایک اہم باب ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام متعلقہ فریق ایسے ماحول کی تشکیل میں کردار ادا کریں جس میں کشیدگی کم ہو، عوامی فلاح کو ترجیح ملے، انسانی حقوق کا احترام ہو اور مستقبل کی نسلوں کو امن اور ترقی کا ورثہ ملے۔ جنوبی ایشیا کا روشن مستقبل اسی وقت ممکن ہے جب اس خطے میں اعتماد، تعاون اور ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے۔

شاید وہ دن بھی آئے جب چنار کے درختوں کی سرسراہٹ صرف موسموں کی آمد کی خبر دے، جب ڈل جھیل کی لہریں صرف سیاحوں کی کشتیوں کا عکس سنواریں، جب پہاڑوں سے صرف آبشاروں کی آواز سنائی دے، اور جب کشمیر کا تعارف تنازع نہیں بلکہ امن، ثقافت، علم، سیاحت اور انسانی اخوت کی علامت کے طور پر ہو۔ یہی امید اس زخمی جنت کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے، اور یہی وہ خواب ہے جس کی تعبیر پورے خطے کے امن، استحکام اور خوشحالی سے جڑی ہوئی ہے۔

عوفر جیل میں صیہونی ہتھکنڈوں پر حماس کا عالمی برادری سے ہنگامی مداخلت کا مطالبہ

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے قابض اسرائیل کی عوفر جیل انتظامیہ کی جانب سے فلسطینی اسیران کے خلاف نافذ کیے گئے نئے ظالمانہ اقدامات کی سنگینی پر شدید خبردار کیا ہے اور اسے قابض حکومت کی طرف سے اسیران اور اسیرات کے خلاف اپنائی جانے والی جبر و تشدد کی پالیسی میں ایک نیا اور خطرناک ترین جارحیت قرار دیا ہے۔

جماعت نے اپنے پریس بیان میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ نئی عقوبتی سزائیں غاصب صیہونی دشمن کی ان دہشت گردانہ پالیسیوں کا تسلسل ہیں جو تمام بین الاقوامی اور انسانی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہیں اور انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ فاشسٹ ممارسات اسیران کے عزم اور ان کی ثابت قدمی کو ہرگز متزلزل نہیں کر سکتیں۔

حماس نے واضح کیا کہ قابض صیہونی عقوبت خانوں کے اندر جاری یہ مسلسل جارحیت اسیران کے عزمِ صمیم اور آزادی کے یقین کو کبھی کمزور نہیں کر پائے گی اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ اسیران کی آزادی کا معاملہ فلسطینی عوام اور ان کی مزاحمت کی اولین قومی ترجیح رہے گا جب تک کہ وہ قابض دشمن کے چنگل سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہو جاتے۔

تحریک نے ان پے در پے مظالم اور مسلسل خلاف ورزیوں کی اصل وجہ قابض دشمن کے جرائم پر عالمی برادری کی مجرمانہ خاموشی کو قرار دیا ہے جس کی وجہ سے غاصب صیہونی رہنماؤں کو فلسطینیوں کے خلاف ڈھائے جانے والے ہولناک مظالم پر کسی بازپرس کا سامنا نہیں کرنا پڑتا چاہے وہ قید خانوں کے اندر ہوں یا باہر۔

حماس نے دنیا بھر کے ممالک اور اقوام متحدہ کے اداروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ قابض اسرائیل کے مکمل بائیکاٹ اور اسے تنہا کرنے کے لیے عملی اقدامات کریں اور اس پر دباؤ ڈالیں تاکہ اسیران کے خلاف جاری فاشسٹ ہتھکنڈوں کو روکا جا سکے اور بین الاقوامی قوانین اور انسانی منشور کے مطابق ان مظلوموں کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔

اس کے ساتھ ہی حماس نے غیور فلسطینی عوام، عرب اور اسلامی امہ سمیت دنیا بھر کے انصاف پسندوں اور آزاد منش لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ مظلوم اسیران کی حمایت میں اپنی کوششوں کو تیز کریں اور مختلف عالمی فورمز پر ان کے پاکیزہ نصب العین کو زندہ رکھیں تاکہ غاصب دشمن کو ان اسیران کو تنہا کرنے اور قید خانوں کے اندر ان پر ڈھائے جانے والے دردناک مظالم پر پردہ ڈالنے کا کوئی موقع نہ مل سکے۔

تحریک نے انسانی حقوق، بین الاقوامی اور امدادی اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کریں اور قابض صیہونی عقوبت خانوں میں اسیران کو نشانہ بنانے والی اس بڑھتی ہوئی وحشیانہ جارحیت کو فوری طور پر روکنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر متحرک ہوں۔

غزہ میں جبری ہجرت اور یہودی بستیوں کے لیے صیہونی تباہی کا نیا سلسلہ تیز

قابض اسرائیلی افواج غزہ پٹی میں باقی ماندہ منازل اور رہائشی بلاکس کو مٹانے کی اپنی مجرمانہ کارروائیوں کو مسلسل تیز کر رہی ہیں اور اس کے ساتھ ہی غاصب دشمن غزہ شہر کے مشرق میں نام نہاد پیلے خط کو پیچھے دھکیل کر اپنے زمینی کنٹرول کو وسعت دے رہا ہے۔ یہ تمام تر اقدامات زمین پر ایسے نئے حقائق مسلط کرنے کے گھناؤنے سیاق و سباق میں کیے جا رہے ہیں جو یہاں طویل مدتی صیہونی موجودگی کو مستحکم کرنے اور ایک ایسا جابرانہ ماحول پیدا کرنے کے عزائم کو ظاہر کرتے ہیں جو معصوم فلسطینی آبادی کو جبری ہجرت پر مجبور کر سکے۔

فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق نے اپنے ایک باقاعدہ بیان میں کہا ہے کہ اس کے محققین نے گذشتہ دنوں کے دوران پیلے خط کے دائرے میں مکانات، سویلین تنصیبات اور بنیادی ڈھانچے کو دھماکوں سے اڑانے کی کارروائیوں میں نمایاں اور تشویشناک اضافہ ریکارڈ کیا ہے، اور یہ نام نہاد پیلا خط اب غزہ پٹی کے 60 فیصد سے زائد رقبے پر محیط ہو چکا ہے۔

مرکز نے واضح طور پر اشارہ کیا کہ یہ ہولناک صورتحال بقیہ بچ جانے والے اس رقبے کو مزید تنگ کرنے کے ساتھ ساتھ پیدا ہو رہی ہے جو اب بمشکل 30 فیصد رہ گیا ہے، جہاں بیس لاکھ سے زائد مظلوم فلسطینی انتہائی سخت اور سنگین انسانی حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، جبکہ غاصب دشمن کی طرف سے کوئی بھی علاقہ محفوظ نہیں چھوڑا گیا اور عارضی پناہ گاہ کے طور پر بڑے پیمانے پر صرف خیموں پر ہی انحصار کیا جا رہا ہے۔

بیان میں خبردار کیا گیا ہے کہ یہ زمینی حقائق قابض اسرائیل کے ان باقاعدہ سرکاری بیانات سے سو فیصد میل کھاتے ہیں جن میں غزہ پٹی کے اندر طویل عرصے تک رہنے اور ایک وسیع سکیورٹی زون برقرار رکھنے کے ارادوں کی تصدیق کی گئی ہے اور ساتھ ہی مستقبل میں غزہ پٹی کے شمالی علاقے میں یہودی آبادکاروں کے لیے نئی بستیوں کے قیام کا ناپاک منصوبہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

انسانی حقوق کے مرکز کے مطابق یہ بیانات صیہونیوں کی زمینی کارروائیوں اور ان ہولناک پالیسیوں کے درمیان براہ راست تعلق کو عیاں کرتے ہیں جن کا اصل مقصد مستقل جغرافیائی اور آبادیاتی تبدیلی پیدا کرنا ہے، جس میں فلسطینیوں کی آبائی زمینوں پر غاصبانہ قبضہ کرنا اور مقامی مظلوم آبادی کی وہاں واپسی کو ہمیشہ کے لیے ناممکن بنانا شامل ہے۔

مرکز کی جانب سے دستاویزی شکل میں محفوظ کیے گئے تازہ ترین زمینی حقائق کے مطابق، مخیم المغازی کے ایک رہائشی کو جمعرات کی شام گیارہ جون سنہ 2026ء کو قابض افواج کی طرف سے ایک دھمکی آمیز فون کال موصول ہوئی، جس میں اسے ایک پورے رہائشی بلاک کے باسیوں کو فوری طور پر علاقہ خالی کرنے کا حکم پہنچانے کے لیے کہا گیا۔ اس کے چند گھنٹوں بعد ہی غاصب دشمن کے جنگی طیاروں نے پے در پے وحشیانہ بمباری کی جس کے نتیجے میں غریب فلسطینیوں کے مکانات مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن گئے اور آس پاس کے درجنوں گھروں کو شدید نقصان پہنچا، جس نے موت کے خوف اور پناہ گاہ چھن جانے کے باعث درجنوں خاندانوں کو جبری ہجرت کی بھٹی میں جھونک دیا۔ اس سفاکانہ بمباری کی زد میں آکر کئی انسانی اور فلاحی تنصیبات بشمول امدادی گودام، ریلیف مراکز اور ایک مسجد بھی شدید متاثر ہوئی۔

اسی طرح کے ایک اور متبادل واقعے میں دیر البلح کے مقام پر، شہداء الاقصیٰ ہسپتال کے قریب واقع ایک علاقے کے مکینوں کو بھی ایسا ہی دھمکی آمیز صیہونی انتباہ ملا جس کے فوراً بعد قابض اسرائیل کے ایک طیارے نے گنجان آباد رہائشی علاقے کے بیچوں بیچ واقع ایک زرعی زمین پر میزائل داغے، جس سے وہاں ایک بہت بڑا گڑھا بن گیا اور آس پاس کے گھروں اور بنیادی ڈھانچے کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا، جس کے نتیجے میں پناہ گزینوں میں جبری ہجرت کی ایک نئی لہر دوڑ گیا۔

غزہ شہر میں قابض افواج نے حی التفاح میں پیلے خط کو مغرب کی سمت 100 میٹر سے زیادہ اور 300 میٹر سے زائد طویل پٹی پر آگے بڑھا دیا ہے، جس سے ان کے غاصبانہ کنٹرول کا دائرہ مزید وسیع ہو گیا اور اس کے نتیجے میں مجبور شہریوں کو ایک بار پھر اپنا گھر بار چھوڑ کر جبری ہجرت کا کڑوا گھونٹ پینا پڑا۔

اس کے علاوہ قابض اسرائیل کے بغیر پائلٹ کے ڈرون طیاروں نے گذشتہ دنوں کے دوران غزہ پٹی کے مختلف علاقوں میں نہتے سویلین اجتماعات کو وحشیانہ طریقے سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں معصوم بچوں سمیت کئی فلسطینی جامِ شہادت نوش کر گئے اور مظلوموں کی جانیں بچانے والے طبی عملے کے ارکان سمیت متعدد شہری شدید زخمی ہو گئے۔ یہ بزدلانہ حملے پناہ گزینوں سے بھرے گنجان آباد علاقوں میں جان بوجھ کر کیے گئے، تاکہ خوف و ہراس میں مزید اضافہ کر کے مزید خاندانوں کو جبری ہجرت پر مجبور کیا جا سکے۔

حقوقی مرکز نے زور دے کر کہا کہ بمباری سے قبل کی جانے والی یہ مضحکہ خیز فون کالز بعد میں کی جانے والی تباہی کو کوئی قانونی تحفظ فراہم نہیں کرتیں، بلکہ یہ غاصب دشمن کے ایک ایسے منظم نمونے کی عکاسی کرتی ہیں جو سویلین املاک کو نشانہ بناتا ہے اور نہتی آبادی پر ایک جابرانہ حقیقت مسلط کرتا ہے۔ نیز یہ فریب کارانہ اقدامات قابض افواج کو ان کے کیے جانے والے گھناؤنے جرائم اور خلاف ورزیوں کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری سے کسی صورت بری نہیں کر سکتے۔

رہائشی بلاکس کی مسلسل تباہی، وسیع بفر زونز کی تخلیق اور عام شہریوں کو دانستہ نشانہ بنانا غاصب صیہونی دشمن کی اس مربوط پالیسی کی طرف واضح اشارہ کرتا ہے جس کے تحت وہ غزہ پٹی کے آبادیاتی اور جغرافیائی نقشے کو مسخ کرنے کے درپے ہے۔ یہ سب کچھ ایسے کٹھن معیشتی اور انسانی حالات مسلط کر کے کیا جا رہا ہے جو جبری ہجرت کو فروغ دیں اور فلسطینیوں کی اپنے گھروں کو واپسی کا راستہ ہمیشہ کے لیے روک دیں، جو کہ گذشتہ 32 ماہ سے زائد عرصے سے جاری ایک مسلسل اور ہولناک جرم نسل کشی کا حصہ ہے۔

انسانی حقوق کے فلسطینی مرکز نے ایک بار پھر عالمی برادری اور بین الاقوامی اداروں سے ہنگامی اقدام کی پرزور اپیل کی ہے تاکہ ان سنگین خلاف ورزیوں کو فوری طور پر روکا جا سکے، مظلوم شہریوں کو بین الاقوامی تحفظ فراہم ...

امریکی کانگریس کے 62 ارکان کا غزہ کے مریضوں کے لیے طبی راہداری کھولنے، اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کا مطالبہ

امریکی ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ کے 62 ارکان نے امریکہ کے صدر کی انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالے تاکہ فلسطینی مریضوں کے علاج تک رسائی پر عائد ظالمانہ پابندیاں ختم کی جائیں اور اس طبی راہداری کو دوبارہ کھولا جائے جو قطاع غزہ کے سسکتے ہوئے مریضوں کو مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے کے ہسپتالوں میں طبی نگہداشت حاصل کرنے کی سہولت فراہم کرتی تھی۔

یہ مطالبہ ارکانِ پارلیمنٹ کی طرف سے امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو کو بھیجے گئے ایک خط میں سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے کہ جاری وحشیانہ جنگ کے نتیجے میں طبی شعبے کی مکمل تباہی کے باعث قطاع غزہ میں ہزاروں مظلوم مریض انتہائی تشویشناک اور نازک طبی حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔ خط پر دستخط کرنے والے ارکان نے واضح کیا کہ 18,500 سے زائد مجبور فلسطینیوں کو فوری اور خصوصی طبی امداد کی اشد ضرورت ہے جو اس وقت محصور قطاع کے اندر سرے سے موجود ہی نہیں ہے، ان مظلوموں میں لگ بھگ 11 ہزار کینسر کے مریض بھی شامل ہیں، یہ ہولناک صورتحال ایک ایسے وقت میں ہے جب غزہ کے 94 فیصد ہسپتالوں کو صیہونی سفاکیت کے نتیجے میں مکمل طور پر تباہ یا شدید نقصان پہنچایا جا چکا ہے جس کے باعث تشخیص اور علاج کی بیشتر خدمات بشمول رسولی اور کینسر کے علاج کی سہولیات مکمل طور پر ٹھپ ہو کر رہ گئی ہیں۔ ارکانِ پارلیمنٹ نے مزید وضاحت کی کہ قابض اسرائیل دیگر ممالک میں طبی انخلا کے انتہائی محدود معاملات کی ہی اجازت دیتا ہے لیکن وہ مریضوں کو مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے کے ہسپتالوں تک پہنچنے سے مسلسل روک رہا ہے، باوجود اس کے کہ یہ ہسپتال جغرافیائی طور پر انتہائی قریب ہیں اور ان بیماروں کے علاج معالجے کی بھرپور صلاحیت بھی رکھتے ہیں، انہوں نے اس تلخ حقیقت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اس سنگین صورتحال نے غزہ میں کینسر کے موذی مرض کو ہزاروں بے گناہ مریضوں کے لیے ایک طرح سے "حکمِ موت" میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس مکتوب میں اس دردناک حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ طبی انخلا کی منظوری کے انتظار میں اب تک 1200 سے زائد مریض دم توڑ چکے ہیں، خط میں امریکہ کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ قطر، مصر اور ترکیہ کے ساتھ مل کر کام کرے تاکہ ان لاچار مریضوں کی منتقلی کو آسان بنا کر ان کے لیے لازمی علاج کے حصول کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی کانگریس کے ارکان نے اس طبی راہداری کو مستقل طور پر دوبارہ کھولنے اور علاج کی تکمیل کے بعد مریضوں اور ان کے تیمارداروں کی غزہ میں بحفاظت واپسی کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا ہے، نیز تباہ حال ہسپتالوں اور متاثرہ طبی بنیادی ڈھانچے کی دوبارہ تعمیر و بحالی کی کوششوں کی حمایت کا مطالبہ کیا ہے۔ ارکانِ پارلیمنٹ نے بین الاقوامی انسانی قانون کے احکام کے تحت طبی مراکز اور صحت کے شعبے سے وابستہ کارکنوں کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا اور مریضوں کے علاج تک رسائی کو مسلسل محدود رکھنے کے سنگین اور ہولناک انسانی نتائج سے بھی سخت خبردار کیا۔

عوفر جیل میں فلسطینی اسیران کے خلاف نئی صیہونی جارحیت

غزہ: اسیران کے میڈیا دفتر نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی عوفر جیل کی انتظامیہ نے مظلوم فلسطینی اسیران کے خلاف نئی عقوبتی سزائیں نافذ کر دی ہیں جو ایک منظم جارحیت کا حصہ ہے اور تمام بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ میڈیا دفتر نے پریس بیان میں وضاحت کی کہ فلسطینی اسیران کو اب جیل کے مختلف حصوں میں منتقل کرتے وقت ان کے ہاتھ پیچھے کی طرف ہتھکڑیوں سے باندھ دیے جاتے ہیں اور یہ تذلیل آمیز عمل نقاب پوش جلادوں اور سکیورٹی اہلکاروں کی نگرانی میں انجام دیا جاتا ہے۔ بیان کے مطابق ان اقدامات کا مقصد اسیران کی تذلیل کرنا اور قید خانے کے اندر ان کی نقل و حرکت پر غیر معمولی پابندیاں عائد کر کے ان کے حوصلوں کو توڑنا ہے۔

بیان میں اشارہ کیا گیا کہ ان نئے جابرانہ ہتھکنڈوں کے تحت اسیران کی وکلاء کے ساتھ قانونی ملاقاتوں کے کمروں کے اندر بھی خفیہ نگرانی کے کیمرے نصب کر دیے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان قانونی ملاقاتوں کا وقت بھی کم کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مظلوم اسیران کا بیرونی دنیا سے رابطہ کرنا اور قید خانے کے اندر اپنے اوپر ہونے والے مظالم اور ہولناک حالات سے آگاہ کرنا شدید محدود ہو گیا ہے۔ اسیران کے میڈیا دفتر نے جیل کے اندر صحت کی صورتحال کی سنگین ترین ابتری اور غاصب صیہونیوں کے مظالم کے بارے میں سخت انتباہ جاری کیا اور بتایا کہ بدترین طبی غفلت اور بنیادی صفائی ستھرائی کے مکمل فقدان کے نتیجے میں جیل کے مختلف حصوں میں خارش کی موذی وبا دوبارہ پھوٹ پڑی ہے جس کے ساتھ ہی متعدد اسیران کے اجسام پر شدید کمزوری اور لاغری کے واضح آثار نمودار ہو چکے ہیں جو ان پر ڈھائے جانے والے مظالم کی سنگین عکاسی کرتے ہیں۔

میڈیا دفتر نے انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل کی اس سفاکیت کو رکوانے کے لیے فوری مداخلت کریں اور فلسطینی اسیران کی حالت زار پر سنجیدہ نگرانی نافذ کر کے قابض اسرائیل کے قید خانوں کے اندر جاری تذلیل اور جاسوسی کے اس ہولناک نظام کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کریں۔

یہ سنگین انتباہات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب قابض صیہونی عقوبت خانوں میں فلسطینی اسیران کی حالت زار بگڑنے کے حوالے سے انسانی حقوق کی تنظیموں کی رپورٹس مسلسل موصول ہو رہی ہیں جہاں غاصب دشمن کی طرف سے انتظامی پابندیوں میں اضافہ اور طبی نگہداشت اور غذا کی شدید قلت دیکھی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی اسیران کی تعداد میں بھی بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے جن میں ہزاروں انتظامی اسیران اور نام نہاد غیر قانونی جنگجوؤں کے زمرے میں رکھے گئے مظلوم فلسطینی شامل ہیں جن کی وہاں نسل کشی کی جا رہی ہے۔

الخلیل میں فلسطینیوں کی نمازِ جمعہ قومی حقوق سے وابستگی اور الحاق کے صیہونی منصوبوں کی ناکامی کا آئینہ دار

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت "حماس" نے اس بات پر پرعزم انداز میں زور دیا ہے کہ الخلیل گورنری میں غاصبانہ قبضہ جمانے اور زمینیں ہڑپ کرنے کی صیہونی خواہش کی زد میں آئی ہوئی اراضی پر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے فلسطینیوں کا والہانہ مجمع ان کی اپنی مٹی اور قومی حقوق سے گہری وابستگی کا

عکاس ہے اور یہ غاصب صیہونی دشمن کے الحاق اور یہودی بستیوں کی تعمیر کے ناپاک منصوبوں کو یکسر مسترد کرنے کا ایک واضح پیغام ہے۔ حرکہ کے رہنما محمود مرداوی نے ایک پریس بیان میں کہا کہ الخلیل اور مغربی کنارے کے دیگر تمام گورنریوں میں رہنے والے فلسطینی غیرت مند عوام غاصبانہ قبضے کے خطرے سے دوچار اپنی زمینوں پر موجود رہ کر اور وہاں نمازِ جمعہ کا اہتمام کر کے ثابت قدمی اور پرعزم استقامت کی بے مثال تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ جرات مندانہ قدم اس سچائی کی تصدیق کرتا ہے کہ اپنی مٹی پر فلسطینیوں کا یہ وجود صیہونی بستیوں کی تعمیر، الحاق اور جبری وطن بدری کے ان بھیانک منصوبوں کے خلاف پہلی دفاعی لائن ہے جن پر قابض صیہونی حکام عمل درآمد کر رہے ہیں۔ محمود مرداوی نے اس بات پر سخت زور دیا کہ یہ قومی مناظر مغربی کنارے کو نشانہ بنانے والے سنگین خطرات کے بارے میں فلسطینیوں کے گہرے شعور کی عکاسی کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ مظلوم فلسطینی عوام کا عزم و ارادہ قابض صیہونی دشمن کی ظالمانہ پالیسیوں اور سفاک یہودی آبادکاروں کے وحشیانہ حملوں سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ دھرتی ہمیشہ فلسطینی شناخت اور قومی وقار کا عنوان رہے گی اور فلسطینی عوام اس مٹی سے اپنی وابستگی برقرار رکھیں گے اور اس کا دفاع کرتے رہیں گے، چاہے صیہونی دشمن کے چیلنجز اور قابضانہ جابرانہ اقدامات کتنے ہی کیوں نہ بڑھ جائیں۔ انہوں نے اعادہ کیا کہ مغربی کنارے میں زمینوں کو ہڑپ کرنے، الحاق کی پالیسی مسلط کرنے اور جبری بے دخلی کی غاصبانہ کوششیں ہمیشہ ناکام رہیں گی، جبکہ انہوں نے اس بات پر بھی سخت زور دیا کہ زمینیں ضبط کرنے کے جابرانہ فیصلے غاصب صیہونی قبضے یا فلسطینیوں کی زمینوں پر زبردستی قائم کیے گئے صیہونی بستیوں کے منصوبوں کو کبھی کوئی قانونی جواز فراہم نہیں کر سکتے۔

الخلیل میں غاصبانہ قبضے کی زد میں آئی اراضی پر سینکڑوں فلسطینیوں کی نمازِ جمعہ

غزہ: جمعہ کے روز الخلیل گورنری میں بلدہ دورا کے مغرب میں واقع علاقے حمصہ اور بلدہ اذنا کے مشرق میں واقع حی الجلاطیہ میں غاصب صیہونی قابض اسرائیل کے حکام اور یہودی آبادکاروں کی جانب سے غاصبانہ قبضے اور ہڑپ کیے جانے کے شدید خطرات سے دوچار زمینوں پر سینکڑوں فلسطینی شہریوں نے نمازِ جمعہ ادا کی، تاکہ وہ اپنی زمینوں سے اپنی دیرینہ وابستگی کا پختہ اعادہ کر سکیں اور زمینوں کو زبردستی ضبط کرنے سمیت صیہونی بستیوں کی توسیعی سازشوں

کو یکسر مسترد کر دیں۔ مقامی غیور باشندے اور زمینوں کے مالکان دونوں ہی علاقوں میں بڑی تعداد میں جمع ہوئے اور اپنی آبائی زمینوں کے اندر ہی نمازِ جمعہ قائم کی، جن کے مالکان کو غاصب دشمن کی طرف سے مسلسل ایسی ظالمانہ پابندیوں کا سامنا ہے جو انہیں اپنی زمینوں تک پہنچنے، ان کی بحالی اور کاشت کاری کرنے سے سنگین طور پر روکتی ہیں۔ ان اراضی کو یہودی آبادکاروں کی جانب سے بارہا وحشیانہ حملوں اور سفاکیت کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جو قابض اسرائیل کی ظالم افواج کے ساتھ مکمل ساز باز سے کام کرتے ہوئے مقامی مالکان کے لیے زمین تنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ فلسطینیوں پر بلاجواز تشدد کرتے ہیں اور ان کے ہرے بھرے درختوں اور فصلوں کو بیدردی سے آگ لگا دیتے ہیں تاکہ انہیں ہجرت کرنے اور وہاں سے نکل جانے پر مجبور کیا جا سکے اور اس طرح ان زمینوں پر غاصبانہ قبضہ جما کر خطے میں صیہونی بستیوں کی تعمیر و توسیع کی مجرمانہ سرگرمیوں کو بڑھایا جا سکے۔ اس پروقار احتجاجی ایمانی سرگرمی میں مقامی مظلوم عوام کے ساتھ ساتھ متعدد امن پسند سرگرم کارکنوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جہاں انہوں نے زمینوں کی صفائی ستھرائی کے تعمیری کاموں میں عملاً ہاتھ بٹایا اور مظلوم مالکان کی پرعزم اخلاقی حمایت کی، یہ ایک ایسا اقدام ہے جس کا مقصد فلسطینی شہریوں کے مثالی صبر و استقلال کو مزید تقویت دینا اور انہیں اپنی آبائی زمینوں پر مستقل ڈٹے رہنے کے قابل بنانا ہے۔ تمام شرکاء نے اپنی زمینوں پر اپنے حتمی و جائز حق پر کامل اصرار کیا اور قابض اسرائیل اور سفاک یہودی آبادکاروں کی جانب سے زمین پر زبردستی نئے حقائق مسلط کرنے کی تمام سازشوں کو یکسر مسترد کر دیا، جبکہ انہوں نے اس عزمِ صمیم پر زور دیا کہ وہ خون کے آخری قطرے تک اپنی املاک کا دفاع جاری رکھیں گے اور غاصبانہ قبضے کے لیے تیار کیے گئے صیہونی بستیوں کے تمام ناپاک توسیعی منصوبوں کو خاک میں ملا کر دم لیں گے۔

قابض اسرائیل کی فاشسٹ حکومت اور عسکری ناکامیوں پر آئیزن کوٹ نیتن یاھو اور ایتمار بن گویر پر شدید برہم

تل ابیب: قابض اسرائیل کی اپوزیشن جماعت "یشار" کے سربراہ گاڈی آئیزن کوٹ نے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو اور وزیر برائے قومی سکیورٹی ایتمار بن گویر پر شدید ترین لفظی حملہ کیا ہے۔ انہوں نے بنجمن نیتن یاھو پر غاصب صیہونی عسکری کارروائیوں اور فوج کی آزادی کو محدود کرنے کا الزام لگایا جبکہ ایتمار بن گویر پر اندرونی سکیورٹی کے انتظام میں مکمل طور پر ناکام ہونے اور ایک مکروہ "فاشسٹ نظریے" کو اپنانے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ یہ اعترافات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب غاصب صیہونی دشمن ریاست کی طرف سے مظلوم فلسطینیوں کی نسل کشی اور ان پر ہولناک مظالم ڈھائے جا رہے ہیں مگر وہ اپنے مقصد میں ناکام ہے۔ آئیزن کوٹ نے "آئی 24 نیوز" چینل کو دیے گئے ایک انٹرویو میں انکشاف کیا کہ بنجمن نیتن یاھو اور امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مابین گہرے تعلقات نے قابض اسرائیل کے عسکری فیصلوں کی خودمختاری کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ القسام بریگیڈز اور حزب اللہ کے ساتھ جاری شدید لڑائی کے باوجود صیہونی فوج کو لبنان جیسے مختلف محاذوں پر سخت ترین قیود اور عسکری پابندیوں کا سامنا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔